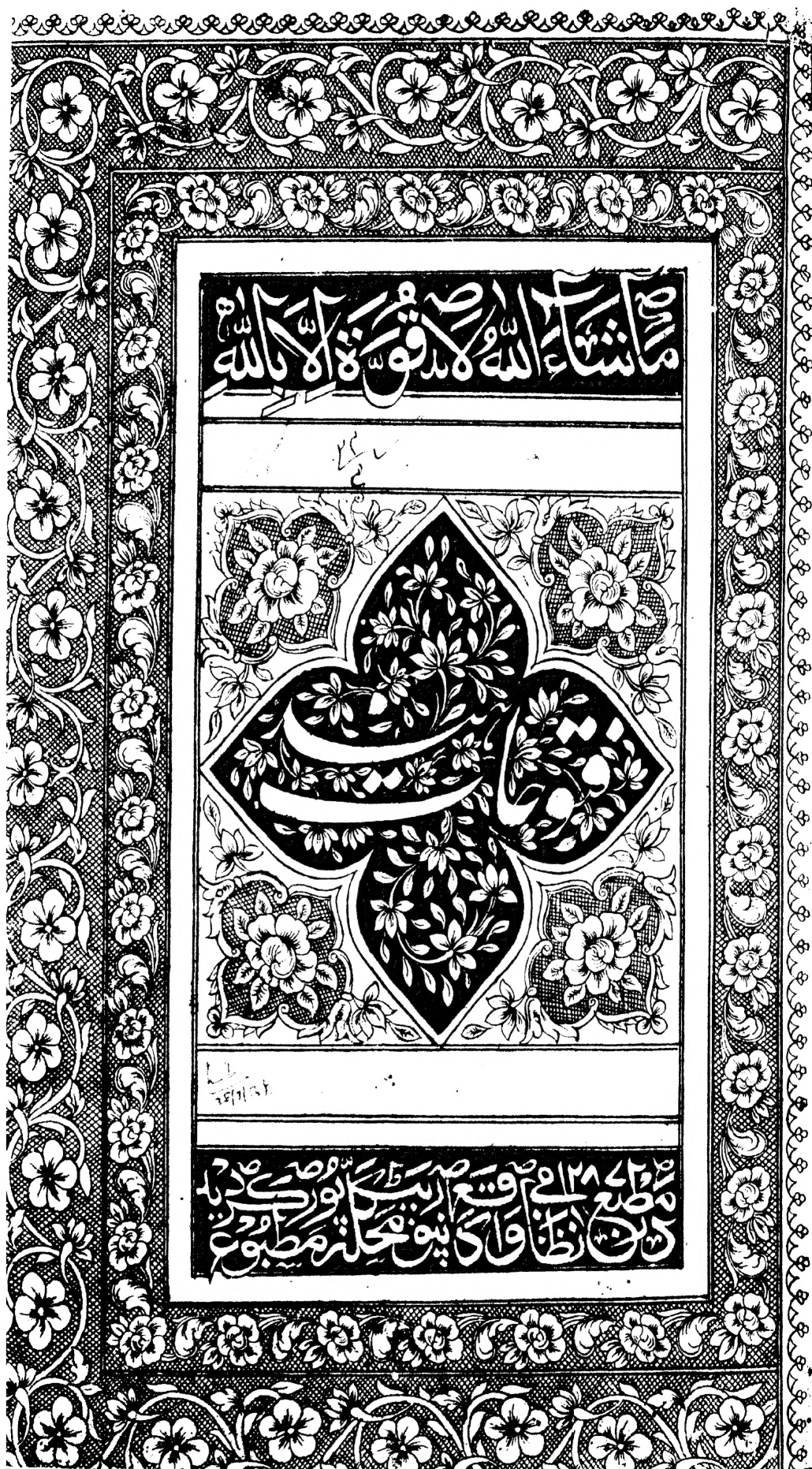


UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232841

UNIVERSAL
LIBRARY



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زیبِ سِنامہ ہر نامِ کریم

پانچ رباعی حمد و نعت میں

مدحِ خدا کا ہر خدا کا مدح	مدح کا اپنے ہر خدا کا مدح	حق انکا ہر مومن یہ حق کے مدح	مدحِ خدا انکا یہ مدح
انسان کب معرکہ حمد و سہر	اور نعت میں احمد کی بھی بڑی	ہر نعت کا حکم احمد کا کام	اللہ و نبی کی ہمہ سہری کوئی
میں حمد احد سے خوب حمد آگاہ	اور ذات احد ہر نعت احمد کی گواہ	کیا ذرہ ناپیر سے ہو حمد و نعت	لا حول لا قوۃ الا باللہ
لاریب جو وہ ذات احد کی گواہ	احمد کا بھی جسم پاک بے سایا ہر	اللہ میں چاروں احمد میں جا	اک فرق احد میں ہم احمد کا ہر
جب ہم احد میں ہر احمد آیا	اعداد نے عقدہ یہ بڑا سلجھایا	چالیس برس کے ہوے جسم احمد	اوس وقت رسالت کا یہ بتو پایا

احمد لہ کہ بندہ عنایت حسین بن حضرت شیخ غلام عباس ساکن حال بلگرام نے بامید پرورشِ قدردانی سرکار
انگلشیہ ام اقبالہ تاریخِ واقعات ہند خلاصہ کر کے فتوحات ہند نام رکھا اور اوسے کے مطابق تین حصے کا التزام
رکھا پہلے مقدمہ کتاب ہر جہین حدود و قدامت ہند کا انتخاب ہر پھر حصہ اول میں ذکرِ فرائز و ایان ہند
ہر اور جدول میں خلاصہ بھی موجود ہر دوسرے حصے میں نو خاندان سلطنت اسلام کے شاہان تیموکو
تک نواب ہن اور ہر باب کے آخرین نقشے خلاصہ بطور انتخاب ہن تیسرے حصے میں حکومت کمپنی
بہادر بڈریوٹھیکہ و بعد ختم میعاد ٹھیکہ کمپنی بہادر انتظام ملکہ معظہ لندن دامت سلطنتہا کے دو باب مع نقشہ
خلاصہ تحریر میں آئے تا طلباء مدارس سرکار کو امتحان آسان ہو جائے اور جا بجا کچھ حالات ضروری بقدر
ادراک اپنے کتاب مرآت الاشباہ و تاریخ احمد و محاربہ کابل و تاریخ فرشتہ سے زیادہ
کیے ہن اور واسطے تصریح کے حروف اشارہ لکھ دیے ہن یعنی م سے مرآت الاشباہ و ت
سے تاریخ احمد سے محاربہ کابل و ف سے تاریخ فرشتہ مراد ہر نئی ایجاد ہر مقدمہ کتاب

نقشہ حدود اربعہ و تعداد باشندگان ملک ہندستان جبکا طول کشمیر سے راس کھارنی ۱۹۰ میل یعنی کوہ ہمالہ شمال سے بحر ہند جنوب تک اور عرض شرق دریا برہم پوترو ملک برہما مغرب دریای سندھ یعنی الگ تک ۵۰۰ میل اور مربع ۱۲ لاکھ میل در باشندہ ۴۴ کروڑ زیادہ ہیں

نام ملک	طول کشمیر سے اس کھارنی تک		عرض		میل	شمال و جنوب
	شمال	جنوب	شرق	مغرب		
	کوہ ہمالہ	بحر ہند تک	دریا برہم پوترو ملک ہما	دریا سندھ یعنی الگ تک		
ہندوستان	۱۹۰۰ میل		۵۰۰ میل		۱۲ لاکھ میل	۴۴ کروڑ زیادہ

قدامت ملک ہندوستان

پہلے حکام ہندو باشندے یہاں کے بلوخان فوج کے بعد اور انہر سے براہ پنجاب اگر لنگا کے قریب بن شمال آباد ہوئے اور نسل ٹبر بھی زبان اونکی ہندی و شنکرت کے خلاف تھی بعد اُنکے مغرب سے کچھ شجاع مع برہمنوں کے آئے اور انکو پہاڑوں تک بھگا کر اپنا عمل کیا مگر لکھنے سے ناواقف تھے فقط برہمن کچھ حالات ہندیہ زبانی سکھاتے تھے جب کچھ شاعر پیدا ہوئے اور مع سلاطین میں کبت بمبالغہ خلاف قیاس تصنیف کیے جنکو پڑتوں نے بعد اُنکے کیسی زبانی یاد کر کے بہت جانکا بلا تین زمانہ کتب شنکرت کیا اس وجہ سے وہ حال غیر معتبر ہوئے اور ایسا ہی حال اور ممالک خصوصاً چین و جاپان کا بھی ہے مگر فقط راجہ ہاسے مشہور کے نام اور محاربات کی بلاتقدیر زمانہ و مدت سلطنت ہر حاکم کی مجمل صحت ہوتی حصہ اول حکومت ہندو برہما کے دو فرزند تھے اول دچھ پر سوچ جد خاندان سوچ منی و بانی اجودھیا پوری اودھ دوسرا راجہ پد پر چاند جد خاندان چندر منی بانی و حاکم الہ آباد پرگاہ پس راجہ اکشوا کو سوچ منی حاکم و بانی اجودھیا پوری حاکم اول سے راجہ راجندر بن راجہ دشر تھے تک ستاؤن حاکم اودھ کے ہوئے اور زمانہ راجندر کا بارہ سو سال و بروایت اٹھارہ سو سال قبل سندھ عیسوی سے از روی تواریخ انگریزی کے پایا جاتا ہے یہ بڑا نامور ہندو کا اوتار تریتا جاتن ہوا مسماۃ لیکٹی سوتیلی مادر کی نفسانیت سے خوشی خود مع سیتا زوجہ و بچھن چھوٹے بھائی کے جنگل میں رہے جب رادھ لنگا کا راجہ اس وجہ سے نفیر نکر سیتا کو اوتھا لیکھا کہ راجندر مسماۃ سوچ نکھراو سکی خواہر سے شادی کر لیا تب ام چندر نے سہمی شکریہ کشندہ مگر ملک دکن کے راجہ کی مدد کر کے اوسکے بھائی کو مار کر اوسے ملک دلایا پھر راجہ کو مار کر اوسکے بھائی بھجیشن کو لنگا دیکر مع سیتا اپنے ملک میں آیا ذکر راجہ بیات کا راجہ بیات اولاد اتر پسر دوم برہما بانی خاندان چندر منی کا پر پوتا و جانشین بدہ فرماؤں پرگاہ الہ آباد کا ہوا اسکے پد و دادو و تریتو

و در ہمو و پور یہ پانچ فرزند تھے یہ دو کے اولاد کرشنا و بلرام اور دو خاندان کمر و پانڈو ہوئے کمر کی ہمت و
 ثروت پانڈو سے زبردست تھی ذکر راجہ جہشتر خاندان پانڈو و در یودھن خاندان کمر و پانچھیک
 فرمانروای ہستنا پور کا راجہ جہشتر خاندان پانڈو نے اپنی عظمت و شہنشاہی سے اشو مئیدہ یعنی گھوڑے
 کی قربانی کا ارادہ کیا یہ قربانی وہ کرتا ہوا جس کا کوئی مقابلہ کر سکے در یودھن راجہ خاندان کمر کو شک آیا اسے
 ہار میں کل ملک و زوجہ تک کو جیت کر اسے حسب شرط تمام ہمسایہ بارہ سال جنگل کو نکال دیا بعد گزرنے میاں کے
 بوجہ وعدہ ظانی بمیدان کرد و چھتر قرب تھاغیر ملک پنجاب کے بشرکت چھپن نلسین کے جو جانین میں اٹھارہ رو
 تک بڑے مہا بھارت سے مع چند راجاؤں کے در یودھن کو مار کر مع کرشنا و بلرام اپنے بھائیوں کے دوار کا کو گئے
 وہاں کرشنا مارے گئے اور خود مع بلرام کو ہمالہ پر برف میں دب گئے اور راجہ پر چھت پوتا جہشتر کا جانشین ہوا
 بعد چند سے ہستنا پور تخت گاہ بنی طیتیانی سیلاب گنگا میں ڈوب گئی ذکر سیس ناگ خاندان تکشک
 سانپوں کی اولاد و راجہ مہانتہ تکشکی حاکم صوبہ بہار بدہ پرست مطیع و ارب شاہ و جنگ
 با سکندر و راجہ چندر گپت ولد مہانتہ کا تھیننا چھ سو سال قبل عیسیٰ سے سیس ناگ سانپوں کی اولاد و
 خاندان تکشک نے تھار سے آکر ہندوستان شمالی کو فتح کر کے شہر پٹلی پوترہ کو قریب پٹنہ کے تخت گاہ مقرر کر کے
 راج کا نام مکدہ دیں رکھا اس میں صوبہ بہار و ممالک شمالی داخل تھے و راجہ مہانتہ تکشکی حاکم صوبہ بہار مع اپنی قوم
 کے بدہ پرست تھا یہ بدہ پانچ سو چالیس سال قبل عیسیٰ کے صوبہ بہار میں پیدا ہوا اور گوجی مقام رہا اور ملک ہندوستان
 سے تازانہ سکندر اعظم دو سو سال مع راجہ مہانتہ و دیگر راجوں کے باج گزار ایران کا رہا مگر مہانتہ نے میں ہزار سوار اور
 دو لاکھ پیادے سے سکندر کو تلخ پار اپنے ملک میں آنے نہ دیا جب مہانتہ کو اس کے وزیر چانک نے مہم دادا لبت
 اس کے آٹھ فرزندوں نے قبل زمانہ تین سو پندرہ سال عیسوی کے بارہ سال بالاتفاق سلطنت کی مگر راجہ چندر گپت
 فرزند لئق اس کا چوزن قوم حجام سے پیدا تھا بوجہ ناقری اپنی کے چانک وزیر سے ساز کر کے ساتوں بھائیوں
 کو قتل کر کے چوبیس سال سے اتھال سلطنت کر کے دو سو بانوے سال قبل زمانہ عیسیٰ کے مگر گیا پھر اور راجہ ذی علم
 عالی خاندان گذرے اور شکرین بنو کر سوداگری و علم شکریت کی ترقی کی ذکر حملات مغربی و ارب بن ہمن
 و دارا بن دارا بن ایرانی و سکندر اعظم رومی و ابی سریر راجہ شمر و ٹیکسا ٹیلر راجہ سندھ و پور
 راجہ ہستنا پور کا دارا بن ہمن ایرانی نے پانچ سو اٹھارہ سال قبل عیسیٰ کے تخت کھینسر بن سیاوش بن
 لیکساوس پر فرمانروا ہو کر بعد تاسپ پدر سفیدیار کے ہند میں یونان سے سندھ و پنجاب تک بہت ملک سر کر کے
 خاندان تکشک کو بھی مطیع کیا دو سو سال تک ہندوستان باج گزار ایران کا رہا سندھ سے طحای خالص اور ممالک سے
 چاندی خراج آتا تھا بعد اس کے دارا و سکندر فرزند فرمانروا ہو کر بدستور خراج لیتا رہا اور کوئی حملہ ہند پر نہیں کیا آخر سکندر

کے مقابلے میں وزیروں کے ہاتھ سے مارا گیا اور سکندر رومی کے عہد میں ابی سرزیہ راجہ کشمیر
 و کوہستان خاندان ناسلمہ ٹیکسا ٹیا خیدر بنی راجہ دوآبہ سندھ و ساگر پور چندر بنی راجہ ہستنا پور بنی
 فرمانروا ہی ہند تھے جب سکندر پندرہویں سال ایران سر کر کے سندھ کے پار آیا راجہ ٹیکسا ٹیا نے حاضر ہو کر
 دعوت کی اور ابی سرزیہ سے چند تحائف اپنے بھائی کو خدمت سکندر میں جلد روانہ کیا مگر پورنے برسات
 میں مقابلہ کیا سکندر نے دس کوس کا چکر کھا کر گیارہ ہزار فوج سے جہلم کے پار اگر پور کے فرزند کو مارا اور پور کی
 جرات دیکھ کر اس کی جان بخشی کی اور راہ دریا کی اپنے قبضے میں رکھنے کو ایک شہر دریا کے دونوں طرف
 آباد کیا اور دو آبہ چمک درمیان جہلم و جناب کا بھی پور کو دیا وہ مدت العمر خواہ رہا پھر سکندر دریا کے
 راوی کے پار آیا اور مقام سنگلا میں سولہ ہزار تارایوں کو جو ہند میں بے تھے مار کر ستر ہزار کو قید کر کے قہانہ
 کو ہارڈون پر بھگا دیا پھر راجہ چندر گپت حاکم مکہ دیس نے جبکا ذکر بال خاندان کشک سلطنت منڈ
 میں مع جنگ مہاند کے دوج ہر سکندر سے ملاقات کر کے شہر پٹلی پوتر کی تعریف کی سکندر نے وہاں کا قصد
 کیا فوج کا حوصلہ بڑھا سکندر نے چاہا کہ وطن سے فوج تازہ لاکر صوبہ بہار ہند کو سر کرے مگر بابل کے دلیل میں
 بخارا یا بتیس سال کی عمر میں قضا کی ذکر راجہ ہای خاندان گنئی کل کا راجہ ہای خاندان گنئی کل
 جنگ نام نہیں معلوم ہوا و جین صوبہ مالوہ تخت گاہ مقرر کر کے تختینا دو سو سال قبل زمانہ عیسوی کے فرمانروا
 ہند ہوئے جسے برہمنوں کی قدر ہوئی یا دین ایجاد کیا بدھ کی پرستش اٹھائی بدھ پرست خبر بدھ کا و برہما میں
 جا بے گنئی کل کے چار فرستے ہوئے اوس میں پری مارا فرستے کی بڑی حکومت ہوئی زندہ پار میا نہ ہند لک
 مغربی تک انکی سلطنت تھی ذکر راجہ بکر باجیت کا یہ راجہ خاندان پری مارا میں قبل زمانہ چھپن سال
 عیسوی کے بڑا نام آور و عاقل تخت گاہ اوس میں کا فرمانروا ہوا علم شنکرت کو ترقی دی کالی داس شاعر نے بھی
 اوس کے عہد میں فروغ پایا سال سمت اوس کا جلوس ہوا آخر پیرانہ سالی میں سالباہن سے شکست کھا کر مارا گیا
 ذکر کرنا دیکھو کا زمانہ سلطنت پری مارا میں اولاد اندر سے کرنا دیو یعنی مہاکرن مکر بانی راج مکہ دیس کا ہوا
 چھ پشت تک یہ خاندان مکہ دیس کے حاکم رہے مگر یہ ہر دو خاندان پری مارا و اندر بہت جلد برباد ہوئے اور
 ہند میں صنف آیا ذکر راجہ اند پال و پر تھی پال کا جو راجہ خاندان توارا کا اولاد پانڈیو سے
 حاکم دہلی کا تھا اوس سے اند پال تک کہیں حاکم اس خاندان کے دہلی میں ہوئے بعد زمانہ پر تھی پال آ
 اند پال کے مسلمانوں کا زمانہ آیا پانچ سو سال تک سلطنت اسلام بائیکوت رہی

جدول خلاصہ نخلاصہ حالات فرمانروایان حکم نمود مع حملات مغربی ہند حصہ اول تا آغاز سلطنت
 اہل اسلام

نام نانہا	نام حاکم	نام تخت گاہ	زمانہ	کیفیت علامتہ اٹھانہ حکومت حکام
سورج منی	اکشو کو	اجودھیا	۰	برہما کے دو فرزند ایک دھرم پرست و ۱ رتر پر چاند جہ خاندان چندر منی کے
"	راجہ راجندر بن ارجہ و شتر	اودھ	بارہ سو چندے جنگل میں رہ کر شکستہ مگر ملک و کر دیا اور اودھ حاکم لنگا کو بوجہ اوٹھا لیجا قبل زمانہ عیسوی مارکر لنگا اس کے بھائی بھیمیش کے کو دیکر ملک میں آیا +	
چندر منی	راجہ بیات	الہ آباد	۰	یہ پوتا وجانشین بانی بدھ اولاد پانچ فرزند و دو خاندان ایک کمر و دوسرے کمر کی بڑی ثروت ہوئی +
پانڈو	جہشٹر	۰	۰	اسے گھوڑے کی قربانی کا ارادہ کیا پھر تمام ملک و زوجہ اپنی کو بار کر بعد بارہ سال مع ہرام و کرشنا کے دور کا میں آیا و ہار اور جہشٹر کو ہمالہ کی برف میں دب کر یہ بمقام کور و چیتھر قریب تھانیس ملک پڑ میں مع چند راجاؤں کے بڑی مہاجر
پانڈو	راجہ پرچیت	ہستنا پور	۰	یہ پوتا وجانشین جہشٹر کا بچہ بعد چندے سیلاب لنگا میں ڈوب گئی
نیشک سانیو کی اولاد	راجہ سینا گ	پاٹلی پوتر گندھار	تین ہزار سال قبل عیسے	یہ خاندان سانپوں کی اولاد مشہور ہوتا اسکی حکومت میں صوبہ بہار مہالک شہ
ایضاً	مہاند قوم بدھ پرست	صوبہ بہار	۵ سو قبل زمانہ عیسے کے پڑ پید ہوا اور گنجی تھام رہا	یہ شاہ داراب کا طبع ہوا عمد سکندر و دوسو کا رہا اسنے بیس ہزار سوار و دولاکھ پیادہ وزیر چانک نے مروا ڈلا پھر آٹھ فرزند او ۵ سال زمانہ عیسے سے بارہ سال ما

نام خاندان	نام حاکم	نام تخت گاہ	زمانہ	کیفیت خلاصہ اختلاصہ
تاشک	چندر گپت		دوسو سال	اسنے ساتون بھائیوں کو چائنا سے ملکر قتل کر کرکے چوبیس سال خود حکومت کی اور سکندر سے ملاقات کی بعد اسکے اور راجہ لوگ عالیجاہان کے گزرے اور سرکین منکر سوداگری اور علم شنکرت کی ترقی ہوئی۔
مغربی	داراب بن بن	ایران	۵۵۰ سال	اسنے دریا یونان و سندھ و پنجاب خاندان تاشک تک سر کر کے مطیع کیا اور ہند سے خراج لیا۔
داراب بن ابرا			قبل زمانہ	اسنے کوئی حملہ ہند پر نہیں کیا اور سکندر کے مقابلے میں اپنے وزیروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔
	ابن سریر	کشمیر		اسنے اپنے بھائی کو مع مخالفت چند سکندر کی خدمت میں جلد واپس کیا۔
چندر بنجی	ٹیکساٹیلز	دو واپسندو ساگر		یہ خود سکندر پاس مع دعوت حاضر ہوا۔
ایضاً	پور	ہستنا پور		یہ برسات میں سکندر سے مقابلہ کر کے بعد مار جانے اپنے وزیروں کے حاضر ہوا اور دو آپرچ و ملک میانہ بھلم و پنجاب کا سکندر نے اسے دیا۔
داخل حالات مغربی	سکندر عظیم رومی	روم و ایران		یہ پچیس سال ایران سر کر کے ہند میں آیا اور ابی سریر راکشہ و ٹیکساٹیلز راجہ سندھ و پور راجہ ہستنا پور مذکورین کو مطیع کر کے دو طرف دریا سے جہلم کے ایک شہر بنوایا اور زبانہ چند گپت بن راجہ مہاندہ مذکور کے شہر پٹلی پور کی تقریب سنکر واپس کا قصد کیا مگر فوج کا حوصلہ نہ پڑا آخر وقت معاودت پھر ۳۲ سال بابل کے نال میں امارت نہ بن کر گیا۔
اگنی کل	نامعلوم	اوہین صوبہ بلوچ	دو سال قبل زمانہ	ان کے عہد میں برہمنوں نے دین نیا ایجاد کیا بہ پرتی موقوف کی وہ جزیرہ نکا و برہما میں جا رہے اور اگنی کل کے چار فراتے ہوئے اوہین پر ہی مارا فراتے کی بڑی زبردست حکومت نزدیک اریسا ہند ممالک معتمد بنی ملک تھی۔

نام خاندان	نام حاکم	تخت گاہ	زمانہ	کینیت خلافت و اختلاص
پری مارا	راجا کجرات		پہلے سال قبل زمانہ یسے	اسکے عہد میں کالی داس شاعر و شہسخت کی ترقی ہوئی سال سے تیسویں اسکے آخر پیرانہ سالی میں ساہیابن نے شکست کھا کر مارا گیا پیرانہ نام آؤ و عاقل و عادل تھا۔
اولاد اندر	کرنا دیوینی	مکہ دس		زمانہ پری مارا سے چھ پشت تک یہ قوم حکومت کر کے مع فرستہ پری مارا کے بہت جلد برباد ہوئی
توار اولانہ	اندپال و پرتھی پال	دہلی		خاندان توار اولاد پانڈو کے اکیس راجہ اندپال تک پہنچے پھر بعد پرتھی پال نواسہ وجانشین اندپال کے مسلمانوں کا زمانہ آیا اور سلطنت اسلام پانچویں سال تک باقی رہی۔

دوسرے عملدار می سلطنت اسلام اختتام سلطنت خاندان تیموریہ اس میں نو خاندان کے نو باب

بدین تفصیل مین بیت

از خلیفہ غزنوی غوری غلامان خلیفان

باب اول حکومت خلفای عباسیہ تالیف عیسوی ذکر خلیفہ ولید کا

محمد قاسم برادر زادہ حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بصرہ سپہ سالار خلیفہ ولید بن عبد الملک شہ عیسوی میں عمر
میں سالہ چھ ہزار فوج سے سندھ پر آیا اور راجہ داہر حاکم گجرات کو مار کر قتیور فوج کشی کی اوس وقت ہندوستان
بدین تفصیل طوائف الملوک ہو چکا تھا کہ پرتھی پال نواسہ وجانشین اندپال خاندان توار حاکم دہلی و گجرات خود کشا
و قتیور بقیضہ گملوٹ و قتیور بقیضہ گوردون و راج اوچین کا منقہ و دس کنارہ دریا۔ سے ابرہہ واقع در میان ملک
پورب ملک ہسپانیہ سے دریای گنگ تک زیر حکومت خلیفہ ولید کے ہو گیا اور ہارون رشید پانچویں خلیفہ عباسیہ
کے بعد ہارون رشید اوسکے پسر کو راجپوتوں نے شکست دی صرف شہر بغداد مع مصافحات اوسکے قبضہ میں رہا
ذکر اسماعیل سامانی کا یہ شخص صوبہ دارا دارا رہنمدر خراسان کا سیر اور صوبوں کے خلیفہ بغداد سے
منعوت ہو کر شہر ہجری مطابق ۱۷۵ھ میں کابل و قندھار و زابلستان پر قبضہ کر کے بخارا کو دار السلطنت بنا
بادشاہ ہو گیا فوسے برس تک اس خاندان میں چار بادشاہ ہوئے ذکر الپ تگین کا بعد سلطنت چارم
خاندان سامانیہ کے الپ تگین حاکم خراسان نے حسب مرضی امرا کے بادشاہ متوفی کے چچا کو وجانشین تجویز
کیا مگر منصور بن شاہ متوفی قبل اسکے بادشاہ ہو گیا تب الپ تگین نے خون سے منعوت ہو کر شہر ہجری بن

۹۶۰ عیسوی میں غزنین دار السلطنت مقرر کر کے کابل و قندھار تک پر اپنا قبضہ کیا بعد پندرہ سال سلطنت کے ۹۷۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی میں وفات کی پھر اسحاق بن ابی تگین نے ۹۷۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی میں جلوس کر کے منصور شاہ بنجا کو شکست دیکر پروانہ مستقل اپنی سلطنت کا لکھا لیا اور دو سال سلطنت کر کے ۹۷۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی میں وفات کی ذکر سبکتگین کا سبکتگین شاہزادہ ایران بن جو قان کو ابلیتگین نے ف نضر حاجی نامی تاجر کرستان سے حسب اتفاق خرید کیا اور بعد تعلیم ایک سال کے سپہ سالار وکیل مطلق کیا اوس سے بہت کار نمایاں ہوئے بعد اسحاق کے اوسنے ابلیتگین کی دختر سے عقد کر کے ۹۷۵ ہجری مطابق ۹۷۵ عیسوی میں جلوس کر کے اوسی سال لاہور و ملتان ملک جیساں و اکثر قلعہ ہند کے فتح کیے اور جیپال کو قید کر کے باقر خراج رسانی کے رہا کیا مگر وہ بصلاح اپنے اراکین برہمنوں کے منحرف ہو گیا اور بعد دراجہ دہلی و اجمیر و کانچر و قنوج کے ایک لاکھ فوج سے کنارہ لغمان پر قبضہ کی پچھم طرف شکست کھا کر نیلاب کے کنارے تک بھاگا پھر سبکتگین نے کوئی حملہ نہ پر نہیں کیا اور بیس سال سلطنت کر کے ۹۹۴ عیسوی میں حدود بلخ موضع تردین بعد چھپن سال کے قضا کی اور امیر اسماعیل چھوٹا فرزند چار ماہ فرمان روا رہا پھر محمود غزنوی بڑے فرزند نے اوسی سال اوسے گرفتار کر کے جلوس نہ کیا اور ۹۹۴ عیسوی سے ۹۹۴ عیسوی تک از عہد خلیفہ ولید تا سبکتگین امیر اسماعیل دو سو بائیس سال سلطنت ہی جاری رہا خلاصہ حکومت خلفا مندرجہ حصہ دوم باب اول از ۹۷۵ عیسوی تا ۹۹۴ عیسوی

عیسوی میعاد و دو سو بائیس سال سبکتگین و امیر اسماعیل

نام حاکم	سال جلوس	مقام جلوس	سلطنت	سال وفات	خلاصہ اختتامہ حالات خلفا تا سبکتگین و امیر اسماعیل بن سبکتگین ۹۹۴ عیسوی
خلیفہ ولید بن عبدالملک	۹۷۵ عیسوی	بغداد دار الخلافہ	۹۷۵ تا ۹۸۶ عیسوی	۹۸۶ عیسوی	محمد قاسم براہ و زادہ حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بصرہ اسکے سپہ سالار نے دریائے ابرو واقع در میان ملک ہمایہ سے گنگ تک قبضہ کیا اور ہماون شہید پانچویں خلیفہ عباسیہ کے ہماون شہید اسکے فرزند نے راجہ پوتو سے شکست کھائی صرف اندازہ قبضہ ہماون پھر ڈیرہ سوات تک کوئی حکمہ
اسمعیل سامانی	۹۹۴ عیسوی	بخارا	۹۹۴ تا ۱۰۰۰ عیسوی	۱۰۰۰ عیسوی	اسنے خلیفہ بغداد سے منحرف ہو کر کابل و قندھار و بلستان تک قبضہ کیا نوے سال اس شانندان چار بادشاہوں نے سلطنت کی

نام حاکم	سال جلوس	مقام جلوس	مدت سلطنت	سال وفات	خلافتہ اختلاصہ حالات خلفاء سبکتگین بن امیر اسماعیل بن سبکتگین ۹۹۷ عیسوی تک
البتگین	۳۵۰ ہجری ۶۰۹	غزنین	۵ سال	۳۶۵ ہجری ۹۷۶	یہ منصور کے بادشاہ ہونے پر سخت ہو کر کابل و قندھار پر قبضہ کر کے غزنین کا بادشاہ ہوا۔
اسحاق بن البتگین	۳۶۵ ہجری ۹۷۶	ایضا	دو سال	۳۶۷ ہجری ۹۷۸	اس نے منصور بادشاہ خوارزمشکست دیکر پروا نہ کی اپنی سلطنت کا کھالیا۔
امیر ناصر الدین بن سبکتگین	۳۶۷ ہجری ۹۷۸	جلوس غزنین و جلال	سلطنت	شعبان ۳۸۷ ۹۹۷	یہ شاہزادہ ایران غلام البتگین کا بچہ اس نے قندھار سے عقد کر کے بعد منصور بن البتگین کے غزنین کا بادشاہ ہو کر جلال کو دوبار شکست دیکر لاہور و ملتان و دیگر قلعہ ہائے ہند پر اپنا قبضہ کیا۔
بن جوقان	عیسوی	وفات ترمذ	۵۶ سال	۹۷۶	حدود بلخ
امیر اسماعیل بن سبکتگین	شعبان ۳۸۷ ۹۷۸	بلخ	چار ماہ	۳۸۷ ۹۷۸	اس نے چار ماہ سلطنت کی پھر محمود غزنوی نے اسے گرفتار کر کے جلوس فرمایا۔

دوسرا باب کر حکومت خاندان غزنویہ از ۹۷۸ تا ۱۰۱۱ ع آخر سلطنت خسرو ملک

ذکر سلطان محمود غزنوی کا ۱۲ حملہ ہند کے

بعد امیر ناصر الدین سبکتگین کے امیر اسماعیل چھوٹے فرزند و بعد نے بلخ میں جلوس کیا مگر سلطان محمود غزنوی نے اسی سال بعد چار ماہ کے نیشاپور سے آکر قتیاب ہو کر تخت غزنین پر جلوس فرمایا یہ تھا اولو الغرم و شجاع و عادل و دین دار تھا اس نے ملک ماوراء النہر جو خراسان تک قابض ہو کر ہند پر بارہ حملے کیے حملہ اول پانچویں اگست ۱۰۱۱ عیسوی مطابق شوال ۳۹۱ ہجری میں جیپال والی لاہور و پشاور کو قید کیا پھر شہر بھٹنڈا راجہ پٹیل کی عملداری کو لوٹا اور افغانان مددگار ان جیپال کو قتل کیا جیپال باقرار داد سے زرفہ رہا ہو کر اپنے فرزند اندھال کو جانشین کر کے حسب رواج اوس زمانہ کے آگل میں کود کر بل و مراد و سر کے حملے ۱۰۱۲ عیسوی مطابق ۳۹۵ ہجری میں بوجہ نہ پہنچنے خراج کے قلعہ راجہ بھٹیا کو جو جانشان بیکانیر و جنوب ملتان کے بحر فتح کیا اور راجہ نے آپ کو مار ڈالا تیسرے حملے ۱۰۱۳ عیسوی مطابق

۹۶ھ ہجری میں ابو الفتح لودی وراجہ نندپال پر چڑھائی کر کے راجہ کو کشمیر تک بھگا کر ابو الفتح کو مسلح کر کے سابق سنہ دو چاند خراج مقرر کروایا چوتھے حملے ۱۰۰ھ عیسوی مطابق ۹۹ھ ہجری موسم بہار میں بعد فراغ جنگ ایلیک خان حاکم تمار کے راجہ نندپال والی لاہور وراجہ اوجین وگوالیار وکالنجہر و دہلی و اجپہر مددگار ان نندپال پر بمقابلہ فوج کثیر بڑے جہت قلیل سے فتح پائی چالیس ہزار مسلمان اور دو چاند منہود قتل ہوئے پھر قلعہ نگر کوٹ پر ملکہ کے کے خزانہ مفصلہ ذیل حجازہا سے ہند کا جو راجہ بہیم کے عہدست وہاں جمع تھا لیکر غزنین میں آکر تین دن تک بڑبہشن کیا دینار طلالی ساٹھ لاکھ خشت طلالی و نقری سات سو من طلالی خالص دوسو من نقرہ خالص دو ہزار من جواہرات موتی و منوگا و ہیرا و عمل میں من پانچوین

حملے ۱۰۱ھ عیسوی مطابق ۱۰۰ھ ہجری میں بعد فتح ملتان ابو الفتح لودی کو قید کیا چھٹے حملے میں دوسرے سال تھا نیر واقع پنجاب کے مندرجگ سوم کوٹ پھونک کر سبت منہود کو قید کیا ساٹھویں و آٹھویں حملے میں تین سال کے بعد دو دفعہ کشمیر پر حملہ کیا اور ہنگام مراجعت فوج راہ بھول گئی بہت آدمی سردی میں مر گئے نویں حملے ۱۰۲ھ عیسوی مطابق ۱۰۱ھ ہجری میں ایک لاکھ سوار اور میں اپنی دے اور فوج ممالک مفتوحہ جدید سے لیکر سات دریا عبور کر کے تین ماہ میں پشاور ہو کر کشمیر کے قریب زیر کوہ سب دریا پائے آب اور کر جہنا پار ہو کر قنوج میں آکر راجہ کی تلخ بخشی کر کے اوسکی مددگاری کا اقرار کیا پھر متحرا جاے ولادت کرشن کے مندرون کو سمار کر کے تیرہ ہزار منہود کو قید کر کے خزانہ پشیا لوٹ لیا دسویں حملے ۱۰۳ھ عیسوی مطابق ۱۰۲ھ ہجری میں راجہ نندپال والی کالنجہر ملک بنڈیکھٹ پر بعددگاری راجہ قنوج کے یورش کیا مگر راجہ قنوج قبل پہونچنے سلطان محمود کے قتل ہو چکا تھا سلطان کچھ اسکا تدارک نہو سکا گیارہویں حملے ۱۰۴ھ عیسوی مطابق ۱۰۳ھ ہجری میں جیپال دوم اجمہ لاہور جانشین نندپال پر نرغا کر کے چھاؤنی مسلمانوں کی لاہور میں قائم کی بارہویں حملے ۱۰۵ھ عیسوی مطابق ۱۰۴ھ ہجری میں سوائے لشکر خاصہ کے تیس ہزار سوار ترکستان سے لیکر ماہ اکتوبر یعنی نصف رمضان کو ملتان میں آکر تیس ہزار اونٹ پر سباب زاد راہ خوراک لد واکر براہ ترکستان اجمیر کو لوٹا ہوا سومات آیا اول روز مندر پر زینہ لگا کر دوروز برابر حملے کر کے فوج پس پاموئی تیسرے روز قرب دجوار کے راجہ اور سردار ہیرم دیو و دیشلیم امرائے گجرات سومات کی مدد کو آئے سلطان دعا سے فتح کر کے جان سے ہاتھ دمو کر حملہ آور ہوا اور فتح پائی پھر مندر میں جاکر تیرے خود سومات کی ناک کافی ٹیبت سنگین دو گرگڑا تین گرگڑا تھا برہمنوں نے وزیر کو راضی کر کے بوزن دو چاند سونے کے بت کو تبدیل کرنا چاہا سلطان نے مانا اور بت توڑا اوسکے شکم سے

ہیرا اور جواہرات چند حصے زیادہ اوس زرسے نکلا جو برہمن دیتے تھے پھر ہنگام معاودت ملتان کے
 ریگستان میں جاٹوں نے چند حصے کیے اور سناہن میں جاٹ بھی قرار دتی سناہن اب ہوسے اور سناہن بھی
 فتح کیا اور اوتیسویں اپریل سنہ عیسوی مطابق شب چہشتہ تیسری ربيع الآخر سنہ ۲۱۰ ہجری کو ترٹھ سال کی
 عمر میں پچیس سال سلطنت کر کے بعارضہ سل رملت کر کے عین بارش میں رات کو قسفر فیر وزہ غزنین مدفون ہوا
 اسکو بعض مورخ منصف عادل خدایرست اور بعض ظالم حریص لوٹیر لکھتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعصب
 مذہبی بہت تھا اور صاحب رعب اور حکم کا پاس اور مدبر تھا اور صرف فضول سے نفرت تھی فردوسی وغیری
 و انوری خان بغدادی سہم اسکے مصاحب تھے اور ساجد و مدارس بکثرت تعمیر کیے اور علمائے ہر علم واسطے
 تعلیم کے مقرر کیے ذکر جلال الدین جمال الملک سلطان محمد وشہاب الدین جمال الملک
 سلطان مسعود برادرانی تو اہم کی جنگ و سلطنت کا اگرچہ عین الدولہ امین الملک سلطان
 محمود غزنوی نے واسطے رفع فساد کے حکومت ماوراء النہر جسکی تختگاہ جرجان تھی سلطان محمد بڑے
 فرزند کو اور اپنی قلمرو کی حد شرقی سلطان مسعود کو دی مگر جب بعد سلطان محمود کے سلطان محمد تخت نشین
 ہوئے اور عین صوبہ مفتوحہ مسعود پر حسب خواہش مسعود سکھ و قبضہ و خطبہ اور کمان منظور کر کے باہم ٹک کے محمد گرفتار
 ہو کر اندھے کیے گئے اور مسعود تیسری شوال سنہ ۲۱۰ ہجری میں اوسی سال تخت نشین غزنین کے ہوئے
 اور سلجوقیوں کو واسطے رفع فساد کے کچھ ملک غزنین کا دیا اور سنہ عیسوی میں مسعود نے کشمیر لیا اور
 سلجوقیوں کے پیچھ طرف ہٹانے کا انتظام کیا سنہ عیسوی میں ہانسی کا قلعہ سر کر کے مندر گرائے
 اور اپنے فرزند کو ملتان و ماوراء النہر دیا پھر غزل بگ ترکمان سے شکست کھا کر ایک مقام اوسکے رہے کہ
 اپنے ملک میں دیکر اوسے راضی کیا بعد چندے ترکمانوں نے قابو پا کر حملہ کیا سلطان مع خزائنہ و محمد بصیر
 اپنے بھائی اندھے کے دریائے سندھ کے کنارے پر آکر اپنی فوج میں گرفتار ہو کر دس سال سلطنت
 کر کے سنہ عیسوی مطابق سنہ ۲۱۰ ہجری کو نینیا لگیس سال کی عمر میں شہید ہوئے اور فوج نے محمد بصیر کو
 دوسری بار تخت پر بٹھایا جسکو مودود نے اوسی سال مع اوسکے فرزند کے مار ڈالا ذکر ابوالفتح قطب الملک
 شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان مسعود کی سلطنت کا مع نام و مدت
 حکومت چار بادشاہ جو بعد ان کے فرمانروا ہوئے سلطان مودود کو بعد قتل پدر کے
 روٹا سے غزنین نے تخت غزنین پر بٹھایا اسنے اوسی سال سنہ ۲۱۰ ہجری میں محمد بصیر اور اوسکے فرزند
 احمد مجبوظ کارکن سلطنت سے خون پدر کا بدلہ لیا اور اپنے بھائی دعوی دار سلطنت پر فتح پائی مگر
 ترکمانوں کی ہرکشی سے ایسا تنزل آیا کہ ہنود نے دہلی و تھانیسر و لکھنؤ وغیرہ پر قبضہ کر کے بدستور زندہ

بکارت پرستی جاری کی سلطان مودود نے نو سال سلطنت کر کے ۵۴۰ھ عیسوی مطابق ۶۴۲ھ ہجری
 ہجری میں رحلت کی **ف** بعد ابو جعفر مسعود بن مودود طفل چار سالہ چھ یوم والو حسن علی بن مسعود دو سال
 و سلطان عبدالرشید بن محمد بصیر ایک سال اور بعد قتل طفل حاجب کے جو چالیس سال سلطنت کر کے بقصا
 خون سلطان عبدالرشید و دیگر شاہزادگان کے قتل ہوا فرخ زاد بن مسعود چھ سال یہ چار بادشاہ حملہ نو سال
 ۵۴۱ھ عیسوی مطابق ۶۴۳ھ ہجری تک فرمانروا ہوئے نام ان واقعات ہند میں نہیں ہو کر سلطنت
 ظہیر الدولہ سلطان ابراہیم بن مسعود و غزنوی کا شہنشاہ عیسوی میں سلطان ابراہیم
 عابد شرع صاحب علم سربراہ ہوئے اور باقرار رفع شر کے ملک مفتوحہ ترکمانوں کا ادھین کو لکھنیا اور جبا
 پور ہند کے فوج کشی کر کے دو تک گشت کر کے ایک لاکھ سہ سو کو قید کر کے چالیس سال سلطنت کی ۵۹۱ھ
 عیسوی مطابق ۶۹۳ھ ہجری میں رحلت کی پھر علاء الدولہ مسعود بن سلطان ابراہیم
 رحم دل نیک سیرت سربراہ ہوئے ان کے عہد میں سولہ برس تک کوئی فساد نہیں ہوا **ف**
 اسنے اعز الدین حسین رئیس زادہ کا اپنی دختر سے عقد کر کے غور کا حاکم کیا جسکے سات فرزند بیع سارہ
 مشہور ہیں اور بعض کتاب میں بعد ان کے کمال الدولہ شیر زاد انکے فرزند کا ایک سال سلطنت کر کے
 ارسلان شاہ اپنے بھائی حقیقی کے مقابلے میں مارا جانا تحریر ہو اور بعض اقوال سے ارسلان شاہ
 کا بعد اپنے پدر کے بلا فصل سلطنت کرنا ثابت ہو کر سلطنت سلطان الدولہ ارسلان
 کا ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم نے جلوس کر کے اپنے بھائیوں کو قید کیا مگر بہرام نے اپنے
 مامون ترکمان سنج کی مدد سے اسکو نکال دیا مگر یہ فتحیاب ہو کر تین سال سلطنت کر کے ستائیس برس
 کی عمر میں مارا گیا ذکر سلطنت مغرالدولہ بہرام شاہ اور وجہ عداوت خاندان
 غزنی و غوری کا بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم نے تخت نشین ہو کر قطب الدین غوری
 بن اعز الدین حسین حاکم غور داما علاء الدولہ سلطان مسعود بن سلطان ابراہیم کو بھلائی بزرگ قتل
 کروایا پھر قطب الدین کے بھائی سیف الدین سے شکست کھا کر پھر بعد فتح یاسنے سیف الدین کو
 بھی بعد تشریف کے قتل کر کے علاء الدین سیف الدین کے بھائی سے شکست کھا کر ہند کو بھاگا آخر
 پینتیس سال سلطنت کے بعد ۵۶۵ھ عیسوی مطابق ۶۶۷ھ ہجری میں فوت ہوا اور خاندان غزنی کی
 حکومت دریائے سندھ ممالک مغربی سے خارج ہوئی ذکر سلطنت خسرو شاہ بن بہرام شاہ
 و خسرو ملک کا خسرو شاہ نے لاہور کو دار السلطنت بنایا اور کوئی ملک بنایا سات برس سلطنت
 کر کے ۵۶۵ھ ہجری میں رحلت کی پھر خسرو ملک اوکے فرزند نے قتل اپنے بزرگوں کے تمام

صوبوں ہندوستان پر قبضہ کیا اور علاء الدین مذکور نے اپنے بھائی محمد غوری دوم سے مدد لیکر بعد جنگ کے صلح کی بعد چار برس کے محمد غوری دوسری بار حملہ کر کے ناکام رہا پھر تیسرے حملے میں فریب سے قابو میں لا کر سنہ عیسوی مطابق ۴۷۵ھ ہجری میں لاہور بھی لیکر حکومت خاندان غزنویں کی رو سے زمین سے اٹھائی خاندان غوری میں سلطنت آئی غرضکہ ابتدائی ۹۷۵ھ عیسوی مطابق ۴۷۶ھ ہجری عند سلطنت امیر ناصر الدین بکٹگیر سے لغایت سلطنت خسرو ملک ۹۷۵ھ عیسوی مطابق ۴۷۶ھ ہجری دوسو پندرہ سال قمری یعنی دو سو باہ سال عیسوی تک اٹھارہ بادشاہان غزنویں نے مع طفل کے سلطنت کی

جدول خلاصہ حکومت خاندان غزنویں مندرجہ باب دوم از ۹۷۵ھ عیسوی سلطنت محمود غزنوی تا ۹۷۵ھ عیسوی سلطنت خسرو ملک

نام حاکم	سال جلوس	مقام	سلطنت عمر	سال وفات و مدفن	خلاصہ انخلاصہ حالات خاندان غزنویہ
یمین الدولہ	۹۷۵ھ	غزنویں	۶۳	۲۹ اپریل	یہ اپنے بھائی اسماعیل کو بعد جنگ کے قید کر کے
امین الملک	عیسوی		سال	۳۵	بادشاہ ہوا اور ملک و راء النہر و بحیرہ خضر تک تادریا
سلطان	۹۷۵ھ		۳۵ سال	عیسوی	اکم قابض ہوا اور ہند پر بارہ حملے کر کے فتحیاب ہوا
محمود غزنوی	ہجری		سلطنت	۲۳ ربیع الاول	اول سنہ عیسوی میں لاہور ۲۷۵ھ عیسوی
بن ناصر الدین				۲۳ ربیع الاول	میں قلعہ راجہ بٹیا ۵۷۵ھ عیسوی میں البواستح لٹو
امیر بکگیر				۲۷	واندیاں ۳۷۵ھ عیسوی میں لاہور و اوجین و
				۳۷	گوایار و کالنجر ۵۷۵ھ عیسوی میں ملتان ۴۷۵ھ
				مدفن قصر	سال تھانیس درجک سوم ۷۵۸ھ بعد تین سال کے
				فیروزہ خان	دوبار کشمیر ۹۷۵ھ عیسوی میں قنوج و متھرا ۱۰۷۵ھ
					۲۷۵ھ عیسوی میں کالنجر گرتدارک نہوا ۱۱۷۵ھ عیسوی
					میں جیپال دوم پر حملہ کر کے چھاؤنی اہل اسلام کی لاہور میں
					قائم کی ۱۱۷۵ھ عیسوی میں سومات اور خراسان
					بھی فتح کیا اور جالون کو سزادی اور لفظ سلطان کا
					سہ نام خود ایجا دیا

نام حاکم	سال جلوس	تہام جلوس	سلطنت	سال وفات	خلاصہ انخلاصہ حالات، خاندان، غزنویہ
جلال الدین جمال الملک سلطان محمد بن سلطان محمود	۳۰۰ھ اول سنہ ۳۰۰ھ ۳۰۱ھ ۳۰۲ھ	غزنین	۳۰۵ھ ۳۰۶ھ ۳۰۷ھ ۳۰۸ھ	۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ ۳۱۲ھ	سلطان محمود نے اسے پکڑ کر اندھا کیا پھر بعد شہادت سعود کے یہ مکر تخت نشین ہو کر مع احمد مجبور اپنے پسر کے بہ قصاص خون سلطان سعود سلطان مودود کے مقابلے میں مارا گیا +
شہاب الدین جمال الملک سعود بن محمود	۳۰۳ھ ۳۰۴ھ ۳۰۵ھ	غزنین	۳۰۵ھ ۳۰۶ھ ۳۰۷ھ	۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ	سلجوقیوں و ترکمانوں کو کچھ ملک یا کشمیر و قلعہ ہنسی سر کیا پھر ترکمانوں کے حملے سے ہند کو بھاگا گارہین اوسکی فوج نے گرفتار کر کے شہید کیا اور سلطان کو دوسری بار تخت پر بٹھا دیا +
ابوالفتح قطب الملک شہاب الدولہ امیر مودود بن سلطان سعود	۳۰۶ھ ۳۰۷ھ ۳۰۸ھ	ایضا	۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ	۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ	اسے سلطان محمد اور اس کے فرزند احمد مجبور سے خون پیر کا قصاص لیا اور اپنے بھائی دعویہ سلطنت پر فتح پائی مگر مودود نے تھاغیر و دہلی و مکر کو وغیرہ پر قبضہ کر کے پھر بت پرستی جاری کی —
ابوجعفر سعود بن مٹو و طفیل جاسک	۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ	ایضا	۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ	۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ	اسکو ابوالحسن علی بن سعود نے اوٹھا کر خود جلوس کیا یہ ذکر واقعات ہند میں بنین ہر تاریخ و رشتہ سے لکھا ف
ابوالحسن علی بن سلطان سعود غزنوی	۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ	ایضا	۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ	۳۱۸ھ ۳۱۹ھ ۳۲۰ھ	اسے منکوہ سلطان مودود سے اپنا عقد کیا پھر سلطان عبدالرشید نے اسے بھگا کر جلوس کیا ف از فرشتہ
سلطان عبدالرشید بن محمد بصیر	۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ	ایضا	۳۱۸ھ ۳۱۹ھ ۳۲۰ھ	۳۲۱ھ ۳۲۲ھ ۳۲۳ھ	اسے سلطان ابوالحسن علی کو شکست دیکر خود جلوس کیا اور مکر کوٹ مٹو و سے چھین لیا آخر طفیل بیگ نے مع نوشہزادوں کے اسے قتل کیا ف
ظفر بیگ سلطان مودود کا سال	۳۲۴ھ ۳۲۵ھ ۳۲۶ھ	ایضا	۳۲۷ھ ۳۲۸ھ ۳۲۹ھ	۳۳۰ھ ۳۳۱ھ ۳۳۲ھ	یہ سلطان عبدالرشید کو مع نوشہزادوں کے قتل کر کے بادشاہ ہوا آخر خود مارا گیا ف

نام ماکم	سال جلوس	تمام سلطنت	سال وفات	خلاصہ انعامہ حالات خاندان غزنویہ
فرخ زاد بن سلطان مسعود	۴۴۴ھ ۴۴۵ھ ہجری	غزنین چھ سال ۴۵۰ھ ۴۵۱ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	تو شکین نے بعد قتل طغرل بیگ کے اسکو تخت پر بٹھایا اور سب سرکشوں کو زیر کیا آخر قوارج کے عارضہ میں مر گیا۔
ظہیر الدین سلطان ابراہیم بن مسعود	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	یہ بڑا دیندار صاحب علم تھا جانب پورب ہند کے دور تک گیا اور واسطے شہر کے کچھ ملک ترکمانوں کو لکھ دیا۔
علاء الدین مسعود سلطان ابراہیم	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	اسکے عہد میں کوئی فساد نہیں ہوا بڑا رحم دل تھا اغرا الدین حسین ایک مہینے کو داماد کر کے غور دیا۔
کمال الدین تیز سلطان بن علاء الدین	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	بعض روایات میں اسکا ایک سال سلطنت کر کے ارسلان شاہ اپنے بھائی کے مقابلے میں مارا جانا۔
سلطان الدولہ ارسلان شاہ بن مسعود	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	اسنے اپنے بھائیوں کو قید کیا مگر بہرام اس کے بھائی نے اپنے ماموں سنجر سے مدد لیکر اسکو مارا اور خود بادشاہ ہوا۔
مغز الدولہ بہرام شاہ بن مسعود موصوف	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	یہ قطب الدین غوری اپنے داماد سیف الدین اس کے بھائی کو مار کر علاء الدین برادر سیف الدین سے شکست کھا کر سندھ کو بھاگ گیا اور حکمران سلطان غزنویہ مالک مغربی سے خارج ہوئی۔
خسرو شاہ بن بہرام شاہ	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	اسنے لاہور کو تخت گاہ بنایا اور کوئی ملک نہیں پایا۔
خسرو ملک بن خسرو شاہ	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	ایضا ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ہجری	اسنے تمام صوبہات ہند پر قبضہ کیا پھر علاء الدین نے لڑاکہ صلح کی بعد چار سال کے محمد غوری نے فریب سے قابو میں لا کر لاہور بھی لیلیا اب سلطنت خاندان غزنویہ کی رو سے زمین سے اوٹھ گئی۔

تیسرا باب حکومت خاندان غوری میں

ذکر محمد قطب الدین غوری و سیف الدین و علاء الدین فرزندان اغرا الدین حسین حاکم
غور و امداد علاء الدولہ سلطان سعود و سلطان شہاب الدین محمد غوری براء و خسرو

اغرا الدین حسین موصوف بانی سلطنت خاندان دوم اہل اسلام کا

محمد قطب الدین غوری حاکم سلطنت فیروزہ کوہ اپنے خسر بہرام شاہ کے اشارے سے غزنین میں بھٹکے
بزرگ قتل ہوا اور سیف الدین نے غزنین پر قبضہ کر کے بہرام کو نکال دیا پھر بہرام نے بعد فتح غزنین سیف
کو رو سیاہ و تشہیر کر کے مارا پھر علاء الدین نے بہرام کو ہند تک بھگا کر غزنین اپنے قبضے میں لا کر ست
روز تک غزنین کو خوب لوٹا اور سو اسے مقبرہ سلطان محمود غزنوی علاء الدولہ سعود مقابر سلاطین غزنوی
کے کھود کر پڑیاں جلا کر سویراں کیے کہ جہاں سوز مشہور ہوا وہاں غزنیوں کو فیروزہ کوہ پر لا کر توڑے
مچ و خاک کے موند پر چڑھا کر بذلت تمام قتل کیا اور بعد فوج محمد غوری دوم اپنے بھائی کے ساتھ
کو لاہور میں خسرو ملک سے ملا کر بحجوری صلح کی پھر محمد غوری دوبار خسرو ملک پر حملہ کر کے ناکام رہا تیسرے
حملے میں فریب سے اپنے قابو میں کر کے مسلمانوں مطابق شہ سجری میں لاہور بھی لے لیا اور
اونیس سال اپنے بھائی اغرا الدین حسین شاہ غور و غزنین کا سپہ سالار و مطیع رہا چنانچہ سال ۶۰۰ھ
میں بھٹک قلعہ بھٹک کے مقام تراوری پر بغاوت چودہ سال بھاگنے کے راجہ پر تھی سے بمقابلہ دولاکھ
فوج کے شکست کھا کر غور میں آکر میں ہزار سوار تاتاری سے سندھ پارا و ترکر راجہ کو بھیلہ وعدہ صلح بعد
اجازت بادشاہ سے مقابلہ دیکرات کو جا پڑا تین لاکھ سوار اور پیادہ ہتھیار اور تین ہزار ہاتھی مست
فوج راجہ کو شکست دیکر چور کے راجہ مدوگا پر تھی راجہ کو مار کر پر تھی راجہ کو پکڑ لیا پھر تمام راجہ ہائے
زبردست مطیع ہوئے اور چور بھی فتح ہوا اور راجہ پر تھی راجہ کا فرزند تخت نشین دہلی بھی مطیع ہوا پھر
قطب الدین ایک اپنے غلام کو دہلی دیکر مراجعت کی پھر غزنین سے راجہ بے چند والی قنوج پر چڑھائی
کی وہ قطب الدین ایک کے تیرے مارا گیا اور نوے ہاتھی مع فیل سفید ہاتھ آئے پھر بنارس
کے ایک ہزار ہندو سمار کے بعد بمقام طوس و حرس ۹۹۰ھ ہجری میں اپنے بھائی بادشاہ کی رحلت
کی خبر سن کر بادغیش میں آکر وٹنا سے بادشاہ مرحوم کو ملک جا بجا کا قسیم کر کے خود حسب وصیت
سلطان مرحوم غزنین میں تخت نشین ہو کر سلطان شہاب الدین لقب مشہور ہوا پھر ہند میں آیا

اور ہنگام مراجعت قریب لاسور کے دوسری شعبان ۶۸۰ ہجری مطابق ۱۲۸۱ عیسوی کو گلوگروں کے ہاتھ سے سوتے میں خنجر سے لاد مارا گیا اسنے نوٹے ہند پر کیے اسی سے سلطنت غوری کو روشت ہوئی اور اسی پر ختم ہوئی اونیس سال بھائی کی نیابت اور تین سال خود سلطنت کی ابتدائی ۱۲۸۱ ع لغایت ۱۲۸۳ عیسوی تیس سال تک یہی دو بھائی خاندان غوری میں بڑے جاہ و جلال سے بادشاہ رہے اسی زمانے میں چنگیز خان ہلاکو نے سلطنت مغلیہ قائم کی اختلاف تواریخ اور تاریخ فرشتہ میں اس قدر اختلاف پایا کہ واقعات ہند میں شہاب الدین محمد غوری کو اغرا الدین حسین کا بھائی اور بعد اغرا الدین حسین کے شہاب الدین کی سلطنت لکھی ہے اور تاریخ فرشتہ میں برخلاف اسکے سلطان مغرا الدین سام معروف شہاب الدین محمد غوری کو بن بہاؤ الدین سام بن اغرا الدین حسین تحریر کیا اور بعد علاء الدین کے سیف الدین ثانی اوسکے فرزند کی سلطنت تا کیال مبراو کے غیاث الدین محمد بن بہاؤ الدین سام بن اغرا الدین حسین برادر چچا زاد سیف الدین ثانی کی اونیس سال سلطنت اور نیابت شہاب الدین کی اور بعد غیاث الدین مذکور کے اوسکے بھائی سلطان شہاب الدین محمد کا تین سال تک سلطنت کرنا لکھ دیا جو کہ مراد قائم خلاصہ واقعات ہند سے ہے اس واسطے اسکی جدول خلاصہ مطابق واقعات ہند لکھی

جدول خلاصہ حکومت خاندان غوری مندرجہ باب نم

نام حاکم	سال	تاریخ	خلاصہ اختلاصہ حالات خاندان غوری
قطب الدین غوری ولد اغرا الدین حسین	۶۸۰	۶۸۰	یہ فرزند اغرا الدین حسین حاکم غوردانا و سلطان علاء الدین سعود کا بھائی ہے بہرام شاہ کی دختر سے عقد کیا پھر باشاہ بہرام شاہ کے غزنین میں مارا گیا +
سیف الدین غوری ولد اغرا الدین حسین	۶۸۰	۶۸۰	یہ بھائی حقیقی قطب الدین غوری کا بھائی ہے پہلے بہرام شاہ سے غزنین لیکر جلوس کیا پھر غزنیہ نام قتل ہوا +
علاء الدین غوری ولد اغرا الدین حسین	۶۹۱	۶۹۱	یہ بھی حقیقی بھائی قطب الدین غوری کا بھائی غزنین کو لوگر جہاں سوز مشہور ہوا +

نام حاکم	سال جلوس	عہد جلوس	دست سلطنت	سال رحلت	خلاصۃً اختلاصہ حالات خاندان غوری
اغزالدین حسین داماد علاء الداولہ سلطان مسعود	۱۱۸۸ھ	غور وغزنین	۲۹ سال	۷۰۵ھ ۱۱۸۸ھ	یہ پد قطب الدین وسیف الدین و علاء الدین وغیرہ سات بھائیوں کا ہر جو بیع سیارہ مشہور ہیں اسکے بھائی مغزالدین محمد معروف شباب الدین محمد غوری نے اسکی نیابت میں بہت فتوحات نمایاں کئے اور اسکے حال میں صاحب تاریخ فرشتہ کا اختلاف ہو +
مغزالدین معروف شباب الدین محمد غوری	۷۰۵ھ ۱۱۸۸ھ	غزنین	۳ سال	۷۰۸ھ ۱۱۹۱ھ	یہ بعد اغزالدین حسین اپنے بھائی کے فرمانروا ہو کر لاہور کے قریب ککروان کے ہاتھ سے سوتے میں لاو لہ مارا گیا اور خاتمہ سلطنت غور کا اسپر ہوا بعد اس کے قطب الدین ایک حاکم دہلی و ایلدی کس یعنی تاج الدین یلدوز حاکم کوہستان دو غلام نائب اسکے اپنے اپنے ملک کے فرمانروا ہوئے +

باب چہارم ذکر سلطنت خاندان غلامان

ذکر قطب الدین ایک حاکم دہلی کی سلطنت کا

مغزالدین معروف سلطان شباب الدین محمد غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایک کو دہلی اور
دوسرے غلام تاج الدین یلدوز کو ملک کوہستان دیا قطب الدین ایک بڑا عادل و شجاع و
اولوالعزم و سخاوت تھا اسے میرٹھ فتح کر کے دہلی کو تختگاہ اسلام کا بنایا دوسرے سال گجرات سر کیا بعد محمد غوری
کے محمود شاہ اب اسکے بھتیجے نے غورا و تاج الدین یلدوز صوبہ دار نے کابل و قندھار و قطب الدین
ایک نے ہند کی فرمانروائی کی اور تاج الدین یلدوز کو شکست دیکر چندے غزنین میں حکومت کر کے
پھر یلدوز سے شکست کھا کر دہلی میں چار سال سلطنت کر کے شمس الدین یوسف میں مر گیا ذکر سلطنت
شمس الدین التمش کا شمس الدین التمش کو عالیخانہ ان پاکو قطب الدین ایک نے خرید کر کے
انپاداماد بنایا التمش نے آرام شاہ بن قطب الدین کو عبد الکیسال کے تخت سے اوجھار کر شمس الدین

میں خود جلوس فرمایا دسویں سال جلوس میں جلال الدین شاہ غورازم سے ہند میں مقابلہ کیا اور پھر
 بنگال دہار و گوالیار و مالوہ و اُجین سرکر کے یلہ در شاہ غزنین کو شکست دیکر قید کیا اور اپنے فرزند کو صوبہ
 بنگالہ دیا اور اوجین کے مندر مہاکال تعمیر کرا جیت کا توڑ کر موتین جامع مسجد دہلی میں لا کر توڑا والدین جمیل
 سلطنت کر کے ۳۸۷ عیسوی میں قضا کی طاعا قتل اولوالعزم نیک نیت تھا رضیہ سیکر قتلہ متش کی
 سلطنت بعد چھ ماہ کے امر نے پسر المتش کو بوجہ عیاشی کے تخت سے اٹھا کر رضیہ سیکر کو بٹایا
 مسلمان عورتوں میں اول فرما زوایہ ہوئی بڑی مدبر و لائق تھی مگر حبشی بچے اپنے غلام کے عشق میں رسوا
 ہوئی امر نے بعد جنگ کے قلعہ بھٹنڈا میں قید کیا پھر حاکم قلعہ سے عقد کر کے بعد دو لڑائیوں کے مس شوہر
 کے قتل ہوئی ۳۹۷ عیسوی سے ۳۹۸ عیسوی تک تین سال چھ ماہ سلطنت کی پھر مغز الدین بہار
 و علار الدین مسعود نے ۳۹۸ عیسوی چھ سال تک سلطنت کی نصیر الدین محمود بن المتش کی
 سلطنت ۳۹۸ عیسوی میں نصیر الدین محمود سربراہ ہوئے اور بلبن اپنے بہنوئی کو وزیر کیا علما و
 فضلا و شعرا کی قلعہ ہوئی رحم دلی اور انصاف سے سلطنت کے خود سر راجاؤں اور مغلوں کی سرکوبی کر کے
 غزنین بھی لی اور جان لوان فتح پانی ۴۰۵ عیسوی میں ہلاکو شاہ پورے چنگیز خان کا ایلچی دہلی میں آیا مگر
 بوجہ رعب کے حملے کی جرات نہ ہوئی کتابت کلام اللہ سے صرف ذاتی تھا اکثر شاہنشاہ شکستہ تک پر
 سبر کرتا ایک محل کے سوا کوئی خادمہ تک نہ تھی وہ خود روٹی پکاتی تھی ایک روز کیزگی النجا کی جواب پاپا
 کہ خشر میں صرف بیجا کا خدا کو کیا جواب دوں گا ایک روز کسی امیر نے اس کے لکھے ہوئے کلام اللہ میں فی
 کالفظ مکر غلطی سے غلط بتایا بادشاہ نے اس کی دل شکنی کی حلقہ سیاہی کا کھینچ دیا بعد اس امیر کے جانے
 کے حلقہ چھیل ڈالا بیس سال سلطنت کر کے ۴۰۶ عیسوی میں قضا کی پھر غیاث الدین بلبن
 بہنوئی و وزیر بادشاہ نے بڑی عدالت سے سلطنت کی کبھی عمدہ جلیل بنو کو نڈیا سواری کا بڑا جلوس
 تھا اور قریب قوانین ہلاکاروں کا لگن ان رہتا تھا اسکے عہد میں مکانات نفیس بکثرت تعمیر ہوئے ۴۱۸
 عیسوی میں طغرل خان حاکم بنگال نے تین بار فوج شاہی کو شکست دی آخر محمدی الدین سردار شاہی نے
 چالیس سو سے موقع پا کر میدان سے بھاگ کر درمیان دریائے مہاندی کے سرکٹ لیا بلبن نے
 اس کے ایک ایک زن و بچے کو قتل کر کے قراخان اپنے فرزند کو بنگال دیا جب محمد ابن بلبن مغلوں
 کے قماقب میں راہ بھول کر دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا بادشاہ بھی اس صدمے میں انہی پر
 کی عمر میں بیس سال سلطنت کر کے ۴۱۸ عیسوی میں مر گیا پھر کیتیا دین قراخان بن بلبن
 ۴۱۸ عیسوی میں بادشاہ ہوا نظام الدین وزیر کو کاروبار سلطنت سپرد کیا وزیر خود بادشاہ ہونے کی

فکر میں ہوا قراخان نے اسکی اطلاع بادشاہ کو دی کچھ اثر نہ ہوا آخر خود بغیر دہلی کھاگھر لٹک آیا بادشاہ بہشوزہ وزیر امداد پیکار ہوا قراخان نے ملاقات کی درخواست کی بادشاہ نے بصلح وزیر بشرط سب آدھی آداب شاہی کے منظور کیا آخر ہنگام ملاقات بادشاہ باپ کو تخت پر بٹھا کر آداب بجالایا قراخان نے بعد بیس روز کے ہنگام خضعت بہت نصیحت کی مگر ایک نمائی اور دہلی میں آکر فوج ہو گیا پھر مصلحت دو سال کے مسئلہ اعیوی میں خلیجیوں نے جلال الدین فیروز خلجی کو بادشاہ بنا کر محل شاہی میں مگر کیتباذ کو سوٹون سے مار کر بھیجا لکھ لاش جنبا میں ڈال دی اب سلطنت غلامان خاندان غوری کی ختم ہوئی

جدول خلاصہ حکومت خاندان غلامان مندرجہ باب چارم سریرہ آریان دہلی

نام حکم	سال طوس	تھانہ طوس	سلطنت	سال طلت	خلاصہ خلاصہ حالات خاندان غلامان جنکا جاتی جس شہر دہلی ہر
قطب الدین ایک غلام محمد غوری کا	۱۲۰۶ء	دہلی	چار سال	۱۲۰۶ء	یہ بڑا عادل و سخی تھا میرٹھ فتح کر کے دہلی کو دار السلطنت بنا دیا اور تاج الدین یلہ و زحاکم کامل محمد غوری کے دوسرے غلام کو شکست دیکر غزنین لی پھر خود شکست کھا کر دہلی میں آیا
آرام شاہ بن قطب الدین	۱۲۰۶ء	ایضا	ایک سال	۱۲۰۶ء	اسکو ناقابل و میکھ شمس الدین لہنشا نے اور ٹھاکر خارج ہوا خود جلوس کیا
شمس الدین آں غلام و داما قطب الدین ایک کا	۱۲۰۶ء	ایضا	۲۵ سال	۱۲۰۶ء	یہ آرام شاہ کو اوٹھا کر بادشاہ ہوا جلال الدین خوازم نے دہلی میں آکر اس سے مقابلہ کیا پھر نے بنگال و بہار و گوالیار و مالوہ و اوچین سر کر کے یلہ و زحاکم کو شکست دیکر قید کیا اور مندرمہا کال بنا سے عہد بکرا جیت کا مع مور تون کے توڑ دیا
رضیہ بیگم وختہ التمش	۱۲۰۶ء	ایضا	۲۵ سال	۱۲۰۶ء	بوجہ عیاشی کے پیر التمش کو امر نے اوٹھا کر بعد چھ ماہ کے اسے بٹھایا یہ بھی اپنے غلام کے عشق میں رسوا ہو کر بعد جنگ کے قطع ہو بیٹھتا میر قید ہو کر حاکم قلعہ سے عقد کر کے دہلی آیا اور اس کے شوہر تون سے
مغز الدین بہرام و علا الدین سعود و بادشاہوں	۱۲۰۶ء	ایضا	۲۵ سال	۱۲۰۶ء	مغز الدین بہرام و علا الدین سعود و بادشاہوں سے ۱۲۰۶ء سال سلطنت کی

نام حکم	سال طبع	تعداد جلدیں	رہنمائی	خلاصہ املاصہ حالات خاندان غلامان جنگجائی جلوس شہر دہلی ہجری
نصیر الدین بن آتش	۶۴۱ھ	دہلی	۲۰ سال	یہ بڑا رحیم و عادل تھا ہمیشہ شہر یکلام اقتدار خان خشک اکثر فوج سے مع ایک زوجہ کے بسر کی توڑی حکم کرکھی اور جہان لڑا فتح پائی غزنین بھی لے لی ہلاکہ شاہ پور تے چنگیز خان کا ایچی اسکے عہد میں آیا تھا بوجہ رعب کے جرات مقابلے کی نیائی +
غیاث الدین بلبن بہنوئی نصیر الدین مجنوں کا	۶۶۱ھ	ایضاً	عمر ۲۰ سال سلطنت ۲۰ سال	اسنے بڑی عدالت سے انتظام ملک کا بہ قانون کیا عہدہ جلیل بنہود کو نڈیا سواری کا بڑا جلوس تھا مکانات نفیس بکثرت تعمیر ہوئے پھر اپنے پسر جو ان محمد کے غم میں جو مغلوں کے تقاب میں جنگل میں اہ بھوک مارا گیا تھا اسنے بھی عمر ۲۰ سال کے انتقال کیا۔
کیقباد بن قراخان بن بلبن	۶۶۱ھ	ایضاً	دو سال	اسنے نظام الدین اپنے وزیر کو کار و بار سلطنت کا سپرد کیا وہ خود بادشاہ ہونے کی فکر میں ہوا اور اسکے پیر قراخان نے خود آکر بہت نصیحت کی مگر ایک نامانی آخر دہلی میں ببارضہ قولنج خلیجیوں نے لاکھوں سے بھیجا نکال کلاش جہان میں ڈال دی اور جلال الدین فیروز خلجی کو بادشاہ بنایا +

باب پنجم ذکر سلطنت خاندان خلجیان عہد جلال الدین فیروز ۶۸۱ھ عیسوی سے

زمانہ مبارک شاہ و خسرو شاہ ۶۸۱ھ تا ۶۸۳ھ

جلال الدین فیروز خلجی نے عمر ۲۰ سال ۶۸۱ھ عیسوی میں بادشاہ ہو کر قیقاہ کے فرزند صغیر سن کو قتل کیا اور علاء الدین اسکے بھتیجے نے حکم شاہی فوج کو کرکھڑو کر کے بارہ سن سے زیادہ موتی الماس لعل و زمرود و یاقوت و سونا و چاندی پایا بادشاہ کو مال کی طمع علاء الدین کو بادشاہت کی فکر ہوئی آخر الماس بیگ علاء الدین کے بھائی نے طمع و کیر بھیل ملاقات علاء الدین کے مقام قراہ

لاکر بعد سات سال سلطنت کے ۱۲۹۵ء عیسوی میں سرکاٹ کے نیرے پر کھلکھل تشہیر کیا علاء الدین کی سلطنت علاء الدین دہلی میں آیا بادشاہ کے فرزند کو اور ٹھاکر ۱۲۹۷ء عیسوی میں خود بادشاہ ہوا گجرات و اجمیر و اکثر فتوحات کیے سومات میں مسجد بنوا کر بدھ کے مورت توڑوائی اور وہاں کی رانی کھلا دیوہی نور شدید طلعت و کافور غلام خوب مورت کو لایا جب مغلون نے سندھ سے دہلی تک غارت کر کے دہلی کا محاصرہ کیا علاء الدین نے اوپر فتح پائی اول یہ جاہل تھا چند روز میں بڑی استعداد علمی حاصل کر کے مع امرا کے شراب خواری ترک کی اسکی چار لاکھ پچتر ہزار فوج تھی جب بدھنی کے عشق میں چتر کے راجہ کو تنگ کر کے آئینہ میں بدھنی کو دکھیکر عاشق ہوا اور راجہ کو دھوکے سے قید کر لیا تب بدھنی نے یہ چال کی کہ سات سو ڈولیوں میں بجائے خواصوں کے سپاہی بٹھاکر لشکر کشا کے برابر قطار جمائی اور راجہ کو طلب کیا بادشاہ سمجھا کہ بدھنی مع خواصوں کے آئی راجہ کو بھیج دیا راجہ ڈولی ڈولی اگر آخر ڈولی کے پاس گھوڑا نیز قدم لگا ہوا تھا او سپہ سوار ہو کر نکل گیا اور فوج باجمہر اڑا کی آخر بادشاہ ناکام رہا پھر ۱۲۹۷ء عیسوی میں چتر کا محاصرہ کر کے راجہ کے تمام خاندان کو قتل کیا اور تمام ستورات مع بدھنی کے خود جل مہرین راجہ بھی مارا گیا پھر شہر لوٹ کر سندھ سار کے پھر ۱۲۹۸ء عیسوی میں غارتگر مغلون کو شکست دیکر بمشیرا قیدیوں کو قتل کر کے دہلی میں کلا مینار بنوایا پھر حکم شاہ ملک کافور دیوگرٹھ کے راجہ کو مع دیول دیوی دختر کھلا دیوی کے کہ نو جوان و نہایت حسین تھی کو پڑ لایا اسی بادشاہ کے فرزند نے اپنا محل بنایا اور راجہ کی تاج بخشی کی بھڑک کافور نے ملک تلنگانہ و کرناٹک کو سر کر کے اور سندھ سار کے تمام سونے کی مورتیں پائین اور سمندر کے کنارے ایک مسجد بنائی اور بادشاہ نے پچاس ہزار سے زیادہ مغل مسلمان مفسد قتل کرائے اور تمام قلم و خصوصاً دہلی میں مسجد بدرستے قلعہ بطور طلسمات کے نفیس بنائے جب ۱۲۹۸ء عیسوی میں بیس سال سلطنت کر کے بادشاہ بیمار ہوا ملک کافور نے طلسمات زہر دیا بعضے کہتے ہیں بادشاہ خود مر گیا اسکا لقب سکندہ ثانی تھا بڑا صاحب ہمت و ارادہ تھا باوجود ظلم و تعدی کے اسکے وقت میں ملک ایسا آباد تھا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور اکثر صوبوں میں انتظام و انضام بھی جاری تھا مبارک شاہ بن علاء الدین کی سلطنت بعد علاء الدین کے کافور بادشاہ کے دو فرزندوں کی آنکھیں بکھو کر چھوٹے فرزند عمر نامی کو برے نام بٹھا کر خود حکمرانی کرنے لگا پھر امرا نے میتھ ۲ روز کے اندر کافور کو قتل کر کے مبارک شاہ بن علاء الدین کو ۱۲۹۸ء عیسوی میں بٹھایا اسنے اپنے محمدیوں کو قتل کر کے اہل حرفہ کو عمدہ جلیل دیکر قوانین انصاف کے رد کیے اور گجرات و ملیار و دکن کو از سر نو سر کیا اور خضر و خان پر عاشق ہو کر اذ سے مشیر بنایا او نے بعد میں سال سلطنت کے

۱۹۱۲ء میں بطبع سلطنت بادشاہ کو دغا سے قتل کیا اور خود بادشاہ ہو گیا بعد دو سال کے غازی بیگ تغلق صوبہ دار متان بلین کے غلام نے ۱۲۱۳ء عیسوی میں خسرو سے اتمامِ یاسینتیس سال خاندان خلجی میں سلطنت رہی اور دو سال خسرو نے سلطنت کی

جدول خلاصہ حکومت خاندان خلجی مندرجہ باب پنجم سر پر آریان دہلی

نام حکم	سال عروج	تخلف	سال حیات	خلاصہ انخلاصہ حالات خاندان خلجی جن کا جاے جلوس شہر دہلی ہنر۔
جلال الدین فیروز خلجی	۱۲۹۰ء عمر ۷۰ سال	دہلی	۱۲۹۵ء عمر ۷۷ سال	اسنے کیتباد کے فرزند خسرو کو قتل کرایا پھر علاء الدین اسکے بھتیجے نے دیوگڈہ سر کر کے بہت جواہرات پایا اور مقام قراہین اسکو دھوکا دیکر بطبع سلطنت سرکا کر تشہیر کیا اور خود بادشاہ ہوا
علاء الدین سکندرنانی بھتیجا جلال الدین فیروز خلجی کا	۱۲۹۵ء عمر ۷۰ سال	ایضاً	۱۳۰۵ء عمر ۸۰ سال	یہ جلال الدین شاہ کے فرزند کو اٹھا کر بادشاہ ہوا اور اکثر فتوحات کر کے مندر و مور تین توڑ ڈھن اور ساحہ مدرسے و قلعے متعدد بنوائے اور بہت مفسد قتل کرائے کلا دیوی رانی اور کافور غلام کو اور دیول دیوی دختر کلا دیوی کو لایا اور پٹنی پر عاشق ہو کر راجہ تپور کو قتل کر کے ناکام رہا اور استعدا و علمی جلد حاصل کی چار لاکھ پچتر ہزار فوج تھی آخر بیمار ہو کر مرا بعضے کہتے ہیں کہ کافور نے زہر دیا سکندرنانی لقب تھا +
مبارک شاہ بن علاء الدین	۱۳۰۵ء عمر ۷۰ سال	ایضاً	۱۳۱۵ء عمر ۸۰ سال	عمر نامی کم سن سپہر علاء الدین کو کافور بٹھا کر خود حکومت کرنے لگا امرائے کافور کو مار کر مبارک کو بٹھایا نے اپنے محسنوں کو قتل کیا اور خسرو خان پر عاشق ہوا آخر خسرو خان اسکو دغا مار کر بادشاہ ہوا +

نام حاکم	سال جلوس	تھا جلوس	سلطنت	سال سلطنت	خلافتہ کھلاصۃ ملات خاندان خلجی جبکہ حامی جلوس شہر زمینی ہجرت
خضر خان	۱۳۱۹ھ	دہلی	دہلی	۱۳۲۰ھ	یہ مبارک شاہ کو مار کر بادشاہ ہوا آخر غازی بیگ صوبہ دار ملتان بلین کے غلام نے اسے مارا اور خود بادشاہ ہوا

باب ششم ذکر سلطنت خاندان تغلق

غازی بیگ لقب غیاث الدین تغلق کی سلطنت

غازی بیگ تغلق صوبہ ملتان بلین شاہ کا غلام ۳۲۱ھ میں خسرو خان کو مار کر برضا مندی امر خود بادشاہ ہوا غیاث الدین تغلق لقب کیا اور الف خان اس کے فرزند و لیعد نے ملنگانہ اور دہلی بکول کو فتح کیا اور سرارون سنہود کو مار کر دہان کے راجہ کو گرفتار کر کے دہلی کو روانہ کیا اور بادشاہ نے صوبہ بنگالہ کو زیر کر کے ایک مکان چوٹی تعمیر کر دہ الف خان میں جو واسطے ملاقات پدہ کے بنایا تھا الف خان ملاقات کی جب الف خان باہر آیا فوراً مکان گر پڑا بادشاہ ۳۲۲ھ میں عین چار سال سلطنت کر کے مع رفقا کے دب کر مر گیا بعضوں کا قول یہ کہ الف خان نے خود فریب سے یہ حرکت کی سلطان محمد شاہ تغلق عرف الف خان کی سلطنت ۳۲۵ھ میں الف خان و لیعد فرار ہوا سلطان محمد شاہ تغلق لقب ہوا یہ ظالم بیرحم شجاع دیوانہ وہی غیر منتظم تھا ملک میں بے انتظامی رہی اور اکثر صوبہ جات منخرنہ مثل ملتان و بنگال قلمنگاہ داودہ و قوم مکرون کو مغلوب کیا اور بعد فتح ملک کرشنا و زبدا کے لاکھ سوار چین کو روانہ کیے کوہ ہمالہ پر سبارے گئے جو بچ آئے انکو خود قتل کر آیا پھر دہلی ویران کر کے دیوگڑہ آباد کر آیا اور دولت آباد نام رکھا یہاں تک کہ پرانے درخت دہلی کے کھود کر دولت آباد کی سڑک پر لگا لئے پھر قنوج پر حملہ کر کے بے قصور و نکو قتل کر آیا اور اپنے دانت شکستہ کی بجھل شاہانہ دفن کر کے قبر بنائی آخر تائیس سال سلطنت کر کے ۱۳۱۹ھ میں قضا کی پھر فیروز شاہ تغلق بھتیجا محمد شاہ تغلق کا بڑا عادل و نیک نام ۳۲۵ھ میں بادشاہ ہوا سوائے ملک بنگالہ و دکن منخرنہ سابق کے کل ملک مقبوضہ کو با نظام آباد کیا تیس نہرین ایک سو پل چالیس مسجد بنائیں مدرسے بنوا کر مدبھا ہو کر اڑتیس سال سلطنت کر کے ۳۲۹ھ میں جلت کی پھر ایسا فساد ہوا کہ ۳۳۰ھ میں غیاث الدین تغلق ثانی و ابو بکر و ناصر الدین تغلق ثالث اور ۳۹۲ھ میں ہمایون یہ چار فرماں روا ہوئے پر کوئی کار نمایان نہیں کیا سلطان

تغلق کی سلطنت اور تیمور کی آمد ۸۹۲ھ میں محمود شاہ پر پوتا فیروز شاہ کا تخت نشین ہوا اور تیس سال قبل اسکے اقلیم فارس و سمرقند و ماوراء النہر و خراسان و کابل و قندہار کے حکام میں باہم نزاع چلی آتی تھی اور سلطنت تاتار و چین کی بھی ضعیف ہو گئی تھی کہ صاحبقران تیمور موقع پا کر ۸۹۲ھ میں سمرقند سے نہد پر چڑھائی کر کے دس ہزار سوار سے بھٹیہر کا قلعہ سر کر تا ہوا دہلی میں قتل عام کر کے سلطان محمود کو مع اہل و عیال گجرات تک بھاگ کر پندرہ روز دہلی میں رہ کر چلا گیا و ذکر مختصر اس معرکے کا باب نہم خاندان مغلیہ میں تحریر ہے بعد چند عرصے کے راجہ اس جوار کے خود سر ہو گئے اور سوائے سکے کے کوئی حکم تیمور کا دہلی میں نہ رہا اور سلطان محمود کبھی تارک دنیا کبھی براے نام سرگرم حکومت ہو کر بیس سال سلطنت کر کے ۹۳۱ھ عیسوی میں مر گیا

جدول خلاصہ حکومت خاندان تغلق مندرجہ باب ششم سر آریان دہلی

نام حاکم	سال حاکم	تغلق	بیت حکومت	سال حاکم	خلاصہ انخلاصہ حالات خاندان تغلق جنکا جامی جلوس شہر دہلی ہے
غیاث الدین تغلق عرف غازی بیگ غلام بلبن شاہ	۸۹۲ھ	دہلی	۴۷ سال	۸۹۲ھ	یہ خسرو خان کو مار کر بادشاہ ہوا اور الف خان و سعید فرزند اسکے نے بہت فتوحات کیں اور بادشاہ نے صوبہ بنگالہ سر کر کے ایک مکان چوہی میں بعد ملاقات فرزند مذکور کے مع اراکین کے دب کر قضا کی *
محمد شاہ تغلق عرف الفغان بن غیاث الدین تغلق	۹۰۵ھ	ایضاً	۲۷ سال	۹۰۵ھ	یہ ظالم و شجاع و دیوانہ تھا اس نے بہت آدمی اپنے و نواح قنوج کے بے قصور قتل کیے اور دہلی ویران کر کے دیوگڑھ بسا کر دولت آباد نام رکھا اور ایک جگہ اپنے ٹوٹے دانت کی قبر بنائی *
فیروز شاہ بھیتیا محمد شاہ تغلق	۹۱۹ھ	ایضاً	۳۸ سال	۹۱۹ھ	یہ بڑا عادل و نیک نام تھا اپنے ملک مقبوضہ کا خوب انتظام کیا مگر صوبجات منجمہ فہرہ پر دخل نہ پایا تیس ہزار میں ایک سو پل چالیس مسجدیں تیس مدرسے بنائے اور بڑا ہو کر مر گیا *

نام عالم	سال ولادت	سال موت	دستگارت	سال حیات	خلاصہ انخلاصہ حالات خاندان تعلق جنگا جہاں جلوس شہر دہلی ہر
غیاث الدین تغلق ثانی ابوبکر ناصر الدین تغلق ثالث	۱۲۹۴ھ	۱۳۴۰ھ	دہلی	۰	ایسا فنا دہوا کہ ایک سال میں تین بادشاہ اور ۹۲ عیسوی میں ہمایون چندے بادشاہ رہا اور سوا سے فنا خانگی کے کوئی کار نمایان نہ عہد میں نہیں ہوا +
جایوش تغلق ہمایون	۱۳۹۴ھ	۱۴۰۵ھ	ایضا	۰	یہ ۱۳۹۴ء میں تخت نشین ہو کر چند ماہ بادشاہ رہا +
سلطان محمود پرتو نادر شاہ کا	۱۴۰۵ھ	۱۴۰۵ھ	ایضا	۰	تیس سال قبل اسکے تمام اقلیم فارس و چین و تاتاریں ہر افسانہ پڑا تھا کہ تیمور نے منہ فتح کیا اور سلطان محمود دس ہزار سوار قلعہ بند ہو کر گجرات کو بھاگ گیا +

باب ہفتم ذکر سلطنت خاندان ساوات بہ نیابت شاہ رخ بن تیمور صاحب قرآن

سید خضر خان کی سلطنت

سید خضر خان والی ملتان ۱۳۸۴ء میں سلطان محمود تغلق کے بعد شاہ رخ بن تیمور کے عہد میں ساہیو
سوار سے دہلی کو قبضے میں لا کر ملتان و آگرہ و لاہور چھوٹے چھوٹے صوبوں کو مطیع کر کے بہ نیابت شاہ رخ
سات برس سلطنت کر کے ۱۳۸۴ء میں مر گیا پھر سید مبارک شاہ ولد خضر خان نے ۱۳۸۴ء
میں جلوس کر کے بہت انتظام و عدل سے رعایا کو نشا درگشا اور اکثر صوبوں کو زیر کر کے چودہ سال
فرما زوالی کر کے ۱۳۸۵ء میں اپنے وزیر سرور الملک کی سازش سے مسجد میں منہو کے ہاتھ سے
نماز میں شہید ہوا پھر سید محمد شاہ بن مبارک شاہ کو سرور الملک نے بٹھایا اور خود وزیر اعظم
ہوا اور منہو کو عہدہ ہائے جلیل دیکر کالے خان کو اپنا نائب کر کے سرشونکی تنبیہ کو روانہ کیا کالی خان
باغیوں سے ملکر دہلی پر چڑھا آیا اور سرور الملک حسب احکام شاہ بدخواست باغیوں کے مارا گیا کالی خان
وزیر اعظم ہوا بادشاہ عیش میں پڑ گیا بھلول لودھی ساکن سرسند صوبہ دار ملتان نے بادشاہ مالوہ
کو جو دہلی پر چڑھا آیا تھا اور محمد شاہ نے دیکر صلح کرنی تھی شکست دیکر اس جلد وین صوبہ دار ملتان کا
مستقل ہو کر بھیلہ سرکوبی حسرت خان پنجابی لوہڑے کی فوج جمع کر کے چار ماہ دہلی کا محاصرہ کیا

پھر ملتان کو چلا گیا اور محمد شاہ دس برس ۱۱۴۴ھ تک سلطنت کر کے مر گیا اور سید علما الدین بن محمد شاہ ۱۱۴۵ھ میں سریرا مہا اسکی غفلت اور عیش سے سب صوبے خود سر و مختار ہو گئے صرف دہلی کے چند سیل گرد و فوج اسکی حکومت رہی اسنے بد اوں میں باغ بنا کر سکونت اختیار کر لی اور ملک میں بے انتظامی ہوئی پھر وزراء کے بھڑکانے سے واسطے انتظام کے حمید خان وزیر عظم کو قید کر کے ارادہ قتل کا کیا یہ چالاک سے دہلی کو بھاگ گیا اور اسباب شاہی پر قابض ہو کر مستور شاہی کو نکال کر بد اوں جانب کی اجازت دی تب بہلول لودھی نے حسب تحریر اس وزیر کے ۱۱۴۵ھ میں اگر تخت دہلی پر چلوس فرمایا اور بادشاہ کی کچھ تنخواہ مقرر کر دی بادشاہ ۱۱۴۵ھ میں تخت سے خارج ہو کر اٹھائیس سال بد اوں کے باغ میں بسر کر کے ۱۱۷۵ھ عیسوی میں مر گیا۔

جدول خلاصہ حکومت خاندان سادات بنیامت سلطین تیموریہ رجب باہمنم تر آریان دہلی

نام حاکم	سال	تاج پوشی	دشمنیت	سال حیات	خلاصہ خلاصہ حالات خاندان سادات جبکا جا جلوس شہر دہلی ہر
سید خضر خان والی ملتان	۱۱۴۵ھ	دہلی	۱۱۴۵ھ	۱۱۴۵ھ	عبد شاہ رخ بن تیمور میں ساٹھ ہزار سوار سے بنیامت شاہ رخ فرمانروا سے دہلی ہو کر چھوٹے چھوٹے صوبوں پر قابض ہوا۔
سید مبارک شاہ ولد سید خضر خان	۱۱۴۵ھ	ایضاً	۱۱۴۵ھ	۱۱۴۵ھ	اسنے بعدالت سلطنت کر کے سرور الملک وزیر کی نمک حرامی سے مسجد میں عین نماز میں ہنود کے ہاتھ سے شہادت پائی۔
سید محمد شاہ بن سید مبارک شاہ	۱۱۴۵ھ	ایضاً	۱۱۴۵ھ	۱۱۴۵ھ	اسکا وزیر سرور الملک در او سکنا کا بیگانہ ہو کر باغیوں نے ساز کر دہلی کا محاصرہ کر کے بدرجہا باغیوں کے سرور الملک قتل ہوا اور بیگانہ وزیر ہوا اور بہلول لودھی حاکم مالوہ کو شکست دیکر بھگدواؤں کے صوبہ دار ملتان کا مستقل ہوا اور چار اقامت دہلی کا محاصرہ کر کے قتل کیا۔
سید علما الدین بن سید محمد شاہ	۱۱۴۵ھ	ایضاً	۱۱۴۵ھ	۱۱۴۵ھ	یہ بد اوں میں باغ بنا کر عیش میں پڑ گیا اور سب صوبہ خود مختار ہو گئے آخر حمید خان وزیر کو قید کیا وہ بخوف جان قید سے دہلی کو بھاگ گیا اور حسب تحریر اس کے بہلول لودھی نے

باب ششم ذکر سلطنت خاندان لودھی

بہلول لودھی کی سلطنت

بہلول دھیمہ درہمیان و پنجاب شہلہ عیسوی میں دہلی کا بادشاہ ہوا اور چھوٹے چھوٹے صوبوں کو صلح کر کے محمود شاہ والی جو پور سے دوبارہ لڑا کے بعد اس کے حسین خان اس کے جانشین سے بمبھوری صلح کر لی پھر حسین شاہ نے موقع پا کر دہلی پر چڑھائی کی آخر پھر صلح ہوئی بعد ۲۸ سال جلوس بہلول کے بہلول شاہ نے فریب و بد عہدی کر کے حسین شاہ کو شکست دی اسی برس کے بعد یہ صوبہ دہلی کے تابع ہوا پھر پندرہ سال میں اپنی اولاد کو بھتیجیوں کو کچھ ملک تقسیم کر کے سکندر لودھی بڑے فرزند کو ولسیہ کر کے اڑتیس سال بہ تدابیر صائبہ و عدالت سلطنت کر کے شہلہ عیسوی میں مرا اور سکندر لودھی بن بہلول شاہ جو سنان سے تھا خلاف مرضی امرا کے تخت نشین ہوا اپنے بھائیوں سے صوبجات چھین لیے مگر ایک بھائی باریک صوبہ دار جون پور کو ملک لیکر حوالہ کر دیا اور حسین شاہ صوبہ دار سابق کو لاکھ فوج سے ہنگامہ تک بھگایا اور سوا سے چندیری کے کوئی صوبہ فتح نہ کیا اور مستحضر میں ساجد دہزار بنوا کرتے پستی موقوف کی اسی سال سلطنت کر کے شہلہ عیسوی میں رحلت کی اور ابراہیم لودھی بن سکندر لودھی شہلہ عیسوی میں بادشاہ ہوا مگر اس کے غور سے امرانے ساتھ چھوٹا جلال خان برادر شاہ جون پور پر زور قابض ہو کر کھٹکت کھا کر قید ہوا اور اکثر صوبجات خوف سے منحرف ہو گئے اسلام خان چالیس ہزار سوار سے مقابلہ کر کے مارا گیا بہادر خان حاکم بہار نے خود سر سو کر لاکھ فوج سے چند بار بادشاہ کو شکست دی تب حسب تحریر دولت خان صوبہ دار ہمتان کے بار شاہ کابل سے پنجاب کو تاراج کرتا ہوا آیا اور صبح جمعہ ساتویں رجب ۸۳۲ھ ہجری مطابق ۱۵۲۶ء عیسوی کو اپنے ہاتھ سے ابراہیم لودھی کو پانی پت پر مار کے بادشاہ ہوا +

جدول خلاصہ حکومت خاندان لودھی مندرجہ باب ششم سر پر اریان ملی

نام حاکم	جلوس	انتقال	حکومت	خلاصہ اختلاصہ حالات خاندان لودھی جبکہ جای جلوس شہر دہلی ہجری
بہلول خان	۸۳۰ھ	۸۳۲ھ	۲۸ سال	یہ ہمتان سے چڑھ آیا اور بادشاہ دہلی کی تختیاد مقرر کر کے خود بادشاہ ہوا اور چھوٹے چھوٹے صوبوں کو زیر کیا اور محمود شاہ والی جو پور حسین شاہ کے جانشین سے چند بار جنگ و صلح کر کے آخر اس سے شکست دیکر بعد اسی سال کے یہ صوبہ دہلی میں شامل کیا پھر اپنے وراثت کو ملک تقسیم کر کے بڑے فرزند سکندر لودھی کو ولسیہ کیا +

نام حاکم	سال طین	تھا طین	دیکھو	سال طین	خلاصہ خلاصہ حال خاندان لودی جگہ جایی جلوس شہر دہلی ہر
سکندر لودی بن بہلول لودی از طین زن زرگر	۱۵۰۵	۱۵۰۶	۱۵۰۷	۱۵۰۸	یہ سارن سے تھا اپنے بھائیوں سے صوبہ چھین لیا مگر ایک بھائی باریک کو جو نیور لیکر حوالہ کر دیا حسین شاہ صوبہ سابق کو بھگایا چندیری فتح کی شہر امین مساجد و بازار بنوائے بت پرستی کی ممانعت کی *
ابراہیم لودی بن سکندر لودی	۱۵۰۹	۱۵۱۰	۱۵۱۱	۱۵۱۲	اسکے غرور سے امرانے ساتھ چھوڑا اور صوبجات خود و منحرف ہو گئے آخر دولت خان صوبہ دار ملتان کی تکرر سے بار شاہ کابل سے اگر پانی پت پر اسے مار کر خود بادشاہ ہوا

باب نہم نوکر سلطنت سلاطین خاندان معالیہ

حال مختصر صاحبقران تیمور کا تا سلطنت عمر شیخ میرزا

جو کہ اس باب میں نوکر سلطنت خاندان تیمور کا ہر پیرس حال آمد تیمور سے مہدین تا سلطنت عمر شیخ میرزا
و سال ولادت و جلوس و رحلت بطور مختصر ہر بادشاہ کا کتاب مرآت الاشباہ سے لکھکر بار شاہ تک سلسلہ
ملا دیا۔ واقعات ہند کے باب ششم آخر نوکر خاندان تعلق میں تحریر ہر کہ ۹۹۰ء عزمانہ سلطنت سلطان
تعلق میں وقوع منا و نفسانیت و بے انتظامی ہند کے صاحبقران امیر تیمور م بن امیر طراغاتی
جنگا مول خط کش شہر بنر تالیسین شعبان ۸۳۰ھ ہجری و جلوس بلخ بارہویں رمضان ۸۳۰ھ ہجری
پنٹیس سال ۱۶ روز ہر و موقع پاکر مقتضای اولوالعزمی سمرقند سے ہند پر چڑھ آئے اور جا عبوسکندر
پر دریا سندھ پاسے آب اور کرمانان میں اپنے بھتیجے میر محمد سے فوج لیکر دس ہزار سوار سے بھینر کا
گھیر کر شہر پر دخل کر کے پانچ سو معاندین میر محمد کے قتل کا حکم دیا پھر منہ و قابضان قلعہ اپنے زن و
بچوں کو مار کر گھبرا کر ہزار آدمی تیمور کے مار کر سب قتل ہوئے پھر تیمور دہلی میں آیا اور ایک لاکھ قیدی
مہراہی کو خوف بدوا کرنے کے قتل کر کے سلطان محمود تعلق سے مقابلہ کیا وہ چالیس ہزار
پیادہ و دس ہزار سوار سے دروازے شہر کے بند کر کے محصور ہوا تیمور نے جنگیت عملی فتح پانی
سلطان محمود تعلق مع اہل و عیال گجرات کو بھاگ گیا تیمور نے شہر کو جلا کر اسیا قتل عام کیا کہ کوچن
میں خون بہتا تھا اور منہ و اپنے زن و بچوں کو قتل کر کے مقابلے پر اگر قتل و اسیر و جلا وطن ہو
تیمور تخت دہلی پر جلوس کر کے پندرہ روز کے بعد گنگا کی طرف کوچ کر گیا پھر سردار سے کوہ ہما

کے نیچے نیچے لٹا ہوا لاہور ہو کر روم پر چڑھائی کی اور بخارا فتح کیا م آخر چھتیس سال دس روز سلطنت کر کے
اکھتر سال چھپیس روز کی عمر میں شب چار شنبہ بانیس رمضان سنہ ۵۳۵ ہجری ین قضا کر کے سمرقند میں دفن ہوئے
پھر **جلال الدین میران شاہ** فرزند اونکے جنکا مولد سمرقند چودھویں بیع الاول شنبہ سنہ ۵۳۵ ہجری
ہج چار شنبہ ۵۳۵ شعبان سنہ ۵۳۵ ہجری ۳۸ سال پانچ ماہ تین روز کی عمر میں آذربایجان مضافات ایران
میں جلوس فرما کر دو سال تین ماہ آٹھ روز سلطنت کر کے چالیس سال آٹھ ماہ گیارہ روز کی عمر میں جلوس
ذمی قندہ ۵۳۵ ہجری کو مرزا یوسف بگ کے معرکے میں شہید ہو کر تبریز میں دفن ہوئے پھر سلطان
محمد میرزا اونکے فرزند اسی روز سمرقند میں جلوس کر کے بعد پینتالیس سال کے ۵۵۵ ہجری میں بلیت
کر کے بلخ میں و ہر دایت خط کش میں دفن ہوئے پھر سلطان ابو سعید میرزا اونکے غلام
جنکا مولد سمرقند و ہر دایت بخارا دیچہ ۵۳۵ ہجری ہجیر بچہ پیر ۵۳۵ ہجری غزنین میں سربراہ ہوا
بیالیس سال چھ ماہ چند روز کی عمر میں اٹھارہ سال سلطنت کر کے بانیس رجب سنہ ۵۳۵ ہجری میں
رحلت کر کے سمرقند میں دفن ہوئے پھر سلطان عمر شیخ میرزا خلف اونکے جنکا مولد سمرقند ۵۳۵
ہجری ہجیر تیرہ برس کی عمر میں اسی سال سمرقند میں جلوس کر کے لغر اوتالیس سال چھپیس سال سلطنت
کر کے دوشنبہ چوتھی رمضان سنہ ۵۹۹ ہجری کو بعد وفات کے سمرقند میں دفن ہوئے ظہیر الدین
بابر شاہ کا پانی پت پر ابراہیم لودھی کو مار کر دہلی میں جلوس فرمایا
ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن سلطان عمر شیخ میرزا جو چھٹی محرم سنہ ۵۳۵ ہجری مطابق سنہ ۱۱۴۲ عیسوی
کو خطہ فرغانہ میں پیدا ہوئے واقعات ہند میں تحریر ہو کہ ناٹھال انکا خاندان چنگیز خان میں ہج
گیارہ سال کی عمر میں اند جان کے ناظم اور اسی سال سنہ ۵۹۹ ہجری میں رمضان سنہ ۵۹۹ ہجری کو لغر
گیارہ سال آٹھ ماہ بجائے پیر اند جلان میں جلوس فرمایا جب اپنے ملک سے نکلا گیا دو سو چالیس
آدمی سے سمرقند فتح کیا جب سمرقند سے نکلا گیا کابل و قندھار سر کیا پھر سنہ ۵۳۹ عیسوی میں شیراز
سوار سے بمقابلہ لاکھ سوار اور ایک ہزار ہاتھی مت کے صبح جمعہ ساتویں رجب سنہ ۵۳۹ ہجری میں پانی
پرانے ہاتھ سے ابراہیم لودھی کو مار کر لغر ۴۴ سال چھ ماہ لکھ روز دہلی میں تخت نشین ہوا پھر محمود
براہ شاہ ابراہیم نے افغانان و راجپوت سے لاکھ آدمی لیکر بابر شاہ کو گھیرا اور فوج بابر کے پانوں
اوٹھ گئے بابر نے فوراً شراب خواری سے توبہ کر کے فوج کو ہنود کے جادو پر آمادہ کیا اور خود
امام مجاہدین ہو کر غنیم کو توپوں پر رکھ لیا اور دو ہفتہ سے حملہ کر کے فتح پانی بعد فتح کے چار سال
نومہ اونیس روز معرکہ سرکشان کابل و ہندوستان میں دس کر کے جلد سینس سال آٹھ ماہ اکیس

سلطنت کر کے اونچاس برس چار ماہ ایک روز کی عمر میں زہنتہ چھٹی جمادی الاول ۹۳۷ھ ہجری مطابق ۱۵۲۵ء عیسوی کو تختہ کر کے اول چار باغ اکبر آباد میں پھر کابل میں دفن ہوئے یہ بادشاہ بڑا شجاع اور طاقت ور عظیم و صاف دل و سخی و موسیقی و شاعری میں کامل تھا بعد اسکے نصیر الدین محمد ہمایوں بن بابر شاہ جو چوبیس ذی قعدہ ۹۳۷ھ ہجری کو کابل میں پیدا ہوا تھا چودہویں جمادی ۹۳۷ھ ہجری مطابق ۱۵۲۵ء عیسوی کو تیس سال پانچ ماہ میں روز کے اکبر آباد میں سریر آرا ہوا اسکو نجوم میں بڑا دخل اور شوق تھا سات کمرے ہر تارے کے نام پر بنائے تھے اسے بہاؤ شاہ حاکم جرات کو احمد آباد کا کھٹاکر بری بھٹیل گجرات فتح کیا پھر اسکے بھائیوں بڈال و کامران نے بوجہ رحمہ لی باؤ کے بد عوی سلطنت ایسا فتور کیا کہ شیر خان حاکم بنگال نے باہم کے نفاق سے سلطنت چھین لی اور کسی صوبے نے مدد نہ کی بلکہ راجہ مال دیو و اجمیر نے بظاہر چالیسی کر کے قید کرنا چاہا مگر ہمایوں رات کو بھاگ گیا سو کوس تک ریگستان میں پانی نہ ملا بادشاہ کا گھوڑا اور صدمہ آدمی و جانور مر گئے بادشاہ نے ایک سپاہی کئی ماں کا گھوڑا لیا اور تاریکی میں راہ بھولکر دشمن کی فوج میں مع ملکہ اور بیس سواروں سے گھر کو بھرت تمام فتح یاب ہوا پھر چودہ اکتوبر ۱۵۲۵ء عیسوی مطابق شب یکشنبہ پانچویں رجب ۹۳۷ھ ہجری کو امر کوٹ سندھ کے قریب صوبہ لاہور میں اکبر شاہ پیدا ہوا بادشاہ اونکو دہین چھوڑ کر بھاگا کسی سردار نے اوس بچے کو مرزا کامران دشمن بادشاہ کے حوالہ کیا پھر ہمایوں نے ۱۵۲۷ھ ہجری کو حسب اطلب ایران میں شاہ طہماپ بن شاہ اسماعیل صفوی سے ملاقات کی اور ۱۵۲۷ھ ہجری میں دس ہزار سوار ایرانی لیکر کامران سے کابل چھین لیا اور ۹ سال تک کامران کو براہ شگستہ دمی آخر گرفتار کر کے آنکھیں نکلوا کر مکہ کو بھیج دیا وہاں کامران تین برس کے بعد مر گیا اور ایک بھائی ہمایوں خضر اکبر شاہ کا بشرکت ہمایوں کسی لڑائی میں بھرت تمام لوکر مارا گیا اور فرید الدین شیر شاہ بن حسن خاندان سورمی حاکم بنگال نے ۱۵۲۷ھ ہجری مطابق ۱۵۲۵ء عیسوی کو حدود جو سیامین جلوس فرما کر تمام ملک میں سرکین مع درخت سایہ دار اور دودھ میل پر کنوئیں اور ہر منزل پر سیراب ہوا کہ صرف مسافران اپنے ذمے لیا پانچ سال چند ماہ بعد سلطنت کر کے ۱۵۳۰ھ ہجری کو سہرام میں رحلت کر کے اپنے مقبرے میں دفن ہوا پھر محمد سلیم شاہ بن شیر شاہ اسی سال کا انجمن جلوس کر کے آٹھ سال چند ماہ کے بعد بعارضہ ذہل سرین ۱۵۳۰ھ ہجری کو دہلی میں مرا خاتمہ حال ہمایوں کا ہمایوں شاہ بعد سلیم شاہ کے میدان خالی پا کر نپدرہ ہزار سوار و کس قدر فوج پنجابی سے ہر صوبہ کو زیر کرنا ہوا

تہا رخاں حاکم لاہور کو شکست دیکر آپونچا برہان چھانڈون نے شیر شاہ کے بھتیجے سکندر شاہ کو ٹھکانا
 فوج سے مقابلہ کر کے شکست کھائی اور اکبر شاہ نے بارہ برس کی عمر میں بڑی جرات دکھائی سکندر شاہ کو ہلاک
 کو بھاگ گیا ہمایون بعد تیرہ برس کے اپنے ملک معروفتی پر قابض ہو کر اڑتالیس سال تین ماہ ستر روز
 کی عمر میں ۱۵۵۶ء کو ۱۵ سال چوبیس سال دواہ ستائیس روز سلطنت کر کے شام کو کتب خانے کی ٹنگی
 کی چھت پر سے اونٹنے وقت جریب کے پھسلنے سے گر پڑا بعد چند روز کے گیارہ مہینہ ربیع الاول
 ۹۶۷ھ ہجری مطابق ۱۵۵۶ء عیسوی کو رحلت کر کے اپنے مقبرے میں دفن ہوا یہ بادشاہ بڑے شجاع
 و رحیم و فاضل بہہ صفت موصوف مگر کم شمت مصیبت نصیب تھا م اور تولد طہماسپ شاہ بن گیا مگر
 صفوی کا ۱۵۷۸ھ ہجری و جاے جلوس خراسان و پنجہ ۱۵۷۹ھ ہجری عمرہ اسال و چند ماہ و مدت اٹھتہ
 باون سال دواہ اور عمر اٹھ سال و ۱۵ سال وفات پذیر مہینہ صفر ۱۵۷۹ھ ہجری پھر بعد ہمایون کے ہوا فتح
 جلال الدین محمد اکبر بن ہمایون بادشاہ چشب کیش بنہ پانچویں رجب ۱۵۷۹ھ ہجری مطابق ۱۵۷۸
 اکتوبر ۱۵۷۹ء کو حصار کوٹ پر صوبہ لاہور میں پیدا ہوا تھا اب تیرہ سال ۸ ماہ اٹھائیس روز کی عمر
 میں دوسری یا تیسری بیچ انانی ۱۵۷۹ھ ہجری مطابق ۱۵۷۸ء کو کولانور کی عید گاہ واقع صوبہ لاہور میں
 جلوس فرما ہوئے تو انین جدید انتظام ملک کے ایجاد کیے اور ہر مذہب کی تحقیق میں علما و فضلا سے
 ہر مذہب سے بلا تعصب ہمیشہ مصروف رہا اور مہمون بقال ذی حوصلہ اکبر بادشاہ کو دوبارہ سلاجک
 بھگا کر خندہ دہلی میں حکومت کر کے آخر گرفتار ہو کر میر خان آلیق کے ہاتھ سے مارا گیا اور
 میر خان اپنی حسن خدمت پر مغرور ہو کر بعد بغاوت کے شکست کھا کر اوسی مذمت میں باجارت باد
 بہ تہجیل تمام ملک کو روانہ ہوا راہ میں کسی دشمن سپاہی نے مار ڈالا و اکثر صوبہ دارین و مہنود راجہ و حکام سلام
 متصل سرحد مالک سے معرکہ چنانچہ مالوہ دوبار و بنگالہ چند بار سرکریا و گجرات و کابل و کشمیر و کن
 و خاندیس و احمد آباد سر کر کے بارہا صوبہ بلخ سے لیا اور قبل تولد جہانگیر کے دوبارہ جہانگیر شہ لہف کو مبرا د
 تولد فرزند پیدا دہ گیا یہ بادشاہ بڑا جفاکش تھا ایک وقت خاصہ کھاتا تھا و صبح و شام و نصف شب و نصف
 روز کو عبادت کرتا تھا شام کو تھوڑی دیر آرام کر کے علما کی خلوت کے بعد رات کو انتظام ملک و عدالت میں
 مصروف ہوتا بعد طلوع آفتاب کے انتظام امور و متفرقہ کار کے تھوڑی دیر استراحت فرماتا آخر گار
 چوتھ سال گیارہ ماہ ۹ روز کی عمر میں و کاون سال دواہ گیارہ روز سلطنت کر کے تیرہویں تاریخ
 جمادی الثانی چار شنبہ ۱۵۸۵ھ ہجری مطابق ۱۵۷۴ء عیسوی کو رحلت کر کے زمین سکندرہ اگر آباد میں
 دفن ہوا پھر شاہزادہ سلیم ابوالنظر محمد نور الدین جہانگیر بن اکبر بادشاہ چوتسروں تاریخ

بیچ الاول چار شنبہ ۹۷۷ ہجری کو قصبہ فتحپور میں پیدا ہوئے تھے ۱۳۷۲ ہجری الٹانی کو اسی سال بھر
۷۳ سال دو ماہ ستائیس روز اکبر آباد میں جلوس فرما کر جہانگیر لقب کیا اور خسر و اپنے فرزند و عویلا
سلطنت کا اول تصور معاف کیا پھر اسے شکست دیکر مدت العمر قید رکھا اور اسکے حمایتیوں کو مارا وہ
دس سال کے بعد باہو کر شاہجہان کے قتل ہوا اور قبل اسکے خواجہ ایاز تاملی افلاس میں دہن
سے مع جو روکے پیادہ ہند کو راہی ہوا راہ میں نور جہان پیدا ہوئی اوسے دہن جنگل میں چوڑ کر پھر
بہمت فرزند یلیا اور دہلی میں بعد اکبر شاہ میر بخشی ہو کر بعد تعلیم کے نور جہان کا شیر افکن خان سے
عقد کر دیا اور بعد اسے جانے شیر افکن خان کے جبکا بادشاہ جہانگیر نے جلیہ شیر بردار ہاتھی سے
مقابلہ کرایا اور بڑی بڑی تدبیریں اس کے قتل کی کین آخر قطب نامی صوبہ دار بنگالہ کے مقابلے میں
چالیس سرداروں اور قطب صوبہ دار کو مع سرداروں ہمراہی اس کے قتل کر کے تیر سے مارا گیا
پھر بعد چار سال کے نور جہان بیگم جہانگیر کے عقد میں آئی اور ایاز وزیر اعظم و مختار کار سلطنت ہوا
اور اس کے دونوں بھائی عمدہ اسے جلیہ پر سرفراز ہوئے پھر بعد وفات ایاز کے بڑے فتوہ سلطنت
میں پڑے اور بڑی مشکل سے اسکا تدارک ہوا اور شاہ جہان نبی ہو کر شکست کھا کر چند سال پریشان
رہا اور نور جہان بیگم مختار کل امیر سلطنت ہوئی اسکی مہر و دستخط فرمان پراور سکے اوسیکا جاری ہوا طغرا
و دستخط نور جہان کا یہ ہر حکمت علیہ عالیہ مدد علیا نور جہان بادشاہ اور کندہ مہر یہ ہر جمع نور جہان
گشت حکم آلہ + مہم و سہراز جہانگیر شاہ + اور سکے یہ ہر سکے حکم شاہ جہانگیر یافت صدر یور + بنام نور جہان
بادشاہ بیگم زہ + اور سکے جہانگیر کا ہر ملک میں جدا تھا سکے اکبر آباد مروجہ سال ۱۰۰۰ ہجری رومی زہرا
نورانی برنگ مسر و ماہ + شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ سکے اگر ہنگام جلوس سکے زہرا
اگر شاہی بزر در مسر و ماہ + شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکے دوم سکے زہرا در شہر اگر ہ
خسر و گیتی پناہ + شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکے لاہور مروجہ سال ۱۰۰۰ ہجری
بہر بادروان تافلاک در دور + بنام شاہ جہانگیر سکے لاہور + سکے احمد آباد ضرب سال ۱۰۰۰ ہجری
سکے زہرا احمد آباد از عنایات آلہ + شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ + سکے بہار پور سکے زہرا
در شہر بہار پور شاہ دین پناہ + شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ سکے دوم بہار پور
الکھٹ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہار پور دوسری طرف (محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی
ضرب) اور مہابت خان نے بڑی شجاعت و جان فسانی سے انتظام سلطنت کا قلم رکھا شاہجہان
کو سر بر ہونے ندیا مگر نور جہان نے بادشاہ کو برہم کر کے حکومت اسکی قلم کی اپنے آور وہ کو دلائی اور

اوسے حضور میں طلب کیا اوسنے پانچہزار چوت سے کابل کی راہ میں تبلیغ کے اسی پار جب فوج پار
 اوتر گئی بادشاہ کو تنہا پا کر اپنے قابو میں لا کر اپنی بقیہ سوری بیان کے راضی کیا نور جہان غصے میں
 آئی پھر اوسنے اس پار اوتر کر مقابلہ کے شکست کھائی اور فوج بھی چار طرف سے گھیر آئی مگر شاہجہان
 نے فتح پائی نور جہان لاہور کو بھاگ گئی پھر بادشاہ نے بلایا مہابت خان نے بادشاہ سے قتل
 نور جہان کا اقرار کر لیا مگر جب وہ ہنگام قتل بادشاہ کے پاس آئی خون معاف ہوا پھر مہابت خان
 نے اختیار سلطنت بادشاہ کو دیا اور بعد چندے نور جہان کی عداوت سے روپوش ہو گیا نور جہان نے
 مال اوسکا ضبط کر کے اوسکے سر لانے کا اشتہار افغامی دیا ایک ات کو مہابت خان فقیروں کے لباس
 میں آصف خان وزیر اعظم نور جہان کے بھائی پاس آیا اوسنے رحم کھایا پھر مشورہ تخت نشینی شاہجہان کا
 کر کے شاہ جہان سے تحریر جاری کی اس عرصے میں بادشاہ دس مین بیارہو کر اٹھاون سال گیارہ ماہ
 دس روز کی عمر میں اکیس سال ۸ ماہ تیرہ روز سلطنت کر کے ستائیسویں صفر ۱۰۳۸ ھ ہجری مطابق نویں
 ذی قعدہ ۱۰۳۸ ھ عیسوی کو لاہور میں رحلت کر کے وہیں دفن ہوا اسکے بعد مین سرطاس سفیر جسیر اول
 شاہ انگلینڈ کا حاضر حضور ہوا اور مین باجارت کو کھٹی بنائی یہ بادشاہ ستاون مزاج اور صوفیوں اور
 فقیروں سے اکثر صحبت رکھتا تھا پھر شہاب الدین محمد شاہ جہان بن جہانگیر جو غزوہ بیچ الاول
 ہجری کو لاہور میں پیدا ہوئے آٹھویں ماہ جمادی الاخری ۱۰۳۸ ھ ہجری کو بعد معرکہ شکست کھانے
 و آنکھیں کھلوانے شہر یار پسر نور جہان بیگم کے بصلاح مہابت خان و آصف خان وزیر اعظم کے ہاتھ
 لیاقت بعد ۲۰ سال تین ماہ آٹھ روز کے اکبر آباد میں سربارامو کر اپنے انتقال کے واسطے
 اولاد تیمور کے مردوں و بچوں کو ڈھونڈ کر قتل کیا اوسپر بھی ایک ٹپھان لودھی نام دعویہ سلطنت پیدا
 ہوا مگر دہکرا طاعت قبول کی اور صوبہ پٹنہ پایا پھر عین دربار شاہی مین منحرف ہو کر مع عظمت خان
 اپنے پسر کے گھر کو بھاگ گیا اور اوسکی ستورات بے حرمتی کے خوف سے پیت مار کر چلائے لکھنؤ
 تب لودھی اس حال سے دیوانہ ہو کر اپنے ہر دو فرزند کے نقارہ بجاتا ہوا بھاگا دیا سے جہلم پر
 بوجہ بیانی برسات کے اوسکے ہمراہی اور عظمت خان مارے گئے مگر وہ پائے آب اوتر کر دکن میں
 آیا اور حاکم گولکنڈہ و دریا پور کو بھی باغی کر دیا آخر بادشاہ نے بعد شکست کے پھر
 فتح پاکر حاکم گولکنڈہ کو بھی طبع کیا اور لودھی بھی مالوہ سے بڑبکرت اپنے دوسرے پسر کے مارا گیا
 پھر قندھار اور بلخ پر چڑھائی کی مگر سبب استحکام شاہ عباس کے کامیاب ہونا اور ملک دکن کے بھی راجہ
 طبع تھے اسنے دہلی جاییہ کا نام شاہ جہان آباد رکھ کر اپنا سکھن کیا اور بہت مکانات نفیس مع قلعہ

سنگ سرخ اور جامع مسجد و دروضہ تاج محل سنگ مرمر کا ایک سو گز مربع مین جسکے گنبد کا قطر تیسرا
 مع باغ بصرف پچھتر لاکھ روپیہ کے پیشل بنایا اور بعد مرنے آصف خان و مہابت خان رکن اعظم کے
 مین فتور پڑا اسکے چار فرزند تھے اول داراشکوہ ولیعہد و شجاع عباس حاکم بنگالہ و مرزا مراد حاکم
 و اورنگ زیب سپہ سالار و کن جب داراشکوہ شاہ جہان کی بیماری مین کار و بار سلطنت کو انجام دیا
 اور مینون بھائیوں کو بادشاہ کے مرجانے کا احتمال ہوا تب داراشکوہ پر چڑھ آئے اگرچہ بادشاہ
 پاکر خود کار و بار کرتے لگا مگر قتلہ فرو نہوا شجاع مرزا سلیمان بن داراشکوہ سے شکست کھا کر موگیہ
 قلعہ بند ہوا اور اورنگ زیب و مرزا مراد نے زبدا پارا و تر کر حسوت را و سر دار شاہی کو شکست دی
 دریا سے چنبل سے بڑھ کر بڑی سخت لڑائی ہوئی مرزا مراد زخمی ہوا اور اورنگ زیب نے فتح پائی
 سے ساڈ کر کے بادشاہ کو قاجو مین لانے کی فکر کی پھر ایک ایچی شاہ جہان کے پاس روانہ کیا اور
 بہت سعادت مندی اورنگ زیب کی بیان کی مگر بادشاہ دم مین نہ آیا یہ فرمایا کہ اگر اوکے دل مین
 نین ہر تو حاضر ہوا ونگ زیب نے یہ سن کر اپنے فرزند محمد کو بھیجا اسنے حکمت علی سے حکم شاہی
 اوٹھ جانے فوج کین گاہ قلعہ شاہی کے دلو کر قلعہ خالی پاکر بادشاہ کو اپنے قاہ مین کر لیا اور
 نے بجیلہ ضیافت مرزا مراد کو قید کیا پھر ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب لکھنؤ شاہ
 جنکا سال ولادت شب یکشنبہ گیارہویں ذیقعدہ ۱۰۲۸ ھ بمطابق ۱۶۱۵ ھ جمعیہ غرہ ذی قعدہ ۱۰۲۸ ھ
 ہجری مطابق ۱۶۱۵ ھ عیسوی کو عمر ۳۹ سال ۱۱ ماہ ۲۰ روز کے بادشاہ کو قید کر کے اغراباد مین
 ہوئے اور استحکام سلطنت کے واسطے مرزا شجاع و داراشکوہ کے قتل کے خواہان ہوئے دار
 نے لاہور مین فوج جمع کر کے سندھ پار جا کر بڑی تکلیف اوٹھائی اور فوج بھی رفتہ رفتہ کم ہو گئی
 مرزا شجاع بھی بنگالہ سے فوج لیکر مقابلے پر آیا اورنگ زیب نے داراشکوہ کا تعاقب چھوڑ کر حسوت
 الہ آباد پر مقابلہ کیا حسوت را و نے دغا سے بادشاہ کا چچا مارا اور آگے سے مرزا شجاع نے دبا لگا
 نے میدان چھوڑا آخر مرزا شجاع بنگالہ کو بھاگ گیا اور موگیہ مین قلعہ بند ہوا اور داراشکوہ گجرات کے
 کو لیکر قلعہ اجیم مین داخل ہوا اورنگ زیب نے فریب سے قلعے مین کھسک داراشکوہ کو گجرات
 بھگا دیا حاکم گجرات نے پناہ مندی اور مرٹھون نے راہ مین لوٹ لیا غرضکہ ریگستان مین سخت تباہ
 اوٹھائی آخر جب داراشکوہ ٹھٹھ سے نکلا سپاہیوں نے گرفتار کر کے جہان خان ایک سردار کے
 کیا اسنے دہلی مین اورنگ زیب کے پاس بھیج دیا اور لاہور کی راہ مین جہان خان بھی مارا گیا
 داراشکوہ حکم اورنگ زیب رات کو قتل ہوا پھر اورنگ زیب نے اپنے فرزند شاہزادہ محمد را

مع میر حمزہ اپنے وزیر کے شجاع کے مقابلے پر روانہ کیا شاہزادے نے مرزا شجاع کی دفتر پر چڑھ کر اوس سے موافقت کر کے اپنی شادی کر لی پھر میر حمزہ سے دونوں نے شکست کھائی آخر
 اورنگ زیب نے ایک خط بمضمون فریب جیسے کوئی گھسیکا جواب لکھتا ہوں اس مضمون کا مرزا محمد کو
 لکھا کہ تم اپنے خسر کے پاس سے اب چلے آؤ اور وہ خط اسطرح بھیجا کہ شجاع کے ہاتھ میں
 پونچھا شجاع اوسکا مضمون دیکھ کر متوحش ہوا اور مرزا محمد سلطان کو مع اوسکی زوجہ کے جدا کر دیا محمد سلطان
 مجبور ہو کر پدر کی خدمت میں حاضر ہو کر سات برس قلعہ گوایار میں قید اوٹھا کر گیا اور مرزا شجاع کو
 اراکان کے راجہ نے دغا سے مع اوسکے اطفال کے پکڑ کر ارڈالا اور شاہ جہان نے ۳۱ سال ۴ ماہ ۲۸
 سلطنت کر کے ۸ سال ۸ ماہ چھبیس روز قید اوٹھا کر شب دوشنبہ چھبیسویں رجب ۱۰۶۶ء بمطابق
 مطابق ۱۶۶۶ء عیسوی کو چتر سال پانچ ماہ چھبیس روز کی عمر میں اکبر آباد میں رحلت کی اور روضہ متناہم
 میں دفن ہوا اورنگ زیب قید میں شاہ جہان کی بہت عزت و توقیر کرتا رہا اور نئی طرح کی ایندانی شہکار قائم
 غیرت سے پدر کا سامنا کیا اپنے فرزند شاہ عالم کو بھیجا مگر قبل پہنچنے شاہ عالم کے شاہ جہان رحلت
 کر چکا تھا اور سلیمان شکوہ بن دار شکوہ کو سری نگر کے راجہ نے پکڑ کر تیسری جنوری ۱۰۶۶ء عیسوی میں
 گیارہویں جمادی الاول ۱۰۶۶ء ہجری میں روانہ دہلی کیا آخر میں شاہ شکوہ اپنی چھوٹے بھائی اورنگ زیب
 فرزند مرزا مراد کے قلعہ گوایار میں قید ہو گیا مگر گئے اور مرزا مراد کو بھی قلعہ قصاص ایک خون کے اورنگ زیب
 قتل کیا اور شاہ عباس والی ایران کو لغمانی پر غلطی کا تب سے یہ لکھا تھا کہ شہنشاہ جہان کی طرف سے
 نامہ والی ایران کو پونچھے اور شاہ ایران آمادہ جنگ کا ہوا مگر اوسے عرصے میں شاہ ایران نے
 رحلت کی اور شاہ صفی پوتے وجانشین شاہ عباس نے اورنگ زیب سے صلح کر لی اور سامانہ تیار
 ضلع سیواڑ سے میں ہزار فقیر و جوگی جمع کر کے اگرہ تک فتح کر کے ساحرہ شہر ہوئی آخر سخت خشک
 بادشاہ نے فتح پانی پھر بعد فتح مناد کابل کے ۱۰۶۶ء عیسوی میں دکن و گول کٹھہ ویجا پور کے
 سکندر علی شاہ فرمانروای بیجا پور و ابوجہن تانا شاہ حاکم گول کٹھہ کو گرفتار کر کے قتل کیا پھر مرہٹوں
 کا غلبہ ہوا سیواجی نے مسلمانوں کی عداوت پر سراوٹھایا اور افضل خان سردار کو جو حاکم بیجا پور کی
 طرف سے مقابلے کو گیا تھا دغا سے ملاقات کر کے سیواجی نے بغلیکیر ہونے کے ساتھ ہی
 اوسکے پیٹ میں خنجر مار کر تمام اسباب اوسکا لوٹ لیا اور حاکم بیجا پور چند بار فوج کشی کر کے مغلوب
 ہوا آخر صوبہ بہار پر سیواجی متصرف ہو گیا اور فوج شاہی شایستہ خان کی ہمراہی کو شکست دیکر
 اوسکے فرزند کو مار کر سورت تک لوٹا آیا سورت کو تین دن تک لوٹ کر جواہرات اور اجناس

ایک کروڑ روپیہ کے پائے آخر راجہ نامہ نے اوسکو مع فرزند کے پکڑ کر دلی بھیجا اویہ دونوں مجلس دلی سے حلوائیوں کے ٹوکرے میں پوشیدہ بیٹھکر مجلس کے باہر آکر بھاگ گئے اور پھر سورت کو لوٹا اور قلعہ سنگ واقع بہار پر قبضہ کر کے راجہ بنگر گز و سک اپنا جاری کیا اور گول کتدہ و مدراس و سرنگاپام ملک فتح کر کے بمبئی پر حملہ کر کے سربراہ ہوا آخر تین سال کی عمر میں پانچویں اپریل ۱۷۵۷ء عیسوی کو مر گیا پھر سنبھاجی فرزند اوسکا جانشین ہو کر ۱۷۵۸ء عیسوی میں گرفتار ہو کر قتل ہوا پھر اراکان و چانگام و بیجا پور و گول کتدہ و ستارہ گدہ فتح کیا مگر خستہ باقی رہا اور تمام عمر اوزنگ زیب کی دکن میں مہم کی لڑائی اور اپنے لڑکوں کے فساد میں خصوصاً محمد اکبر جو مرہٹوں اور جاٹوں میں ملگیا تھا بسر ہوئی اگرچہ براہ پنجاب ہوا مگر تسلط کامل نہوا اور روز بروز زوال آتا گیا اور ستھرا و بنارس و احمد آباد کے مندر گرا کر وہاں کاٹن بچ کر آکر مسجدین بنوائیں اور اپنے روبرو سلطان محمد معظم کو ہندوستان اور محمد اعظم کو دکن اور کام بخش کو بیجا پور کا حاکم مستقل کیا مگر ان تینوں شاہزادوں میں سلطنت کی سب میں خوب لڑائی ہوئی آخر ایسے رنجوں اور فکروں میں اٹھا بیٹھیں کہ ۱۷۵۹ء عیسوی میں سلطان شہ عالم کو نوے سال تیرہ روز کی عمر میں پچاس سال ستائیس روز سلطنت کر کے اوزنگ زیب نے انتقال کیا اور دکن اور نگ آباد میں دفن ہوا اوسکو مذہب میں بڑا تعصب تھا دین کے پیرائے میں دنیا کا کام لیتا تھا ظاہر میں تشرع نیک نہاد باطن میں بخل و فساد خلقت سے اپنی دنیا داری ظاہر کر کے دنیا کا کام اپنے حسب مرضی کرتا تھا القصد اعظم شاہ حکیم پرمیشورین ذیقعدہ ۱۱۷۰ھ ہجری کو مالوہ کو روانہ ہو چکا تھا خبر وفات بادشاہ کی سنکر پلٹ آیا اور اپنے دوش پر تابوت رکھ کر چند قدم پونچا یا پھر دسویں ذیحجہ ۱۱۷۰ھ ہجری عید کو جلوس فرما کر آصف الدولہ اسد خان کو بدستور وزیر اور اوسکے فرزند ذوالفقار خان کو بدستور سپہ سالار قائم رکھا اور محمد کام بخش اور اوسکی والدہ کو بامید اخصافہ کرنے ملک کے راضی کر لیا اور محمد معظم شاہ عالم بہادر کا بل سدا و عظیم الشان اوسکے فرزند بنگالہ سدا اکبر آباد کو چلے ماہ میں خبر رحلت بادشاہ کی سنکر غرہ محرم ۱۱۷۰ھ ہجری کو شاہ عالم بہادر شاہ نے لاہور میں جلوس فرمایا اور سزا الدین بھی لٹان سے کوچ کر کے لاہور میں شاہ عالم اپنے پدر سے آئے اور عظیم الشان اکبر آباد سے وہاں کے صوبہ دار مختار خان خیر خواہ اعظم شاہ کو قید کر کے ایک کروڑ روپیہ لیکر شاہ عالم سے لاہور میں آلا پھر بعد مکرکہ اعظم شاہ و بہادر شاہ سلطنت بنام بہادر شاہ کے قرار پائی محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ ابن اورنگ زیب بقول صاحب مرات الاشباہ سلخ رجب ۱۱۷۰ھ ہجری کو دکن میں پیدا ہوئے اور غرہ ذیحجہ ۱۱۷۰ھ ہجری کو صوبہ لاہور میں جلوس فرما ہوئے

اور بتحقیق صاحب واقعات ہند کے غزوہ محرم ۱۰۹۰ھ ہجری بمبر ۶۵ سال چار ماہ مین جلوس فرما ہوئے اور اگرچہ اپنے دونوں بھائیوں کی خاطر داری کی مگر وہ بطع سلطنت لڑ کر قتل ہوئے اور راجپوتوں سے سحر بر اطاعت اپنی کی کر کے مرہٹوں کو چارم آمدنی ملک کی معاف کر کے رعایا کو لوٹ مار سے بچایا مگر تیغ بہادر سکھ نانک شاہی کا گرو عہد اورنگ زیب مین بہ تعصب مذہب مارا گیا تھا اور گرو گوبند سنگھ اور سکے فرزند کے دو پسر بھی قتل ہوئے تھے اس وجہ سے اس کے قوم کا سزا بندانامی سکھ گرو گوبند کا چیلہ جو آخر مین خود گرو گوبند مشہور ہوا کہ وہ ہمالہ مین منتظر وقت تھا اور نے بعد از ان کے سر ہند پر قبضہ کیا اور بہت روز کچھ شاہ عالم بہادر نے ہجرت تمام اورنگو پہاڑوں پر بھاگ دیا پھر ۵۵ سال چار روز کی عمر مین ۵ سال ایک ماہ چار روز سلطنت کر کے سہ شنبہ ۱۰۹۲ھ ہجری مطابق ۱۰۹۲ھ عیسوی کو بتحقیق صاحب واقعات ہند لاہور مین رحلت کی اور بعد ازاں مراثی الاسباہ موضع مہرولی نواح دہلی مین دفن ہوئے پھر محمد مغیر الدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہا شاہ جو دسویں رمضان ۱۰۹۲ھ ہجری کو دکن مین پیدا ہوئے جمعہ ساتویں محرم ۱۰۹۲ھ ہجری مطابق ۱۰۹۲ھ کو عہد ذوالفقار خان بعد فتح پنے اور مارے جانے مینون بھائیوں کے بعد اکیادہ سال مین ۱۰۹۲ھ سنائیس روز کے دہلی مین تخت نشین ہوئے مگر بوجہ نالائقی کے باون سال مین ۲۸ روز کی عمر مین ایک سال ایک روز آٹھویں محرم جمعہ ۱۰۹۵ھ ہجری مطابق ۱۰۹۵ھ تک سلطنت کر کے مقابلہ فتح سیر کے جو بنگالہ سے بہ تقویت مدد سید عبداللہ وسید حسین کے چڑھ آیا تھا مع ذوالفقار خان کے مارے گئے اور مقبرہ ہمایوں مین دفن ہوئے پھر جلال الدین محمد فتح بن عظیم الشان بن شاہ عالم بہا در شاہ جو شنبہ ۱۸ رجب ۱۰۹۵ھ ہجری کو بروایت راہ دکن و قبول دہلی مین پیدا ہوئے ۱۰۹۵ھ سنائیس دن قلعہ ۱۰۹۵ھ ہجری کو بروایت دہلی و بروایت پٹنہ مین ۱۰۹۵ھ سنائیس سال چار ماہ پنج روز کے جلوس کر کے جہاندار شاہ پر فتیاب ہو کر مستقل بادشاہ ہوئے اور بڑا سنگھ جو عہد شاہ عالم بہا در شاہ مین پہاڑ و نپڑ بھاگ گیا تھا کناہہ انک تک مل کر کے مارا گیا اور سید عبداللہ وسید حسین کی حکومت بجا بادشاہ و امرا کو ناگوار تھی اسوجہ سے سید عبداللہ نے جب اپنی خاطر داری مین فرق پایا ۳۵ سال سات ماہ اکیس روز کی عمر مین چھ سال مین ماہ سولہ روز سلطنت کے بعد آٹھویں تاریخ ربیع الاول ۱۰۹۸ھ ہجری کو بادشاہ کو قید کر کے دوسرے روز مار کر مقبرہ ہمایوں مین دفن کیا اور رفیع الدرجات ابوالبرکات بن رفیع الشان بن شاہ عالم بہا در شاہ جنگی ولادت دہلی ۷ رجاوی الثانی ۱۰۹۸ھ ہجری

نویں ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ ہجری کو بھراؤنیس سال دس ماہ دو روز کے تحت دہلی پر چھایا مگر بیس سال ایک ماہ تیرہ روز کی عمر میں تین ماہ گیارہ روز سلطنت کر کے میسورین رجب ۱۱۳۱ھ ہجری کو مر گیا اور مقبرہ ہمایون میں دفن ہوا پھر شمس الدین رفیع الدولہ دوسرے فرزند رفیع الدین کو جو پانچویں صفر ۱۱۳۱ھ ہجری کو دہلی میں پیدا ہوا اسی نے پانچ ماہ پندرہ روز کے تحت دہلی پر چھایا یہ اٹھارہ سال نو ماہ بارہ روز کی عمر میں تیرہ ماہ ستائیس روز سلطنت کرتے ہوئے ۱۱۳۱ھ ہجری مطابق ۱۱۳۱ھ عیسوی کو مر گیا اور ہمایون کے مقبرے میں دفن ہوا پھر روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بن خجستہ اختر جہان شاہ بن محمد عظیم بادشاہ بن اورنگ زیب مبارک و زیلا و چھیسویں ربیع الاول و بقول چو بیسویں صفر ۱۱۳۱ھ ہجری مقام شیرگڑھ پر تیرہویں محرم ۱۱۳۲ھ ہجری کو بھراؤنیس سال نو ماہ سترہ روز کے دہلی میں سیر آرا ہوا اولی سید عبداللہ و سید حسین دونوں بھائیوں کی بڑی توقیر کی پھر سباز بادشاہ کے نظام الملک حاکم مالوہ کی چڑبائی کے وقت راہ میں ایک چاکر نے سید حسین کو مار ڈالا اور سید عبداللہ نے اپنی جان بری حکم واسطے ایک بادشاہ جدید قائم کیا اور اس کو شکست ہوئی اور بادشاہ کی نالائقی سے یہ دونوں وزیر نظام الملک حاکم بنگالہ و سعادت خان حاکم اودھ کے خود سر ہو گئے اور مرہٹے بھی مالوہ و گجرات لوٹ کر اگرہ کے دروازے تک آئے سعادت خان نے ان کو مغلوب کر کے چاہا کہ نیت و نابود کر دیوے مگر بادشاہ کی ممانعت سے مجبور ہو کر اودھ کو چلا گیا پھر پٹنوں نے خوب دہلی لوٹی اس عرصہ میں حسین شاہ بادشاہ ایران افغانوں کے اکٹھے اپنی اولاد کے مار گیا فقط طہاسپ نامی ایک شہزادہ قوم گڈریوں میں چھپ کر بچا اس قوم کے ایک شخص نادر نامی بن امام قلی بیگ نے جسکی سال ولادت ۱۱۳۱ھ ہجری و بروایت ۱۱۳۱ھ ہجری بلدہ ابی درہی اپنا لقب طہاسپ قلی رکھ کر طہاسپ کی حمایت کی اور خود سب سالار ہو کر بھراؤنیس سال و بروایت چھیالیس سال ۱۱۳۱ھ ہجری کو جو ملتان محلات آذربائیجان جلوس کر کے بادشاہ ہو گیا و کابل و قندھار و دہلی فتح کر کے بعد قتل عام دہلی کے محمد شاہ کی بیٹی کو کر کے تین کر دیوے لاکھ کمال و جو اس وقت مینتیں دن کی لوٹ میں لیکر ۱۱۳۱ھ عیسوی کو کابل و قندھار اپنی سرحد میں کر کے چلا گیا بعد اٹھ سال تالیخ روانگی منہ سے بارہ سال سلطنت کر کے شب یکشنبہ گیارہویں جمادی الثانی ۱۱۳۱ھ ہجری کو اٹھ سال کی عمر میں و بروایت اٹھاون برس کے سن میں اپنے نوکر کے ہاتھ سے مقام شہد خراسان میں بوجہ ظلم کے مارا گیا اور وہیں اپنے مقبرہ

(ت) پھر احمد خان قوم ابدالی لقب درانی کا بل و قندھار کا بادشاہ ہو گیا۔ شاہ نے
 مین سرہند کو لوٹ کر دہلی میں آیا۔ ۱۰۰۰ھ ہجری کو نواب قمر الدین خان جو ہمراہ شاہزادہ احمد شاہ بن
 محمد شاہ کے لڑنے کو آئے تھے قصبہ بالو پور میں گوسے سے شہید ہوئے اور فوج احمد شاہ درانی نے
 عین معرکہ میں چند بان جو ضبطی اسباب شنوار خان صوبہ لاہور سے اونکے ہاتھ لگے تھے بوجہ
 ناواقفگی کے سونہ اور ہنگا اپنی فوج کی طرف کر کے اولٹا داغ کر چھوڑا۔ ان بانوں نے لشکر شاہ درانی
 میں آکر اس قدر ساز و سامان جلایا کہ درانی عاجز ہو کر بھاگ گئے اور میر منوچین الملک بن نواب قمر الدین
 نے مرگ پر پوشیدہ کر کے لاہور تک فوج درانی کو چھپا کیا اور وہیں پانی پت میں خبر رسالت محمد شاہ
 کی شاہزادہ کو پہنچی اس محمد شاہ نے ساون سال ایک ماہ ایک روز کی عمر میں اٹھائیس سال ۱۰۳۰ھ
 ۱۰۳۱ھ روز سلطنت کر کے ستائیسویں ربیع الثانی ۱۰۳۱ھ ہجری مطابق ۱۰۳۱ھ کو رحلت کی۔ و جوار
 درگاہ سلطان اشاعت میں دفن ہوا۔ پھر مجاہد الدین محمد ابو نصر احمد شاہ بن محمد شاہ پانچواں
 جنکا تولد شبہ ستائیسویں ربیع الثانی ۱۰۳۱ھ ہجری مقام قلعہ دہلی پر بمقام ۳۱ سال ۱۰۳۱ھ ہجری میں
 ۱۰۳۱ھ عیسوی کو پانی پت میں جلوس فرما ہوئے اور صفدر جنگ وزیر نے بوجہ بخش بادشاہ کے
 ایک خواجہ سرہے شاہی کو مار ڈالا۔ تب بادشاہ نے امیر الامرا غازی الدین خان نظام الملک کے
 پوتے کو وزیر کر کے صفدر جنگ کو نکال دیا۔ پھر بوجہ بے احتیاطی کے غازی الدین خان کی
 آنکھیں نکلاوے کی تجویز ہوئی اسنے ہو لکھنار کی اعانت سے بادشاہ کو قید کر کے اندھا کیا اور
 عالمگیر ثانی کو چھادیا (م) آخر احمد شاہ نے اٹھا وں سال تین ماہ تیرہ روز کی عمر میں چھ سال تین ماہ
 تین روز سلطنت کر کے اکیس سال ۱۰۴۰ھ قید اوٹھا کر چار شبہ دسویں شعبان ۱۰۴۰ھ ہجری مطابق
 ۱۰۴۰ھ کو قضا کی اور درگاہ قدم شریف واقع دہلی میں دفن ہوا۔ پھر غریب الدین عالمگیر ثانی
 بن محمد معز الدین جہاندار شاہ بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب
 (م) جو در جمیع ۹۹ سالہ ہجری کو صوبہ ملتان میں پیدا ہوئے۔ ۱۰۴۰ھ ہجری
 مطابق ۱۰۴۰ھ کو بوم ۶ سال شاہ جہان آباد میں جلوس فرما ہوئے اور افغانان پنجاب نے
 لاہور پر قبضہ کر لیا اور سکھوں و جاٹوں و وہیلوں نے روہیلکھنڈ تک لوٹا (ت) پھر احمد شاہ درانی
 نے حملہ دوم میں لاہور و ملتان و پنجاب اپنے قبضے میں کیا اور میر منوچین نواب قمر الدین خان
 مرحوم بہادر سے جانے کورہ مل کھتری اپنے دیوان کے جنگ درانی میں مجبوری شاہ درانی
 سے ملکر صوبہ لاہور کا واجب میر منوچین میضاہ میں مراغلائی بیگم زوجہ اسکی بھکاری خان

ولد روشن الدولہ طرہ باز مدار المعام اپنے کو بجرم نرم دینے میں منہو سکے قتل کر کے خود مختار ہوئی
اور غازی الدین خان عماد الملک نے سکھانی بکیم کو گرفتار کر لیا تب شاہ درانی دفعہ سوم ۱۱۵۵ھ
میں آیا اور شاہ دہلی سے ملاقات کی اور قریب چالیس روپے کے دہلی کو ایسا لوٹا کہ کسیکے پاس کپڑا تک
نہیں رہا پھر شاہ درانی حضرت بکیم صاحبہ دختر محمد شاہ کو جو بطن صاحبہ محل سے تھی بصلح عالمگیر ثانی
اپنے عقد میں اور دختر عالمگیر ثانی کو تیمورشہ اپنے فرزند کے عقد میں الاکرا نظام الدولہ خف
نواب قمر الدین خان مرحوم کو وزیر اور نواب نجیب الدولہ کو امیر الامرا عالمگیر ثانی کا کر کے لاسو چلا گیا
پھر غازی الدین خان نے مرہٹوں کی دوسرے عالمگیر ثانی کو مار کر چنابین ڈال دیا اور مرآت الشہبائے
میں تحریر ہجرت سال و چند ماہ کی عمر میں پانچ سال سات ماہ اٹھائیس روز سلطنت کر کے چھپینہ
آٹھویں ربیع الثانی ۱۱۵۵ھ ہجری میں رحلت کر کے مقبرہ ہالیون میں دفن (م) اور محی الملک بن
محی السنہ بن مرزا کام بخش بن اورنگ زیب جو دہلی میں پیدا ہوا تھا ۱۱۵۵ھ ربیع الاول
۱۱۵۵ھ ہجری کو دہلی میں جلوس فرما کر گیارہ ماہ ایک روز سلطنت کر کے نوین صفر ۱۱۵۵ھ ہجری کو
احمد شاہ درانی کی داروگیر میں رحلت کر کے ہالیون کے مقبرے میں دفن ہوا۔ واقعات ہند
میں تحریر ہجرت کے بعد عالمگیر ثانی کے غازی الدین خان نے جاٹوں میں پناہ لی پھر احمد شاہ درانی شورش
مرہٹوں اور سکھوں کی سنکرات (جو تھی بارہندہ کو آیا جو کہ بیان سکھوں اور جاٹوں نے کل ملک
میں اپنا دخل کر لیا تھا اسوجہ سے بڑی سخت لڑائیاں فوج درانی سے ہوئیں اور سینہ سپار ہوا گیا
اور ہلکے بھاگ گیا پھر شاہ درانی تیسرے معرکے میں ستائیس ہزار قیدی اور پچاس ہزار گھوڑے
مرہٹوں کے لیکر ابو المنظر حلال الدین شاہ عالم ثانی معروف عالی گوہر بن عالمگیر
ثانی کو جنگی ولادت سترہویں ذیقعدہ ۱۱۵۵ھ ہجری مقام اکہ آباد دہلی اور چارم جمادی الاول
۱۱۵۵ھ ہجری مطابق ۱۱۵۵ھ کو عمر بیس سال ۵ ماہ سترہ روز غازی الدین خان اپنی جان بچانے
کو بعد قتل عالمگیر ثانی کے اکہ آباد میں تخت نشین کیا تھا نوین جنوری ۱۱۵۵ھ کو پاس محبت عالمگیر
ثانی کے اپنی طرف سے تخت دہلی پر بٹھا کر اور اکبر ثانی کو اوسکا ولیحد کر کے ولایت کو کوچ کر گیا
احمد شاہ درانی بن محمد زمان (م) کی ولادت ملتان ہجریہ نادر شاہ کا ایک افسر تھا ۱۱۵۵ھ
ہجری کو بعد قتل نادر شاہ کے (ک) قندھار کی راہ میں صابر شاہ فقیر مجذوب نے چوترہ خام بنا کر
احمد شاہ کو بٹھایا اور سبز گھاس سر پر لٹھکر کیا تو بادشاہ درانی ہوا یہ چوترہ تخت اور بگ سبز ہجرت
احمد شاہ خال نیک سمجھ کر قندھار میں آکر ۱۱۵۵ھ ہجری کو فوراً بادشاہ ہوا اور لقب پناہ درانی کیا

اور بہت فتوحات نمایان اور چار حملہ ہند میں کر کے ۲۳ سال چند ماہ چند روز سلطنت کی اور
 بھارنہ ناسوریہ میں بمقام قندھار قضا کر کے ۱۰ ہجری دفن ہوا پھر تیمور شاہ
 اوسکا فرزند (ت) ہرات سے قندھار میں آیا اور سلیمان شاہ بن احمد شاہ داماد شاہ ولی خان
 وزیر نے کہ بعد احمد شاہ کے تخت نشین ہوا تھا تخت سے اتر کر اسی سال ۸۲۸ھ ہجری کو قندھار
 میں بڑے بھائی تیمور شاہ کو بٹھایا اسنے بھی فتوحات نمایان کئے اور بقصد ہند لاہور تک آکر
 پہنچ گیا اور ۲۳ سال سلطنت کر کے ساتویں شوال یکشنبہ ۸۲۸ھ ہجری کو قضا کر کے کابل میں
 دفن ہوا پھر زمان شاہ بن تیمور شاہ (ت) درویشبنہ آٹھویں شوال ۸۲۸ھ ہجری کو کابل
 میں تخت نشین ہوا پھر محمود شاہ بڑا بھائی زمان شاہ کا فتیاب ہو کر زمان شاہ کو اندھا کر کے کابل میں
 فرمانروا ہوا (ک) اور شجاع الملک چھوٹے بھائی زمان شاہ نے خیبر میں جلوس کر کے محمود شاہ
 پر فتح پا کر اوسے قید کیا اور بعد محاربات سخت کے فرار ہو کر مجدد حکام فنگ پھر تخت پر بٹھایا گیا آخر کار
 آتو بشارت کابل نے جلال آباد کی راہ میں شجاع الملک کو مارا پھر تیمور بیکر خان و اتفاق رائے
 سرداران کابل کے امیر دوست محمد خان جو ہند میں صاحبان انگریز کی حفاظت میں تھے طلب
 ہو کر فرمانروا کابل کے ہوئے اکھصل بعد چند عرصے کے غلام قادر و سیلے نے بادشاہ عالی کو
 کی آنکھیں نکلوا کر میدان شاہ بن احمد شاہ بن محمد شاہ کو (م) جو ۸۲۸ھ ہجری میں دہلی میں
 پیدا ہوا تھا بعد ۲۲ سال ۸۲۸ھ ہجری میں دہلی کے تخت پر بٹھایا یا یالیس سال کی عمر میں دو ماہ چند
 سلطنت کر کے اسی سال ۸۲۸ھ ہجری میں اپنے بھائی کے ساتھ قتل ہو کر دہلی میں دفن
 ہوا اور مرہٹوں نے دہلی پر قابض ہو کر عالی کو ہر شاہ عالم ثانی کو اپنی قید میں رکھا جب سرکار
 کمپنی بہادر کا ۸۳۰ھ کو اختیار ہوا ایک لاکھ روپیہ ماہوار سی شاہ عالم ثانی کا مقرر کر کے
 برائے یاد گاری نسل تیمور کے تخت دہلی پر بٹھا کر وہی آداب بادشاہی جاری رکھا اب سلاطین تیمور
 کی جان بچی اور شورش مرہٹوں اور سکھوں بد معاشرتوں کی موقوف ہوئی ہند میں اسن ہوا یہ بادشاہ
 انسی سال نواہ بیس روز کی عمر میں ۸۳۰ھ یالیس سال چار ماہ تین روز سلطنت کر کے چار شنبہ ساتویں
 رمضان ۸۳۰ھ ہجری مطابق ۸۳۰ھ کو قضا کر کے قصبہ مہرولی عقب نزار حضرت قطب الاقطاب
 کے دفن ہوا اور اوقات ہند میں نیتیا یالیس سال سلطنت کرنا سو کا تب سے لکھا پھر اور میدان شاہ
 کی سلطنت کا ذکر اوقات ہند میں نہیں ہو مرات الاشباہ سے لکھا گیا المنصور بعد شاہ عالم ثانی کے
 ابو النصر معین الدین محمد اکبر ثانی بن شاہ عالم ثانی (م) جو چار شنبہ ساتویں رمضان

نام بادشاہ	تاریخ ولادت	تاریخ وفات	خلاصہ انخلاصہ حالات شاہان تیموریہ
جلال الدین میران شاہ بن تیمور	۱۳۷۰	۱۳۸۸	یہ مبارزہ مرزا یوسف بیگ مین شہید ہو گیا از مرآت الاشباہ واقعات مین انکا ذکر نہیں ہے۔
سلطان محمد بن میران شاہ	۱۳۸۸	۱۳۹۵	از مرآت الاشباہ - واقعات ہند مین انکا ذکر نہیں ہے۔
سلطان ابو سعید ابن سلطان محمد مرزا	۱۳۹۵	۱۴۰۵	بشنہ صدر
سلطان عمر شیخ مرزا بن سلطان ابو سعید مرزا	۱۴۰۵	۱۴۱۳	بشنہ صدر
ظہیر الدین محمد بابشاہ بن سلطان عمر شیخ مرزا انکا خانماں خاندان چنگیزخان مین ہے	۱۴۱۳	۱۴۱۹	اند جان اپنے ملک سے خارج ہو کر سر قند فتح کیا پھر سر قند سے خارج ہو کر کابل و قند سے کیا پھر ۱۳ ہزار سوار سے بمقابلہ ایک لاکھ سوار و ایک ہزار ہاتھی ست کے صبح ۲۲ رجب ۸۲۰ ہجری مطابق ۵۲۶ ھ عیسوی کو پانی پت پر آپرہیم لودھی کو اپنے ہاتھ سے مار کر دہلی کا بادشاہ ہوا پھر محمود شاہ برادر ابراہیم لودی کو بمقابلہ ایک لاکھ فوج کے شکست دی یہ بڑا شجاع و جسم دل و سخا و طاقت و درو موسیقی و ادب و شاعر نہا
۱۴۱۹	۱۴۲۹	۱۴۳۵	۱۴۱۹
۱۴۳۵	۱۴۴۵	۱۴۵۵	۱۴۳۵
۱۴۵۵	۱۴۶۵	۱۴۷۵	۱۴۵۵
۱۴۷۵	۱۴۸۵	۱۴۹۵	۱۴۷۵
۱۴۹۵	۱۵۰۵	۱۵۱۵	۱۴۹۵
۱۵۱۵	۱۵۲۵	۱۵۳۵	۱۵۱۵
۱۵۳۵	۱۵۴۵	۱۵۵۵	۱۵۳۵
۱۵۵۵	۱۵۶۵	۱۵۷۵	۱۵۵۵
۱۵۷۵	۱۵۸۵	۱۵۹۵	۱۵۷۵
۱۵۹۵	۱۶۰۵	۱۶۱۵	۱۵۹۵
۱۶۱۵	۱۶۲۵	۱۶۳۵	۱۶۱۵
۱۶۳۵	۱۶۴۵	۱۶۵۵	۱۶۳۵
۱۶۵۵	۱۶۶۵	۱۶۷۵	۱۶۵۵
۱۶۷۵	۱۶۸۵	۱۶۹۵	۱۶۷۵
۱۶۹۵	۱۷۰۵	۱۷۱۵	۱۶۹۵
۱۷۱۵	۱۷۲۵	۱۷۳۵	۱۷۱۵
۱۷۳۵	۱۷۴۵	۱۷۵۵	۱۷۳۵
۱۷۵۵	۱۷۶۵	۱۷۷۵	۱۷۵۵
۱۷۷۵	۱۷۸۵	۱۷۹۵	۱۷۷۵
۱۷۹۵	۱۸۰۵	۱۸۱۵	۱۷۹۵
۱۸۱۵	۱۸۲۵	۱۸۳۵	۱۸۱۵
۱۸۳۵	۱۸۴۵	۱۸۵۵	۱۸۳۵
۱۸۵۵	۱۸۶۵	۱۸۷۵	۱۸۵۵
۱۸۷۵	۱۸۸۵	۱۸۹۵	۱۸۷۵
۱۸۹۵	۱۹۰۵	۱۹۱۵	۱۸۹۵
۱۹۱۵	۱۹۲۵	۱۹۳۵	۱۹۱۵
۱۹۳۵	۱۹۴۵	۱۹۵۵	۱۹۳۵
۱۹۵۵	۱۹۶۵	۱۹۷۵	۱۹۵۵
۱۹۷۵	۱۹۸۵	۱۹۹۵	۱۹۷۵
۱۹۹۵	۲۰۰۵	۲۰۱۵	۱۹۹۵

نام بادشاہ	جای ولادت	سال ولادت	جای موت	عمر	سال وفات	جائی طاعت	خلافتہ اخلاصہ
نصیر الدین محمد ہمایون شاہ بن بابر بادشاہ	کابل	۱۵۰۴ء قمری ۱۰۱۲ھ	اکبر آباد	۲۳ سال ۵ ماہ ۲۰ روز	۱۵۴۰ء سال ۹۶۳ھ	دہلی تاج محل	اسے نجوم میں دخل تھا حاکم کمرات و احمد آباد کو شکست دی اور بوجہ فتور بھائیوں کے شیرخان افغان سورجی ملازم نے ملک چھین لیا اسے کسی صوبے نے مدد دی امر کوٹ میں اکبر پیدا ہوئے انکو وہیں چھوڑ کر ایران گیا وہاں ۱۰۱۵ھ ہجری میں دکن پر سوار ایرانی لاکر شاہزادہ کا مران اپنے بھائی سے کابل چھین لیا پھر عبرت علی سلیم شاہ بن شیر شاہ ۱۳ سال کے بعد سکندر شاہ بھتیجے شیر شاہ کو شکست دیکر دہلی کا بادشاہ ہوا اور کتب خانہ کی چھت کے چریب کے پھسلنے سے گر کر مر گئے +
مطالع بن اسماعیل صفوی شاہ ایران	قزوین	۱۵۰۱ء قمری ۱۰۱۰ھ	خراسان	۵۱ سال ۵ ماہ ۲۰ روز	۱۵۵۲ء سال ۹۶۰ھ	۱۵۵۲ء قمری ۱۰۶۱ھ	یہ شاہ ایران ہجری ہمایون کو طلب کے مدد دی اسوجہ سے اسکا نام درج کتاب کیا اور خانہ دہلی جدول کی مرآت الاسباب سے کی +
فرید الدین شیر شاہ بن حسن خاندان سورجی ملازم ہمایون شاہ	حدود ہند	۱۵۴۱ء قمری ۱۰۵۰ھ	حدود ہند	۵۱ سال ۵ ماہ ۲۰ روز	۱۵۵۲ء سال ۹۶۰ھ	۱۵۵۲ء قمری ۱۰۶۱ھ	یہ ملازم ہمایون کا تھا ہمایون کو شکست دیکر بادشاہ دہلی کا ہوا تمام ملک میں سرکین مع در سایہ دار اور دودو سیل پر کنوئین اور ہر تنزل پر ہمان سرا بنوائیں اور لوتہی غلام واسطے خدمت مسافروں کے مامور کیے جنگی اولاد بھٹیاریے ہیں اور صرف مسافران اپنے ذمے لیا بڑا عادل و سخا و دیندار قوم کا سور پٹھان تھا —

[illegible]

نام بادشاہ	جائی ولادت	سال ولادت	جائی موت	سال موت	دور سلطنت	کل عرصہ	سال وفات	جائی طاعت	خلاصہ انخلاصہ
ہوا پٹنہ محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بن شاہ جہان بادشاہ	کنجاٹ	شب یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۵ ہجری	اگر آباد	جمعہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۱۰۵ ہجری	۳۹ سال ۶ ماہ ۲۰ روز	۵۰ سال ۱۰ روز	دکن اورنگ آباد	جمعہ ۲۸ ذی قعدہ ۱۱۰۵ ہجری	یہ اپنے پدر کو غرہ ذیقعدہ ۹۵ سنہ ہجری و جمعہ ۱۰ ۹۵ سنہ اعر کو قید کر کے بادشاہ ہوا اور اپنے بھائیوں کو مارا و سہاہ ستامیہ سادہ و ابو الحسن تانا شاہ حاکم گول کنڈہ و سکندریہ حاکم بجا پور و سنجاجی ولد سیوا جی نجاشین اور سکے کو قتل کیا اور ہمیشہ دکن کی لڑائی اور اولاد کے فنا و سے چین نہیں پایا اور بنارس و اجمیر و احمد آباد و متھرا کے مندر و گنوسمار کر کے مسجد بن بنا کر گائو کشی کرائی اور محمد معظّم کو ہند و محمد عظیم کو دکن و کاشمیر کو بیجا پور دیا اور سپہ بھی یہ بھائی باہم لڑ کر قتل ہوئے اور سلطنت کو زوال آیا۔
محمد عظیم شاہ عالمگیر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر	دکن	۱۵ سبتمبر ۱۰۲۵ ہجری	سید لاہور	۵ سال ۴ ماہ ۱۰ روز	۵ سال ۴ ماہ ۱۰ روز	۵ سال ۴ ماہ ۱۰ روز	دکن لاہور و دکن مرہٹوں کی	۲۸ سبتمبر ۱۰۷۳ ہجری	مبدأ اورنگ زیب کے عظیم شاہ بنے دکن و محمد معظّم شاہ نے لاہور میں جلد بس فرمایا اور اپنے بھائیوں پر عظیم شاہ فتیاب ہو اور بنڈ نامی سکالکٹ شاہی مسلمانوں کے دشمن کو جو سرسند تک قابض تھا سپاہیوں تک بھگایا۔
محمد نادر الدین جہاندار شاہ برہن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب	دکن	۱۰ رمضان ۱۰۷۳ ہجری	دہلی	۵۱ سال ۲۴ روز	۵۱ سال ۲۴ روز	۵۲ سال ۱۳ روز	دہلی تھانہ ہالیوں	۲۸ سبتمبر ۱۱۲۳ ہجری	یہ مدد ذوالفقار خان سے بعد فرج پانے و مارے جانے اپنے بھائیوں کے تخت نشین ہو کر پھر فرج ذوالفقار خان کے بمقابلہ فرج سید بہادر شاہ جو بنگالے سے بقوت سید عبداللہ و سید حسین کے چڑھ آیا تھا مارا گیا۔

[illegible]

نام بادشاہ	جائی ولادت	سال ولادت	جائی طووس	سال جاپوس	عمر گزشتہ	مدت سلطنت	کل عمر	سال سلطنت	بدین	خلافتہ انخلاصہ
ابو نصر احمد شاہ بن محمد شاہ	قصر دہلی	ربیع الثانی ۱۱۳۲ھ	پانی پت	۱۱۳۲ھ	۳۱ سال	۵۸ سال	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	کابل و قندہار اپنی سرحد میں کر کے چلا گیا پھر بعد ۸ سال کے مقام شہد میں رات کو اپنے ملازمین کے ہاتھ سے بوجہ ظلم کے مارا گیا جو یہ ہند میں آیا لہذا اسکا ذکر درج کتاب کیا +
غریب الدین عالمگیر ثانی بن محمد شاہ جہاندار شاہ بن شاہ عالم	صوبہ بنگالہ	ربیع الثانی ۱۱۳۲ھ	بمبئی	۱۱۳۲ھ	۲۸ سال	۵۸ سال	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	اسنے صفدر جنگ کو مجرم مار ڈالنے خواجہ سرا وزیر عداوت سابق کے کھال کر غازی الدین خان کو نائب کیا غازی الدین خان نے اسکو قید کر کے اندھا کیا اور عالمگیر ثانی کو بٹھایا اکیس سال قید اوٹھا کر مر گیا +
احمد شاہ درانی کی داروغہ	دہلی	۱۱۳۲ھ	دہلی	۱۱۳۲ھ	۲۸ سال	۵۸ سال	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	اسنے صفدر جنگ کو مجرم مار ڈالنے خواجہ سرا وزیر عداوت سابق کے کھال کر غازی الدین خان کو نائب کیا غازی الدین خان نے اسکو قید کر کے اندھا کیا اور عالمگیر ثانی کو بٹھایا اکیس سال قید اوٹھا کر مر گیا +
اسکا واقعات ہند میں بنیں ہر رات الاشہاد سے لکھا	دہلی	۱۱۳۲ھ	دہلی	۱۱۳۲ھ	۲۸ سال	۵۸ سال	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	۱۱۳۲ھ	اسنے صفدر جنگ کو مجرم مار ڈالنے خواجہ سرا وزیر عداوت سابق کے کھال کر غازی الدین خان کو نائب کیا غازی الدین خان نے اسکو قید کر کے اندھا کیا اور عالمگیر ثانی کو بٹھایا اکیس سال قید اوٹھا کر مر گیا +

نام بادشاہ	جائی ولادت	سال ولادت	جائی موت	سال موت	عمر وقت موت	دست سلطنت	کل عمر	سال سلطنت	مدتی	خلاصۃ احوال
ابوالمظفر جلالی الدین شاہ عالم ثانی معروف عالی گوہر بن عالمگیر ثانی	دہلی	۷۰۰ھ	دہلی	۷۵۰ھ	۵۰ سال	۲۲ سال	۵۰ سال	۲۲ سال	۵۰ سال	غازی الدین خان نے بعد قتل عالمگیر ثانی کے اسے بٹھایا مگر مرہٹوں و سکھوں نے تمام ملک میں غدر مچا کر اپنا قبضہ کیا پھر احمد شاہ درانی نے چوتھی دفع ہند میں آکر سبکداری کر کے بوجہ محبت عالمگیر ثانی کے اسے بٹھا کر اکثرانی کو ولیعہد اسکا کیا پھر غلام قادر روہیلہ نے اسکی آنکھیں کھوا کر بیدار شاہ کو بٹھایا جب کہ ۳۰ سالہ عمر میں کمپنی بہادر کا اختیار مہاراجہ کھنپنی نے ایک لاکھ روپیہ مہاراجہ اسکا مقرر کر کے ادب شاہی بدستور قائم رکھا جب سے جانبری سلطانز تیموریہ کی ویرغ غدر مند کا ہوا *
بیدار شاہ بن احمد شاہ بن محمد شاہ	دہلی	۷۵۰ھ	دہلی	۷۵۰ھ	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	غلام قادر روہیلہ نے عالی گوہر بادشاہ کی آنکھیں کھوا کر اسے بٹھایا چند ماہ کے بعد یہ سم اپنے بھائی قتل ہوا یہ حال تھا ہند میں نہیں ہجرت الہ آباد سے لکھا *
احمد شاہ درانی بناد کابل بن محمد زمان قوم ابدلی	پشاور	۷۵۰ھ	پشاور	۷۵۰ھ	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	۲۲ سال	یہ بعد از شاہ کے کابل کا بادشاہ ہوا اور چار حملہ ہند پر کر کے اکثر فتحیاب ہوا محمد شاہ کی دفتر کا انپر ساتھ اور عالمگیر کی دفتر کا اپنے فرزند تیمور شاہ کے ساتھ عقد کر کے چلا گیا اور مدت العہد معاونت شاہان دہلی کی کرتا رہا بلکہ حملہ چار میں فتح پرازد کو سر کر کے عالی گوہر کو از سر نو اپنی طرف سے بادشاہ کر کے اکثرانی کو ولیعہد کر کے چلا گیا بوجہ آنے ہند لکے اسکا ذکر درج کتاب ہوا —

نام بادشاہ	بانی مملکت	سال ولادت	بانی مملکت	خلاصہ انخلاصہ
تیمور شاہ	ابو نصر الدین	۷۱۳	۷۱۳	بعد احمد شاہ درانی کے سلیمان شاہ چھوٹا بھائی
بن احمد شاہ	محمد اکبر تمانی	۷۱۳	۷۱۳	تیمور شاہ کا سرریا راہو واجب یہ ہرات سے آیا
درانی شاہ	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	سلیمان شاہ نے بڑی تعظیم کر کے تاج و تخت
کابل سلطان	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	اسکو حوالہ کیا اسے بہت فتوحات نمایاں کی
وزمان شاہ	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	بعد اسکے زمان شاہ اسکا فرزند سرریا راہو
بن تیمور شاہ	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	محمود شاہ بڑے بھائی نے اسکو اندھا کر کے
محمود شاہ	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	خود جلوں کیا پھر شجاع الملک چھوٹے بھائی
شجاع الملک	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	نے محمود شاہ کو بعد فتح کے قید کر کے خود
ایسر دو محمد	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	جلوں کیا آخر کار بعد شجاع الملک کے
دوبیشیر علیخان	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	دوست محمد خان بصلاح رؤسا کے کابل
حاکم حال	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	ہند سے طلب ہو کر فرما روا ہوئے اب شیر علی
کابل	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	فرزند اس کے فرما روا ہیں *
ابو نصر الدین	محمد اکبر تمانی	۷۱۳	۷۱۳	بہادر اس کے زمانہ داخلہ کینچی
محمد اکبر تمانی	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	کینچی سے ملا کیا اور آباد بنایا
شاہ عالم تمانی	شاہ عالم تمانی	۷۱۳	۷۱۳	حکومت قلعہ کبیر
سلج الدین	محمد بہادر شاہ	۷۱۳	۷۱۳	یہ خاتم السلاطین تیموریہ ہوا بلوایوں نے غدار
محمد بہادر شاہ	تمانی بن اکبر	۷۱۳	۷۱۳	کر کے اسے اپنا سرغنہ بنایا پھر کینچی بہادر نے
تمانی بن اکبر	تمانی بن اکبر	۷۱۳	۷۱۳	بعد منع بلوہ کے اسکو مع زینت محل فرما جواں
		۷۱۳	۷۱۳	چھوٹے فرزند کے ملک برہامین بھیجا
		۷۱۳	۷۱۳	دہلی اس نے رحلت کی ہندوستان حکومت
		۷۱۳	۷۱۳	شامان اسلام سے خالی ہوا *

تیسرا حصہ حکومت ٹھیکہ دہنی و سلطنت فرمان فرمای لندن کے بیان میں

باب اول سرکار کمپنی کی حکومت بذریعہ ٹھیکہ شدہ حکم

ذکر آمد سوداگران لندن کا

سنہ ۱۷۰۱ء میں ایک گروہ سوداگران انگلستان نے ملکہ ایکبر چہ فرمان فرماے انگلند سے اول سند تجارت ہندو میعادنی پندرہ سال کی حاصل کر کے ۱۷۰۲ء میں باجارت جاگیر بادشاہ سورت و احمد آباد میں کارخانجات سازی کے بنا سے اور باجارت راجہ مدراس کے ایک قلعہ سینٹ چارج نام مدراس میں بنایا اور بعد میعاد کے دوسری سند حاصل کی جب چارج دوم شاہ انگلستان نے ۱۷۰۶ء میں شاہ پرتگال کی لڑکی سے اپنا عقد کر کے جزیرہ ہیبی جزیرہ میں لیکر کمپنی کو دیا انھوں نے بھی کو دارا حکومت کیا اور ۱۷۰۹ء میں دوسرا گروہ سوداگران لندن کا بھی سند لیکر آگیا مگر دو گروہ میں نا اتفاقی رہی ۱۷۰۹ء میں شاہزادہ عظیم الشان بن شاہ عالم بن اورنگ زیب صوبہ دار بنگالہ سے کمپنی نے زمینداری کلکتہ مع مصنفات کے خرید کی اور کوٹھیاں انگریزوں کی کلکتہ میں اور فرانسسوں کی چند نگرین اور دوم چچ کی جبرہ میں کنارس دیاسے ہو گئی کے تینوں کوٹھیاں قائم ہوئیں سنہ ۱۷۱۱ء میں ہر دو کمپنی میں میل ہو کر یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی متحدہ کمپنی ہند لقب ہوا ۱۷۱۵ء میں ڈاکٹر مٹلن صاحب کے علیحدہ بادشاہ فرخ سیر کو صحت ہوئی یہ وہ مرض سخت تھا جس میں حکماء ہند عاجز تھے اور راجہ جودہ پور کی دکنی شاہی بادشاہ سانسوی مرض کی وجہ سے فوتی تھی اس کے صلے میں ڈاکٹر صاحب نے محصول تجارتان لندن کا معاف کرا کے کلکتہ میں قلعہ ولیم فورٹ تعمیر کیا اور فرانسس کے گورنر موشیو ڈپٹی نے انتظام الملک مظفرنگ کے پوتے کو صوبہ دکن اور جبرہ علی اس کے رشتہ دار کو کرناٹک کا نواب بنانا اور انگریزوں نے نامرتنگ بن نظام الملک کمپنی کا نواب بنانا اور محمد علی نواب کرناٹک کو بستور بجال رکھنا چاہا اس پر باہم لڑائیاں ہو کر فرانسس شکست کھا کر برباد ہو گئے اور نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ الہ وردی خان کے نواسہ عیاش ظالم نے کلکتہ پر حملہ کر کے انگریزوں کو جھگا کر ایک سو چھیالیس انگریزوں کو ایسے تاریک مکان میں بند کیا کہ صبح کو ایک سو اکیس آدمی مر گئے اس پر کرنیل کلاؤ صاحب اور میر جیمز ڈانسن صاحب نے حکم صاحبان مدراس پھر کلکتہ فتح کیا اور فرانسسوں سے چند نگرے لیا اور سراج الدولہ سے صلح کر کے اور میر جعفر الہ وردی خان کے بہنوئی سے ساز کر کے ۲۰ جون ۱۷۱۷ء کو بمقام پلاسی پھر سراج الدولہ پر فتح پا کر میر جعفر کو صوبہ دار بنگالہ کا کر کے پھر قاسم علی خان داماد میر جعفر کو بمغزولی میر جعفر کے ملہوہ دار بنایا اوستے رام نراین صوبہ دار بنے

گھربار لوٹ کر بے جرم قتل کیا اور سبب نہ وصول ہونے محصول ملازمان کمیٹی سے میر قاسم علی خان نے تنگ ہو کر تجاران ہند وستانی کا بھی محصول معاف کیا اسپر انگریزوں سے جنگ ہوئی میر قاسم علیخان نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ کی پناہ میں آیا انگریزوں نے میر جعفر کو پھر حاکم بنایا ۱۷۶۵ء میں میر قاسم علیخان و نواب شجاع الدولہ و شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی کبیر میں جنگ کر کے انگریزوں کے قابو میں آ گئے اب گورنران جنرل کا ذکر شروع ہوا وارن ہیسٹنگز صاحب اول گورنر جنرل ہند ۱۷۷۳ء عیسوی کو ولایت سے آئے اور نواب حیدر علی میسور و مرہٹوں کو شکست دیکر نواب اودہ سے زمینداری بنارس کی خرید کی اور جنگ فتح گنج کے روہیلون اور نواب اودہ سے اس کے عہد میں ہوئی اور بعد شجاع الدولہ کے نواب آصف الدولہ مالک ملک اودہ کے ہوئے جب کبھی کم طاقت تھی یہ بعد برس کے ۱۷۸۲ء میں ولایت کو چلے گئے اور لارڈ کارنوالس دوسرے گورنر جنرل بہادر شاہ ۱۷۸۳ء میں آئے اور نواب وزیر نظام الملک حیدر آباد سے اتحاد کر کے نواب لکھنؤ سے عہد نامہ لکھوایا اور سلطان میسور پر فتح پا کر تین کروڑ دو لاکھ روپیہ مع دو فرزند اس کے اپنی سپردگی میں لیکر صلح کی اور میسور و نظام الملک رفقا سے انگریز کو بھی کچھ ملک میسور سلطان نے دیا اور تھو انین مالی و ملکی ایجاد ہوئے پھر ۱۷۹۳ء میں گیارہ سال کے بعد ولایت کو گئے اور بعد سر جان شور صاحب ولارڈ مارکٹن صاحب کے پھر کرشن شاہ ۱۷۹۳ء میں بعد گورنری ہند میں آکر قضا کی اور سر چارلس بارلو صاحب قائم مقام مقرر ہوئے اور ۱۷۹۳ء میں سر جان شور صاحب تیسرے گورنر جنرل بہادر ہند میں آئے اور ب ریون اور حکام سے صلح رکھی انہیں کے عہد میں بعد رحلت آصف الدولہ نواب اودہ کے نواب وزیر علیخان ۱۷۹۳ء ہجری میں مسند آرا می حکومت اودہ کے ہوئے اور بعد فتنہ و فساد و معرکے کے قید ہوئے اور نواب سعادت علیخان آصف الدولہ کے بھائی کو حکام کمپنی نے بنارس سے طلب کر کے حاکم اودہ کا کیا اور بعد تین سال کے ۱۷۹۶ء میں یہ ولایت کو گئے پھر لارڈ مارکٹن چوتھے گورنر ۱۷۹۹ء کو ہند میں آئے اور سلطان میسور سے فساد ہو کر مارا گیا اور انکی اولاد کا روزیہ مقرر ہوا اور ریاست میسور مان کے قدیم راجہ کو دی اور نواب اودہ سے از سر نو عہد نامہ لکھوایا اور راجہ سیندھیا ورا گھوجی بھونسلہ راجہ برار و مرہٹوں و ملکر پر فتح پائی و دہلی و آگرہ و اڑیسہ مرہٹوں سے چین لیا اور شرقی حصہ گنگا اور مغربی حصہ گجرات پر دخل کیا اور ملکر کو ملک اسکا بعد صلح کے حوالہ کر دیا اور ۱۸۰۱ء میں لارڈ لیک صاحب چار دفعہ بھرت پور کا محاصرہ کر کے ناکام رہے یہ گورنر مارکٹن صاحب منٹلے ب مارکٹس آف ولٹیم بعد سات سال کے ۱۸۰۱ء کو ولایت گئے اور کارنوالس گورنر دوم ثانی بنکا ذکر ہو چکا ہے دوسری بار آئے اور ۱۸۰۳ء کی پھر چارلس بارلو

صاحب شہنشاہ اعظم کا قائم مقام رہے اور اسی زمانہ میں مطابق ۱۲۲۱ھ ہجری کو اکبر ثانی بادشاہ دہلی کے ہوئے پھر لارڈ مینڈو صاحب پانچویں گورنر شہنشاہ عیسوی کو آئے اور خبریہ کارسیس و جادہ فراسینون و ہالینڈ یون سے فتح کر کے چھ سال کے بعد ۱۲۳۱ھ عین ولایت کو گئے اور انھیں کے عہد ۱۲۳۵ھ ہجری کو بعد نواب سعادت علی خان کے غازی الدین حیدر فرزند اکبر ان کے مسند آرا لکھنؤ کے ہوئے پھر مارکوئیس آف ہٹینگر صاحب گورنر ششم ۱۲۳۸ھ عین ہند کو آئے راجہ پنپال و باجی راو پشوا و راجہ ناگپور و قلعہ ہاترس پٹارون و مکر راجہ ہولکر پر فتح پائی اور پندرہویں اپریل ۱۲۳۸ھ عین کو بریلی میں تقرری محصول چوکیداری پر منشی محمد عوض نے بلو اکریا دو نہر آدمی جانین کے کام آئے اور بجایہ آپا صاحب راجہ ناگپور قیدی مفرور کے راجہ قدیم کے پوتے کو ریاست ناگپور کی دیکر بعد دس برس کے ۱۲۴۳ھ عین کو ولایت گئے پھر لارڈ امہر سٹ صاحب ساتویں گورنر ۱۲۴۳ھ عین کو آئے اور ۱۲۴۴ھ عین کو برہما فتح کر کے رنگون و شام و اراکان و تناسرم کے صوبہ اور ایک کروڑ روپیہ لیکر کمپنی نے صلح کی اور قلعہ بھرت پور فتح کیا اور انھیں کے عہد ۱۲۴۴ھ ہجری کو بعد غازی الدین حیدر کے ابو نصر قطب الدین سلیمان سلطان عادل نوشیروان زمان نصیر الدین حیدر بادشاہ اووہ فرما کر لکھنؤ کے ہوئے پھر بعد پانچ سال کے گورنر صاحب ۱۲۴۵ھ عین ولایت کو گئے پھر لارڈ ولیم ہٹینگ صاحب آٹھویں گورنر ۱۲۴۵ھ عین کو ہند میں آئے اور رسم سستی ہونے کی موقوف کی و راجہ گوک شاست کھا قید ہوا اور گورنر صاحب استغفا دیکر ولایت کو گئے پھر سر چارلس ٹکٹن صاحب قائم مقام نے حکم چھاپنے نظم و ضبط انتظامی حکام ہند کو نوٹ کا چھاپہ اخبار میں دیا جب سے اہل مطبع مجاز میں چھ سال ۱۲۴۵ھ عین تک یہ گورنر قائم مقام ان کے فرمان و حکام ہند کے رہے پھر لارڈ کلنڈ صاحب گورنر نہم چوتھی جولائی ۱۲۴۵ھ عین کو آئے و باسٹام خبر تاخت لائے روسیوں کی بنیاد خصوصیت شاہ چین اوکسینی کی پڑی اور بعد دگاری شاہ شجاع الملک کے جنگ افغانستان کی ہوئی یعنی جب فتح خان وزیر نے شجاع الملک کو اٹھا کر محمود شاہ اوس کے بھائی کو بٹھایا اور شاہ ایران نے وجہ انحراف حاکم ہرات برادر محمود شاہ کابل کے ہرات پر فوج کشی کر کے بعد دگاری شاہ کابل کے شکست کھائی اور فتح خان وزیر مطیع نفسانی بجز قید کرنے حاکم ہرات و بے آبروی مستورات حاکم ہرات بہتیر کامران شاہزادہ کے ولد شاہ کابل کے بعد آنکھیں نکلوانے کے قتل ہوا تب محمد عظیم ٹبر کے بھائی فتح خان نے ایوب شاہ برادر شجاع الملک کو تخت کابل پر بٹھایا اور ہرات محمود شاہ و کامران شاہ اوس کے سپہر کے قبضے میں رہا بعد مرنے محمد عظیم کے ۱۲۴۳ھ عین اوس کے ورثہ نے بعد جنگ کے ملک تقسیم کر دیا ایوب شاہ بھاگ کر بخت سنگھ کے پاس آیا اور دربارہ مقرر ہو گیا اور دوست محمد خان

بھائی محمد عظیم کا اپنے بھتیجے پر غالب اگر بادشاہ کابل کا ہو گیا و شرونی خان قندھار پر و سلطان محمد خان پشاور
 پر و شاہ بنجارا صوبہ بلخ و کشمیر پر قابض ہو گیا اور پھر نجیت سنگھ نے پشاور لے لیا اور دوست محمد خان پنجاب
 تاخت لانے کی فکر میں ہوا تب نواب گورنر نے بدون جنگ کے قندھار خالی کر لیا اور شجاع الملک کو بھجوا دیا
 اور اکیسویں جولائی کو قلعہ غزنین کا دروازہ بارود سے اڑا کر بعد خونریزی کے اوسین قبضہ کیا پھر مگر
 کو کابل میں پونچھے دوست محمد خان تنہا کوہستان ہزارہ پر بھاگ گیا اور نجیت سنگھ بھی مرفوج سکھوں کی
 شکستہ دل ہو گئی اور بعد تسلط کابل فوج انگریزی نے مراجعت کی مگر سر ڈبلیو بی کاٹن صاحب کے حکم سے
 کرنیل رچرڈ صاحب نے اٹھارہ جنوری ۱۸۴۱ء کو قلعہ گونا سید حسین باغی سے فتح کر لیا اور بلوچوں کو بھی
 شکست دی ک اور دوست محمد خان کو حاکم بنجارا نے بطع زردغا سے پکڑ کر قید کیا مگر یہ پہرہ والوں کو
 رشوت دیکر بھاگ آیا اور بعد لڑائیوں کے شام کو سر ولیم میکنٹن صاحب کے پاس حاضر ہوا اس نے پہلے
 دوست محمد خان کو پشاور اور وہاں سے مع فوجیوں اور باقی خاندان کے لودھیانے کو بھیج دیا پھر دوسری
 نومبر ۱۸۴۱ء کو کابل میں شہر میں بلوآئس کے تین افسران انگریز کو دربار شاہی سے آتے ہوئے مار ڈالا
 اور خزانہ شاہی لوٹا آخر دسمبر تک یہ لڑائی رہی اور بوجہ تکلیف کے سر ولیم میکنٹن صاحب اکبر خان بن
 دوست محمد خان سے بعد مقرر ہونے عہد دیکھان کے پانچویں جنوری ۱۸۴۲ء کو جلال آباد روانہ ہوئے
 مگر افغانوں نے حملہ کیا تب انگریزوں نے اپنی عورت کابل میں اکبر خان کے سپرد کیں اور کرنیل ناٹ
 صاحب نے خبر بلوہ کی سن کر قندھار سے کرنیل مکلارن صاحب کو مع فوج روانہ کابل کیا مگر بسبب بارش
 برف کے قریب غزنین کے پہونچ کر لپٹ آئے اور افغان کابل و غزنین فتح کر کے قندھار پر چڑھے
 کرنیل ناٹ صاحب نے اونکو شکست دی مگر بہت افسر انگریزی نامور مارے گئے اور انھیں گورنر کے
 عہد وزمانہ ریڈیسنی کرنل جان لو صاحب بہادر جو تھی براج الثانی جمعہ ہر دن باقی رہے ۱۸۴۳ء ہجری ۱۲۶۱
 آٹھویں جولائی ۱۸۴۳ء کو نصیر الدین حیدر شاہ لکھنؤ نے قضا کی اور فرزا فریدون بخت معروف منا جان
 فرزند اسکے بلا اجازت حکام فرنگ کے سریرا ہوا کہ ایک پہر کے عرصے میں بعد جنگ کے مع بادشاہ بیگم
 محل غازی الدین حیدر بادشاہ کے گرفتار ہوئے اور نصیر الدین محمد علی شاہ بن نواب سعادت علی خان
 اوسی روز پانچویں ربیع الثانی ہفتہ کو تخت نشین ہوئے اور اوسی سال اٹھایسویں جمادی الثانی کو اگر ثانی
 شاہ دہلی نے قضا کی اوسی روز بہادر شاہ اونکے فرزند بادشاہ ہوئے اور سنہ جنگ کابل ناتمام تھی
 کہ گورنر صاحب بعد چھ سال کے ۱۸۴۵ء میں ولایت کو گئے اور لارڈ الہرا صاحب دسویں
 گورنر جنرل آخر فروری ۱۸۴۶ء کو آئے اور اوسی سال ۱۸۴۶ء مطابق ۱۲۶۴ء ہجری میں ٹیپا

امجد علی شاہ بعد محمد علی شاہ اپنے پدر کے بادشاہ لکھنؤ کے ہوئے پھر اپریل ۱۸۵۷ء عیسوی کو کابل میں
ہنگامہ ہوا اور شجاع الملک مارا گیا تب جنرل ناٹ صاحب نے غزنین کو فتح کر کے تباہ ویران کیا پھر جب
جنگ عظیم باغدادی دوست محمد خان کے حکام فرنگ اپنی عورتوں کو لیکر ہند کو آئے اور دوست محمد خان کابل
کو گئے جنگ سندھ اور ہنگام جلا افتخار تان کے حکام سندھ نقص عہد سابق کر کے مانع آمد فوج انگریزی کا
ہوا اس وجہ سے کمپنی نے حیدر آباد سندھ و گوالیار پر سب کر کے تیس لاکھ روپیہ چار ہزار سپاہ کے ساتھ
اور نصف محاصل خراج ٹیکس اگر سر چارلس نپیر صاحب کو واسطے انتظام کے روانہ کیا صاحب موصوف نے
حسب درخواست علی مراد برادر میر رستم علی رئیس خیر پور کے قلعہ ایمان گڑھ اور سب ریاست رستم علی سے
جنگ لیکر علی مراد کو دی اسوجہ سے بلوچ ناراض ہوئے اور لڑائی ہوئی ایک سو پچانوے آدمی انگریزی
مجرور ہوئے اور بکٹھ آدمی مقتول ہوئے اور دوسری طرف پانچتر آدمی کھام آئے اور جنگ شیر محمد عالم
میر پور میں بہت انگریز مارا گیا اور ملک سندھ پر قبضہ ہو گیا جنگ گوالیار اور بعد میں دولت اور
سیندھیا اور اس کے جانشین بھاگتھ صاحب کو گوالیار اور مارا صاحب ماسون راجہ متونی کا بھلا چکر لڑا پھر
صاحب وزیر ہو کر بعد چند سال کی رانی صاحبہ کے معزول ہو کر اکیسویں مئی ۱۸۵۳ء کو دادا خواجگی والا وزیر ہوا
یہ امر حکام کمپنی کے خلاف ہوا اور ریڈیٹ بھی خفا ہو کر دھول پور کو چلے گئے اور فوج سیندھیا سے
دادا خواجگی والا کو قید کر کے پسر کمپنی بہادر کے کیا اور مرہٹوں نے چند مرتبہ اور شکست لائی اور بہت تخریب و تباہی
حدید کے سلطنت گوالیار پر ہے نام رکھی اور نواب گورنر جنرل ان ریڈیٹوں سے کہ خلاف کورٹ آف دارلکھنؤ
کے ہو مین لازم ہو کر بعد اکیس سال کے عرصہ کو ولایت طلب ہو گئے اور لارڈ ہارڈنگ صاحب
گیا ریموین گورنر جنرل تیسویں جولائی ۱۸۵۳ء کو آئے اور یہ قانون جاری کیا کہ طلباء سے مدارس
سرکاری دیگر طلباء مستحق زیادہ عہدہ جلیل پانے کے ہیں جو کہ ان کے عہد میں پنجاب سربراہ الہذا کچھ حال
ابتدائی عروج و رغبت سنگھ بانی سلطنت پنجاب کا تخریب ہوتا ہے جنگ پنجاب و ابتدا سے عروج
راجہ رنجیت سنگھ رنجیت سنگھ ولد مہمان سنگھ اولاد سہی و سب کا شکار علاقہ پنجاب کا ہے بعد حمزہ شاہ
پوتے احمد شاہ درانی کے ۹۶ء و ۹۷ء عیسوی میں توپین بادشاہ کی جو دریا میں گہری تھین نکلو کر روانہ
کر کے سندھ لاہور کی پاکر پشاور و ملتان و کشمیر و امرت سر پرتہ رفتہ رفتہ کیا ستامیسوین جون ۱۸۳۹ء
کو قفقاز کی پھر دہلیان سنگھ وزیر نے کھرک سنگھ اس کے پسر کو بھجایا یہ جیت سنگھ کی صلاح بد پر عمل کر فرنگ
کنور فونال سنگھ جیت سنگھ کو مار کر نہایت بد خود کار و مار سلطنت کا کار بار ۱۸۵۷ء عیسوی میں بعد وفات
کھرک سنگھ کے کنور فونال سنگھ باپ کی لاش بھونک کر جب وہ واندہ قلعہ پر آئے اور اکبر کی

ایک بارہ سلامی توپوں کی سرہوئی اونکی آواز کی دھمک سے ایک چھ رحمت سے ایسا سر پر کر کے مار گئے اور شیر سنگھ بن راجہ رنجیت سنگھ والدہ نونال سنگھ سے جنگ کر کے حاکم ہوئے اسکو وقت مناسب ہو جوتا سوارائے جیت سنگھ نے دغا سے گولی ماری اور بڑا بیٹا بھی شیر سنگھ کا مع دھیان سنگھ وزیر کے مارا گیا دلیپ سنگھ بن رنجیت سنگھ فرزند اہوا اور دھیر سنگھ بعد معرکہ قتل قاتلان شیر سنگھ کے وزیر ہوا اور فوج جو در ہو گئی دم بدم خواہ اضافہ کرانے لگی اور دھیر سنگھ مارا گیا جو ابہر سنگھ والدہ خماراجہ کا بھائی وزیر ہوا اور شیر سنگھ ولد رنجیت سنگھ کو بوجہ دعوی سلطنت کے جو ابہر سنگھ نے دغا سے قتل کیا آخر فوج نے جو ابہر سنگھ کو مع اس کے رفقاء کے قتل کیا اور فوج بکھنے لگی اکتوبر ۱۷۹۹ء میں مع سردار دن کے سرحد انگریزی پر اگر دسویں دسمبر سے دسویں فروری ۱۸۰۰ء تک تلج پارٹری بہادری سے چار لاکھ امان لوکر شکست کھائی

جنگ اول مقام بکی مین اٹھارہویں دسمبر ۱۷۹۹ء کو ہوئی دوسری مقام بیر و شہر پراہ دسمبر ۱۷۹۹ء کو ہوئی امین متھ ضرب توپ انگریزوں کو طیلین قیسری بمقام الی وال اٹھائیسویں جنوری ۱۸۰۰ء کو ہوئی اس میں بہت افسر نامور انگریز جان و مجروح ہوئے اور مخالف تلج مین ڈوب گئے چوتھی بمقام سوران دسویں فروری ۱۸۰۰ء کو ہوئی اور بعد فتح انگریز بہادر تلج پار ہو کر پنجاب آئے اور مہاراجہ دلیپ سنگھ سے بعد صلح کے صلح نامہ لکھا لیا اور راجہ گلاب سنگھ کو بعد تحریر اقرار نامہ بجلد دے رخ شر کے ملک کو مہلتا کا اور کورور و پکی کی عوض جو صوبہ کشمیر کا کپنی کو ملا تھا دیا پھر بعد جنگ و صلح شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر کے لال سنگھ اوسکے وزیر بانی جنگ کو قید کر کے اکبر آباد کو روانہ کیا پھر سولویں دسمبر ۱۸۰۰ء کو واسطے آرام خلافت و حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ترمیم صلح نامہ مورخہ ۹ ربیع ۱۲۰۰ء بمشورہ کپنی کے ہوئی اور رانی چندہ صاحبہ نے بوجہ جدا ہونے لال سنگھ اپنے ہمراز کے راجہ دلیپ سنگھ کو ورغلا نائب گورنر جنرل نے بمشورہ امرائے لاہور کے رانی صاحبہ کو بطا صلیہ پمیس میل لاہور کے قلعہ شیخ پور میں بھیجا اور اسی عہدہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق ۱۸۰۰ء کو امجد علی شاہ کے بعد واجد علی شاہ اوسکے فرزند بادشاہ لکھنؤ کے ہوئے اور نواب گورنر جنرل بہادر دس برس کے بعد ۱۲۶۴ء میں ولایت کو گئے پھر لارڈ ولیموس صاحب بارہویں گورنر جنرل بہادر جنوری ۱۸۰۱ء میں آئے اور رانی چندہ صاحبہ باغی ہوئے راز ارادہ نہر و حکام فنگ کے بسازش افسران لاہور و خدمتگاران انگریز کے بنارس کو بھیج دی گئیں وہاں سے پوشیدہ نیپال میں چلی گئیں پھر ۱۲۶۴ء میں حسب خواہش راجہ دلیپ سنگھ کے لندن جاکر ۱۲۶۵ء میں گرین جنگ ملتان دیوان مول راج کھتری کشندہ قصبہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ ملتان نے بوجہ بیانتظامی کے حسب المطلب دربار لاہور کے استخا دیا اور سمجھا کہ منظور ہو گا مگر بعد منظور میں اختتام

ایک سکھ صوبہ ملتان ہو کر ہمراہ دینین اکیڈم صاحب و لٹنٹ اینڈرسن صاحب کے واسطے انتظام کے ملتان میں تھیکہ دیوانہ مذکور انگریزوں کو مار کر آمادہ جنگ ہوا انگریز جنگ نواب بہاول پور برسرِ درگی پستان ایڈورڈ صاحب کے مشہور شہداء کو قتل کیا ہوئے پھر کچھ بولائی تہذیب مذکور کو قلعہ ملتان کی فسیل کے نیچے لہر بھگایا پھر مئی میں اگست سنہ مذکور کو دیوانہ پر حملہ کیا سکھوں نے بڑی بہادری کی اور گولہ اندازوں نے پھرتی دکھائی اور راجہ شیر سنگھ دس ہزار سوار سے مول راج کی مدد کو آیا فوج انگریزی پس پا ہوئی جب شیر سنگھ ہزار ایک طرف اپنے پدر کے پاس گیا اور بیویں اکتوبر کو پشاور کے باوے میں سیر لارنس صاحب و لٹنٹ بونی صاحب وغیرہ بدقت تمام بھاگ کر گرفتار ہوئے تب ۲۶ دسمبر کو قریب ملتان کے بڑی لڑائی لڑا کر انگریزوں کی فتح ہوئی اور کئی توپیں انگریزوں نے چھین لیں پھر ستائیسویں دسمبر کو بعد آنے فوج سندھ و بلوچی وغیرہ پور کے ایک اور حملہ کر کے بھاگ کر انگریزوں نے قبضہ کیا اور اکتیسویں دسمبر کو مول راج کھلیگزین انگریزی گورنر سے اور گیا اور بہت نقصان ہوا آخر قبضہ انگریزوں کا شہر ہو گیا اور لڑائی قائم رہی آخر بائیسویں جنوری ۱۸۴۷ء کو مول راج مع تین ہزار ہمراہیوں کے ہتھیار ڈال کر حاضر ہوا انگریزوں نے لاہور لیجا کر گلگتہ کو روانہ کیا مگر نارس میں مریا بھٹے کہتے ہیں کہ ہیر اکھایا اور شیر سنگھ جب ملتان سے پھراوئے الگ حسن ابدال کو فتح کیا اور وہاں لوٹ چائی تب چالیس ہزار فوج انگریزی سے دریا سے پنجاب پر لڑائی ہوئی بہت کشت و خون ہوا خبر لے کر سپہ سالار نامور مارے گئے اور تیسری شہداء کو قبل کے سو وال پور کی لڑائی سے سکھ شکست کھا کر سولہ پور کو آئے اور چلیا لڑائیں پھر لڑائی ہوئی آخر جنگ اکیسویں فروری ۱۸۴۷ء کو گجرات میں ہوئی سکھ توپیں چھوڑ بھاگے اور اکرم خان بن دوست محمد خان مارا گیا آخر اکتھویں مارچ کو سرداران سکھ مع اکیس ضرب توپ کے اور چودھویں مارچ کو شیر سنگھ و شیر سنگھ مع اکتالیس ضرب توپ کے حاضر ہوئے پھر پھر کلیرٹ صاحب نے پشاور و الگ پر بدون جنگ افغانوں کے قبضہ کر کے جنگ پنجاب کی ختم کی پھر بار لاہور میں رو برو سے حکام انگریز و راجہ پٹنگ کے بعد پڑہنے اشتہار عہداری کہنی کے ملک پنجاب میں راجہ دیپ سنگھ و حملہ حکام انگریز و ہندوستانی کے اوس اشتہار پر دستخط و مہر کر کے چار لاکھ روپیہ ماہواری راجہ صاحب کا مقرر کر کے روانہ لندن کیا اور سردار وکی جاگیر ات بجلدی خیر خواہی جمال دین اور راجہ صاحب کی لندن میں ایک ایجر گھر شاہی شمول راج ناگپور سلطنت انگریزی جب راگپور بھونلا راجہ ناگپور جو مرہٹوں سے شکست کھا کر بعد انگریزی شہداء میں ملک بار کا فرار ہوا جو کہ شہداء میں لاؤ لہذا اور اوسکی رانی نے ایک بتنی کر کے جانشین کرنا چاہا مگر حسب رواج اون کے خاندان کے عورت اور بتنی وارث قرار پانے لے ملک ناگپور بھی داخل ممالک انگریزی کے ہو گیا اور اپیل رانی کی لندن تک سے خارج ہوئی بلکہ اسی اصل پر اور حکومتیں لاوارث داخل

ممالک انگریزی کی ہوئیں اب ناگپور دارالحکومت میانہند مقام چیت کھنٹر حاکم علی کا چچا اور شہزادہ تعلیم بھی جاری ہو گیا شول ملک اودہ سلسلۂ حکومت فرنگ ملک اودہ میں پچیس ہزار سیل ملے زمین اور پچاس لاکھ آدمی بستے ہیں باوجود تاکیدات گورنمنٹ کے ۵۰ سال سے بے انتظامی اور ظلم کا انتظام ہوا ملک کا تحصیل روپیہ کو بڑی شجاعت جانتے تھے اور اپنے زمیندار ہر سال حاکم سے لڑتے اور راہ کوٹتے اور کشت خون کرتے تھے اور فرمانروا عیاش اور صاحبین دیوان خزانہ لوٹا لے اور اپنا گھربانے میں مصروف تھے اور اہل حرفہ اور دھوم و ڈھاڑی کار پر دانتھے آخر سلیم صاحب رزیدنٹ نے دورہ ملک کا کر کے تجویزاً ملک درج رپورٹ کر کے ۱۸۵۶ء کو روانہ ولایت ہوئے اور سفر دریا میں مرے اور جس اور مر صاحب رزیدنٹ ہوئے اور خون نے بھی یہ تجویز خودی رپورٹ گورنر کو کی اور گورنر نے باجارت حکام ولایت ۱۸۵۶ء ہجری میں عکداری سرکار کپنی کا اشتہار دیا اور واسطے صرفت واحد علی شاہ اودہ کے ۱۲ لاکھ روپیہ اور تین لاکھ ملازمان و محلات وغیرہ کا جملہ پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کیا مگر بادشاہ نے راضی نہ ہوا اپنے و تختانہ کیے اور لڑائی بھی نہیں لڑے خود کلکتہ میں جا کر دریا سے ہو گلی پر قریب کلکتہ کے مکان وسیع پسند کر کے رہے اور ملکہ کشور والدہ بادشاہ و مرزا جواد علی سکندر شہت جنیل صاحب بادشاہ کے بھائی و مرزا ولید بہادر ولایت جا کر بے نیل مرام رہے والدہ بادشاہ و جنیل صاحب بہادر نے وہیں انتقال کیا اور ملک فرائس میں دفن ہوئے اور نواب گورنر جنرل ہند بھارمہو کر آٹھ سال کے بعد ۱۸۵۶ء میں مستعفی ہو کر ولایت کو چلے گئے ۴ دوسرا باب تیسرے حصہ کا اسمین بعد ختم ہونے ٹھیکہ کپنی کے ایام غدر میں حکومت ملکہ انگلستان کا بیان ہے بعد ولایت جانے لارڈ ڈلہوسی کے لارڈ کیننگ صاحب تیسرے ہوئے گورنر جنرل ہند ۱۸۵۶ء کو آئے اور سیاح ٹھیکہ کپنی قریب الانتھام تھی کہ ایران پر چڑھائی ہوئی اور یک بیک یک شنبہ تیسرے ہوئے رمضان ۱۲۴۳ ہجری مطابق دسویں مارچ ۱۸۵۶ء کو کارتوس میں خوک اور گائے کی چربی ملانا واسطے بید مرم کرنے ہندو اور مسلمان کے ظاہر کر کے اول فوج میرٹھ نے بلوا کر کے گرجا گھر میں حکام انگریز کو مار کر گیا دسویں مارچ کو دہلی میں آکر انو پلے بادشاہ کو اپنا سر غنہ کر کے ہند کا بادشاہ بنایا اور انگریز ان اندرون قلعہ کو قتل کیا پھر نذر علیہ خزاں بقی اکثر مقامات میں انگریزوں نے ہندوستانی فوج کے ہتھیار لیکر انتظام کیا اگرچہ فیروز پور و سیالکوٹ و جلم پور و سوات و غارنہو اگر جلد رفع ہو گیا انگریزوں نے فوج جدید بنائی کی نوکر رکھا اور فوج گورہ مہاراجا سے طلب کر کے دہلی پر چڑھائی کر کے جو دسویں ستمبر ۱۸۵۷ء کو بادشاہ دہلی کو پکڑا اور اسکی اولاد کو نارٹالا اور چند راجہ مخدوم ریاست ہند کو بھی سر کر کے اکثر دن کو بچا ہنی دی

اونیسویں جون کو سپہر صاحب نے گوالیا فتح کیا اور تیسویں کو قلعہ کالپی فتح ہوا اور آغاز ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ ہجری ۱۸۱۸ء
تیسویں مئی ۱۸۱۸ء کو لکھنؤ میں بلوا ہوا سرسہری لارنس صاحب چیف کمنڈر وہاں مقتول ہوئے اور مزار رمضان کی
برصیہ قدربن واجد علی شاہ کو جو حضرت محل ممتو علیہ سے تھے فوج نے مسند وزارت شاہ دہلی پر نافذ کر کے
تیرہ برس کی عمر میں ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ ہجری کو فرمانروا لکھنؤ کا کیا آخر اوتیسویں برب ۱۲۳۳ھ ہجری کو لکھنؤ فتح ہوا
بعد فتح لکھنؤ دوسری گت ۱۲۳۳ھ کو فرمان ملک لندن معافی تصور رعایا ہند اور مغزولی کمپنی کے جاری ہونے سے کل نظام

جدول خلاصہ حکومت کمپنی بہادر و بعد ختم ٹھیکہ کمپنی حکومت ملکہ عظیمہ لندن مند
حصہ سوم باب اول باب سوم ابتدائے ۱۲۳۳ھ عیسوی لغایت ۱۸۱۸ء

نام گورنر جنرل	تاریخ	کیفیت
یونائٹڈ برٹش انڈیا کمپنی ہندی کمپنی متحدہ انگلینڈ و سکاٹلینڈ انگلستان ہند	۱۸۱۸ء	اول یہ سوداگران انگلستان ہندوستان میں تجارت کو آئے اور جا بجا کوٹھیاں بنا کر کچھ زمینداری خرید کر کے حکومت کے ڈسٹکٹ ڈپٹی اور فرائسٹون کی تجارت اور ٹیکس زمینداری سے نکال دیا اور ۱۲۳۳ھ کو کمپنی کو الٹی میں ہر قائم کیا و نواب شجاع الدولہ و شاہ عالم ثانی بادشاہ دہلی اس کے قابو میں آ گئے +
وارن ہسٹنگز گورنر اول میکلرین قائم مقام	۱۸۱۸ء	نواب حیدر علی میور و مرہٹوں کو شکست دیکر نواب اودھ زمینداری بنائے کی خرید کی اور جنگ فتح گنج کی روپیہ لون اور نواب اودھ سے ہوئی اور بعد شجاع الدولہ کے آصف الدولہ لکھنؤ کے نواب ہوئے +
میکلرین قائم مقام و کارنوالس گورنر کرکارنوالس گورنر وسچارج بارلو قائم مقام	۱۸۰۵ء ۱۸۰۶ء ۱۸۰۵ء ۱۸۰۵ء	نواب حیدر آباد سے اتحاد کیا اور نواب لکھنؤ سے عہد نامہ لکھوایا اور سلطان پر فتح پاکر صلح کی اور قوانین ملکی ایجاد ہوئے پھر ولایت جاکر بعد شجاع و کارنوالس کرکارنوالس ہو کر آئے اور قضا کی اور سرچارج بارلو صاحب قائم مقام ہو کر ۱۲۳۳ھ تک رہے اور آمد دوم لارڈ کارنوالس صاحب موصوف میں ساتویں رمضان ۱۲۳۳ھ ہجری مطابق ۱۸۱۸ء کو اکثر ثانی بادشاہ دہلی کے ہوئے
سرجان شیر صاحب	۱۸۱۸ء	انھوں نے حکام ہند سے صلح کی اور موافقت رکھی اور وزیر علی خان بعد آصف الدولہ کے ۱۲۳۳ھ ہجری میں عالم اودھ کے ہو کر بعد مرہٹوں و جنگ کے قید ہوئے اور نواب سعادت علی خان بنارس سے آکر حاکم لکھنؤ کے کیے گئے +

نام گورز خبر	راجہ	آدم	لنگھیا	دیت حکومت	کیفیت
۴ مارگٹن صاحب	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	ٹیپو سلطان منحرف ہو کر مارا گیا اور اسکی اولاد کا درماہہ مقدم ہو گیا اور ریست میو کے قدیم راجہ کو بھی اور نواب اودہ سے عہد نامہ جدید از سر لکھوایا اور جب سیندھیا اور لکھو جی جھونٹلا دراجہ بار و مرٹھون و ہولکر پر فتح پائی و دہلی و آگرہ و اوڑیسہ مرٹھون سے لیا و گجرات پر دخل کیا و ہولکر کا ملک اسکو حوالہ کیا اور لارڈ لیک صاحب ۱۸۱۷ء میں چار دفعہ بھرت پور کا محاصرہ کر کے ناکام ہوئے بغیرہ ارسیش و جادہ فرانسسین و ہالڈیون سے فتح کیا و غازی الدین حیدر بن نواب سادت علیخان بعد پندرہ سال ۱۸۲۵ء ہجیرین فرما کر اوسے لکھنؤ ہوئے
۵ لارڈ میو صاحب	۱۸۵۷	۱۸۵۷	۱۸۵۷	۱۸۵۷	راجہ نیپال و باجی راویشو اور راجہ ناگپور و قلعہ پاترس و پٹارون و مکر راجہ پر فتح پائی اور بی بی من تقری محمول چوکیداری پر مباد ہو کر دہلی و آرمی جانبین کا مارا گیا اور قلعہ راجہ ناگپور کے پورے کو ریاست ناگپور کی دی *
۶ مارکوس آف ہیسٹنگز صاحب	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	برہما و زنگون تک فتح کر کے آسام و اراکان و تناسرم کے صوبہ اور ایک کو روپیہ لیکر صلح کی اور قلعہ بھرت پور فتح کیا اور بعد غازی الدین حیدر کے نصیر الدین حیدر فرزند اس کے ۱۸۲۳ء ہجری مطابق ۱۸۱۰ء کو بادشاہ لکھنؤ ہوئے
۷ امہرٹ صاحب	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	سی ہونا و قون ہوا اور راجہ گورک شکست کھا کر قید ہوا اور گورنر ہستس ہوئے و سر چارلس صاحب قائم مقام نے حکم چھاپنے بد انتظامی و ظلم حکام کا چھاپہ اخبار میں دیا *
۸ ولیم ٹینگ صاحب گورنر خاندان قائم مقام	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	بنیا و خصوصیت شاہ چین کے پڑی اور ۱۸۵۲ء ہجری بمطابق ۱۸۳۹ء کو بعد جنگ قید ہوئے
۹ آکلڈ صاحب	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	منا جان بن نصیر الدین حیدر شاہ مرحوم لکھنؤ کے نصیر الدولہ محمد علی شاہ بن اب سعاد علی خان بادشاہ لکھنؤ ہوئے اسی سال بعد اکتبر ۱۸۶۸ء جمادی الثانی کو بہادر شاہ دہلی کے سربراہ ہوئے اور افغانستان میں فوج کشی کر کے شجاع الملک کو بادشاہ کابل کا کیا ہنوز سر کر ختم ہوا تھا کہ گورنر صاحب تبدیل ہو کر ولایت گئے *
۱۰ النبر صاحب	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	۱۸۱۷	جنگ افغانستان ختم ہوئی شجاع الملک مارے گئے دوست محمد خان کابل کے فرما کر ہوئے اور جنگ سندھ و گوالیار کے جو خلاف مرضی گورٹ آن ڈائریکٹرز کے ہوئی اس وجہ سے گورنر صاحب ملزم ہو کر تبدیل ہوئے اور ۱۸۵۷ء ہجری بمطابق ۱۸۴۴ء میں فرمایا جاہ امجد علی بعد محمد علی شاہ پرنس و بادشاہ لکھنؤ ہوئے

نام گورنر قبل	ابتداء	ختم	کیفیت
۱۱ لاؤڈ ہارڈنگ صاحب بہادر	۱۸۵۶ء ۱۸۵۷ء	۱۸۵۸ء	خلاصہ حال راجہ نریت سنگھ و جنگ پنجاب و چار اڑاکیان لاسو کی ہو کر فتح پور اورانی چندہ والدہ راجہ دلیپ سنگھ قلعہ شیخ پور کو بھیج گئیں اور صفر ۱۲۶۳ھ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء کو بعد امجد علی شاہ کے اوتنے فرزند واجد علی شاہ لکھنؤ کے بادشاہ ہوئے *
۱۲ لاؤڈ لوی صاحب بہادر	۱۸۵۸ء ۱۸۵۹ء	۱۸۶۰ء	جنگ ملتان کی مول راج سے ہو کر بعد فتح و تسلط کامل لاہور و تقرری جاگیرات و سرے خیر خواہان کے چار لاکھ روپیہ مامواری راجہ دلیپ سنگھ کا مقرر ہو کر راجہ صاحب لندن کو گئے اورانی چندہ صاحب نے ملازمت فرنگ سے ساز کر کے حکام فرنگ کے زہر دینے کا ارادہ کیا تب انی چھٹا بعد افتخارے راز بنارس بھیج دی گئیں وہاں سے پوشیدہ نیپال چلی گئیں پھر راجہ دلیپ سنگھ نے لندن میں بلایا وہیں رانی صاحبہ بن اور راجہ صاحب کی لندن میں ایک امیر ہند کی لڑکی سے شادی کی بعد ساج ناگپور لاوارث ہو کر ۱۲۶۴ھ ہجری مطابق ۱۸۵۶ء میں ملک لاؤڈ لوہے بے انتظامی کے شامل ممالک انگریزی ہو گئے *
۱۳ لاؤڈ کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل سندھ باب دوم حصہ سوم	۱۸۵۹ء ۱۸۶۰ء	۱۸۶۱ء	ہند میں بلوا ہوا بہت حکام قتل ہوئے آخر انگریزوں نے فتح پائی اور بہادر شاہ بادشاہ دہلی قید ہو کر ملک برہامین روانہ کیے گئے اور بعد ۱۳ سال محمد رمضان علی برجیس متدربن واجد علی شاہ کو ڈیپٹی میں فوج بلوائی نے لکھنؤ میں سند وزارت شاہ دہلی پر بٹھایا اور ۲۹ رجب ۱۲۶۴ھ ہجری کو لکھنؤ بھی فتح ہوا اور میا دھیکہ کپنی کی تقاضی ہو کر ۱۸۵۹ء کو ملکہ مظفر لندن کی عملداری ہو گئی اور فرمان معافی مقصود رعایا سے ہند کے ۲۰ اگست کو جاری ہو کر رعایا فراموش اپنے اپنے گھروں میں آباد ہوئی اور انتظام کامل ہو گیا *
۱۴ ایچن صاحب	۱۸۶۱ء ۱۸۶۲ء	۱۸۶۳ء	۱۲ راج ۱۲۶۴ھ میں کلکتہ میں جلوس کیا اور ۲۰ نومبر ۱۸۶۱ء کو مر گیا *
خاتمہ المطبع			
اسم لکھنے کے کتاب جواب اقامت ہند کا انتخاب مفید انام فتوحات ہند نام ابتداء حال ولاد بہار سے			

زمانہ غدر ۱۵۵۷ء تک من خلاصہ حالات سلاطین ہند مع جدول خلاصہ فرمانروایان ہند و سلاطین نہ حن اذ ان
اہل اسلام و نواب گورنران بہادر ہند تا عہد الحین صاحب گورنر جنرل بہادر تصنیف لطیف خوش بیان و
خوش تقریر یوں بے نظیر جناب منشی عنایت حسین صاحب بکراچی بصحت تمام و نظر ثانی مصنف صاحب
موصوف واقع ۳۰ دیکھ ۱۶۲۷ء ہجری مطبع دہلوی میں حلیہ طبع سے آہستہ ہو کر اور آہستہ

اہل بصارت ہوں

قطعات تاریخ از قتیح طبع جناب منشی فدا علی صاحب تخلص فارغ

عنوان تاریخی

کھوسہ طلسم ہند فتوحات ہند

کیا خوب سن طبع عثمان حسین
حکومت دھاکے افغانیلات ہند
فارغ کلید پاک سے قفل سال
کھولا محیط علم قوت ہند

تاریخ طبع

ہر فتوحات ہند و غنچہ اور جذبہ بیگانہ رشتہ میں ہن دلاور اور دلکش حرف نقش تسخیر نقشہ جدول کیا کون روشنی سیاہی کی جلے جو تیر چہ فرقت دل فارغ نمکہ سنج سے سن لو	پانی بسکی ہنتر گوشنے بو میر دل کیا بھنے دل جاؤ شل تانقان نازک خو سرو ہر سطر سنبلی گیسو شب تیر وین پگے جون مگنو تو غریب یہ شک ہے آہو خود ہنس سال ہوا اگر تھکو	اوسکے حلیہ میں چند شعر کہوں خوبی خاطرے کے چمکے دیکھے غور سے جو کوئی پاک لفظ سے خط کی افشان قابل بجنہ میں ڈھالا ہر جو دیکھے گا اسکو شل غنچہ اوس پر اپ بھاشا نفی اہل	اگر ہم پونچھے بھگو خانہ مو قلب ہر دار سے چہ ہو کھو انگھہ ہر طرف کھیت سے اوتو انے طفل چشم بد لو لو ہنکے حاکم کو کچھ حالوں کو حسرتوں کے ہمایاں آتو پہنا جھینے کا خلعت و جو
---	--	--	--

قطعات تاریخ از لالہ نراین بخش خلف منشی گوہر پر شاہ صاحب فضا متخلص بہ ۱۲ رقم

چھی مختصر جب فتوحات ہند مصنف ہن منشی عنایت حسین جو بحر فصاحت ہر شریطین	یہ شان مظہرین کی ہر یادگار ہوئی چھپکے شہور شہر و دیار تو الفاظ میں گوہر شاہ ہوا	ہر اک شاہ کا حال ہر مختصر کیا بحر غار کوزے میں بند گشتان عالم کا ہر انتخاب	جو ہندوستان کے ہوئے تاجدار لکھا مختصر حال ہر شعر بار ہر اک سطر ہر شک لایع و بار
چھپا جبکہ یہ نسخہ مختصر	ہوئی اسکی تاریخ بھی انتصار		

الفضا

اس مختصر کتاب فتوحات ہند چھپ کر جو کتاب بصحت کی تمام	ہر تاجدار ہند کا احوال دیکھ لو حسنہ ناپسند کیا اگر کتاب کو	بحر محیط فکر عنایت حسین تاریخ طبع خانہ راقم نے کی رقم	اک طرف میں سما گیا بصورت کو متبادل ملک ہند فتوحات ہند
---	---	--	--

و جعفر رضا خاتمہ در سبط سنداس بات کے کہ کہی بچھی ہوئی کس طبع لفظی کی کو ہر دست و دستاویز کے بہت یکے یکے فقط

نسخہ ہندوستان کا ہر شہر و دیار



